UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188856

UNIVERSAL
LIBRARY

TEXT FLY BOOK

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۶۹۷۱ _ Accession No. ۲۱۷۳

Author ابوالمحمود سید شاہ محمد ۔ ا

Title مظہر الاسرار

This book should be returned on or before the date last marked below.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الحمد و المنة که درین زمان سعادت اقتران مجموعه رساله عمدة الکرام سعادت انضمام میمنت التیام المسمی به

مظهر الاسلام

۱۳۰۸ھ

في ميلاد

النبي عليه السلام

از تالیف لطیف مداح جناب خیر الانام مولوی ابو محمد سید کفایت علی علوی حسنی باهتمام منشی محمد عبد الاحد صاحب

در مطبع مجتبائی واقع دهلی طبع گردید

مختصر فہرست کتب مطبع مجتبائی دہلی مناسب کتاب ھذا

مولود مرآۃ الحور — مولود تحفہ اخیار —

چشمۂ رحمت مولود مطبع لکھنؤ

مدح مرغوب

منظور حق یہ رسالہ نعت میں منظوم لکھا گیا ہے مطبوعہ نظامی

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت اطہار بزبان اردو

مولد جدید اردو مجتبائی از تالیفات احمد خان صوفی

مولد شہید از مولوی غلام امام شہید

مولود برزنجی مترجم عربی احمدی —

رحمۃ الرحیم از مولوی عبد الرحیم صاحب دہلوی

روضۃ النعیم ایضاً یہ مولود اردو زبان میں نہایت صحیح

قندیل عرش اردو مجلس ذکر خیر

سنبلستان رحمت یہ کتاب بھی قابل دید ہے

صبح ازل شام ابد اردو منظوم

زیور ایمان مولود شریف عورات مستورات کی زبان میں

گلزار نعت در نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیقۂ نعت ایضاً مطبوعہ نظامی

تنویر العینین فی تقبیل الابہامین اس میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا بیان بھی ہے

وسائل البرکات فی اوراد الصلوۃ علی سید الکائنات

فضیلۃ الذکر —

تاریخ مکہ معظمہ حالات بنائے کعبہ شریف

تاریخ مدینہ منورہ ترجمہ اردو جذب القلوب

تاریخ حبیب الٰہ اردو از مفتی عنایت احمد صاحب

مغازی الرسول اردو نظامی

فتوح المصر والعراق

سرور المحزون فی سیر الامین المامون

نبی نامہ فارسی کامل در سہ جلد

مجموعہ فتوحات واقدی کامل در چہار جلد اردو میں

مغازی الرسول واقدی اور نیز یمین فتوح الشام اور مصر ہر دو یکجا

مولود سعید البیان

بہار خلد مولود منظہر النور

راحت القلوب

سرور القلوب الی دیار المحبوب

ذکر الشہادتین از احمد خان صوفی —

سر الشہادتین از مولانا شاہ عبد العزیز رح

تقریر الشہادتین

عناصر الشہادتین

جنگنامہ کربلا — فارسی مطبوعہ آگرہ —

يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الحمد لله والمنة کہ درین زمان مسعود و اوان محمود رسالہ عمدۃ المرام سعادت انضمام میمنت التیام المسمی بہ

مظہر الاسلام

۱۳۰۸ھ

فی میلاد

النبی علیہ السلام

از تالیف لطیف مداح جناب خیر الانام مولوی ابو المحمد سید کفایت علی علوی ملیح آبادی باہتمام مولوی محمد عبد الاحد صاحب

در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حمد اُس ذات مطلق کے لیے جسنے کن سے دو جہان پیدا کیے
خاک سے آدم کو پیدا کر دیا نور ظلمت مین ہویدا کر دیا

اللہ اکبر عز اسمہ و اعظم شانہ کہ ذات اُسکی یکتا او قدیم ہے اور افضل صفات اُسکی رحمن و رحیم اللہ رے قدرت کے ستارے واہ رے شان رحیمی کا جلوہ کہ انسان ضعیف البنیان جیسے ظلوم و جہول کو ایک نعمت عظمی سونپکر اشرف المخلوقات ٹھیرایا اور اُس کے صفحہ حال کو عنوان وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ سے مزین فرمایا اس کو چشم بینا عطا کی کہ ذرہ ذرہ مین اُس کے بے انتہا جلوے دیکھے اس کو گوش شنوا ملے کہ اُس کے فرمان واجب الاذعان سے اوامر و نواہی بغور سنے اس کو دل دانا عنایت ہوا کہ اُس کی ذات مطلق کو یکتا جانے اس کو زبان گویا بخشی کہ اسکی بیشمار نعمتون کا شکر ادا کرے باینہمہ اُس غنی وحدہ لاشریک کو نہ کسی کی عبادت درکار نہ طاعت کا محتاج

نہ بندگی کی پروا نہ پرستش کی احتیاج عالم کن فکان کی تمام موجودات اُسکی فضائے قدرت کا ایک چھوٹا سا بوٗنا ہی اور دونو جہان کی کل کائنات اُس کے دریائے صنعت کا ایک ذرا سا بلبلا ہی ہم کیا اور ہماری مجال کیا جو اُس کی حمد و ثنا مین لب ہلا سکین اور اپنی عقل و ادراک و وہم و خیال کیا جو اسکی کنہ حقیقت کو پا سکین اور امکان کیا جو سوائے حدیث لَآ اُحْصِیْ ثَنَاۤءً کے عہدہ حمد سے باہر آسکین سبحان اللہ اس عاجز مخلوق کو اُس نے محض اپنی شان ربوبیت کا جلوہ دکھلایا یعنی اپنے برگزیدہ رسولون اور اپنے پیارے پیمبرون کو رہنمائی کے لیے مامور فرمایا جنکی مشعل ہدایت نے ہمکو سیدھی راہ سجھائی جنکی فروغ رسالت نے ہمارے دل کے فانوسون مین معرفت کی شمع چمکائی جنکی بدولت ہم نے اپنے آپ کو حادث اُس کو قدیم جانا جنکے سبب ہم نے اپنے آپ کو بندہ اُس کو معبود پہچانا جنکی دعاؤن کے صلہ مین ایک نعمتِ عظمیٰ ہمارے ہاتھ آئی جنکی خوشخبریون کے نتیجہ مین ایک دولتِ بے زوال ہم نے پائی وہ کیا جس کے لیے سازِ ہستی پر نوا ہوا یعنی وہ بلبلِ بُستانِ قدم جو کُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاۤءِ وَالطِّيْنِ سے نغمہ سرا ہوا وہ آئینہ قدرت ظہور جس سے فَعُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ کا جوہر معنی صورت نما ہوا وہ لعل شبچراغ نبوت جسکی ضو سے طرۂ سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى چمک نکلا وہ دُرِّ یتیم رسالت جسکی آب و تاب سے تاج لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ

الافلاک جگمگا اٹھا وہ طوطی شیرین مقال جسکے لبوں سے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کے رنگ نے جھلک دکھلائی وہ شاہد فرخندہ جمال جسکے کانون کو اَلَا فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى سے زینت دی گئی وہ شہسوار گرم عنان جسنے میدان دَنٰى فَتَدَلّٰى کو ایک آن مین طے کیا وہ شہریار با عزوشان جسنے مسند قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کو اپنے جلوہ عالم آراسے شرف دیا وہ مقبول بارگاہ صمدیت جس کا وجود محمود سب سے پہلے جلوہ حقیقت کا آئینہ بنا وہ محبوب درگاہ احدیت جس کا میلاد مسعود تمام انبیا علیہم السلام کے بعد طرۂ رسالت مین شانہ کش ہو وہ سراپا شان عظمت و جلال جس سے اول خدا کے سوا کوئی بالاتر نہین اور خدا کے بعد بجز اُس کے کسیکو یہ بزرگی میسر نہین وہ کون سبب آفرینش و کون موجب تخلیق جہان باعثِ ظہور کن فکان صاحب قرآن حبیب الرحمن رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین سیدنا ونبینا ومولانا محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم یاایہا المشتاقون

بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ علوی

کہان زبان و بیان شاہ کی ثنا کے لیے		خدا نبی کے لیے بس نبی خدا کے لیے

ایہا الناس با اخلاص نعت شریف جناب خاتم النبیین محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کی لکھنا بشر کے حوصلہ سے باہر اور آدمی کے مرتبہ سے بالاتر ہے اللہ اکبر

اُسکی رفعت مرتبت کا کیا ٹھکانا جسکی شان مین خداوند تعالی وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً فرماوے اُسکی اوج منزلت کی کیا انتہا جسکی وصف مین اِنَّکَ لَعَلٰے خُلُقٍ عَظِیْمٍ آوے اول سے آخر تک تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی وجود سراپا مقصود اور مولود محمود کے مژدے دنیا مین لاتے رہے اور آپ کے فضائل جاہ و احترام اور محامد عز و احتشام کے خطبے اہل عالم کو سُناتے رہی مگر حق یون ہی کہ اُس دریائے ناپیدا کنار شرف و عظمت کا وصف نہ بیان ہو سکا نہ ہو سکتا ہی اور نہ سُنا جا سکا نہ سُنا جا سکتا ہی کیا خوب فرمایا ہے میرزا مظہر علیہ الرحمۃ نے ؎

خدا را انتظار حمد ما نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
مناجاتی اگر خواہی بیان کرد	بہ بیتی ہم قناعت میتوان کرد
محمد از تو میخواہم خدا را	الٰہی از تو عشق مصطفیٰ را

آپ کے صحابہ کبار جو آپ پر دل و جان سے نثار تھے اُنکے اظہار ثنا مین زبان بیان عاجز ہی صدیق رضؓ آپکے آئینہ صدق و صفا کا جوہر فاروق رضؓ آپ کے گنجینہ عدل و سخا کا گوہر عثمان رضؓ آپکے خزینہ حلم و حیا کا مظہر علی رضؓ آپ کے مدینہ علم و ولا کا مصدر ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وازواجہ اجمعین علوے

قدم اُٹھے تو رہ عشق احمدی مین اُٹھے	جو لب کھلے تو کھلے ذکر مصطفیٰ کیلیے

حضرات عالی درجات جنکو ذرا بھی جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا لگاؤ ہوگا وہ اس بات کی تصدیق وتمیز کرسکتا ہے کہ آپکا ذکر شریف وہ مزے کی چیز ہی جس سے با اخلاص امتیون کا کبھی جی نہین بھرتا اور ہرگز طبیعت بس نہین کرتی اور یہ جان نواز تقریر کیلیے دلپذیر ہو لمؤلفہ

وہ نبیون کا سرتاج امی لقب	مہ اوج معراج ممدوح رب
وہ ختم رسل خاتم الانبیا	حبیب خدا مصطفی مجتبی
وہ بزم تقرب کا مسند نشین	وہ اوج رسالت کا ماہ مبین
وہ درج صفا کا دمکتا گہر	وہ برج وفا کا چمکتا قمر
وہ گلزار جان کا گل سربسبد	وہ صبح ازل ماہ شام ابد
وہ ممدوح یزدان بخلق عظیم	وہ محمود دوران بفیض عمیم
وہ صبح تجلی کا شمس الضحی	وہ اوج ترقی کا بدرالدجی
وہ کان کرمی جمیل الشیم	وہ شان رحیمی زسرتاقدم
وہ حادث بصورت بمعنی قدیم	جواد کریم رؤف رحیم
وہ اللہ کا سب سے پیارا نبی	نبی کون یعنی ہمارا نبی
وہ عصیان کے آفت زدونکا نصیر	ضعیف امتون کا قوی دستگیر

وہ امت کا اپنی نہایت رفیق
بہت مہربان انتہا کا شفیق

نصیبون کے اچھے وہ اہل زمان
شفیع الوری جنپہ ہو مہربان

زہی اُنکے طالع خوش اُنکے نصیب
جنھین دوست رکھے خدا کا حبیب

خوشا وہ گروہ سعادت قرین
ہو جنکا نبی خاتم المرسلین

مبارک ہی وہ امت محترم
خدا جسکو فرمائے خیر الامم

زہی بخت ہم کو یہ دولت ملی
سلام اُسپہ جسکی بدولت ملی

کہو ایُّہا الحاضرین انام
علیہ الصلوٰۃ الف الف السلام

ای حبیب خدا کے جان نثار و ای محبوب کبریا کے پیار و جاننا چاہیے کہ جس طرح ذات بابرکات مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل کائنات و مفضل انام ہے اسی طرح آپکا ذکر خیر بھی اعاظم اذکار سے ہی زہی نصیب اُن مسلمانون کے جو اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ اس مبارک کام مین صرف کرین اور آپ کی حضور مین بسرور خاطر درود وسلام کے ہدیے پیش کرتے رہین اور درود شریف کے فضائل کلام پاک اور احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے اچھی طرح ثابت ہین چنانچہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید اور فرقان حمید مین ارشاد فرماتا ہی اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے

درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو تم بھی اُس پر درود بھیجو اور سلام۔

روایت منقول ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

چہرہ مبارک کمال خوشی سے ایک نور کا مرقع بنگیا اور آپنے اصحاب کبار رضی اللہ

عنہم سے فرمایا کہ یہ آیہ رحمت ایک عجیب مژدہ ہے اللہ کے رسول اور اُسکے ساتھیون کے لیئے

اور مجکو عزیز تر ہے دنیا مین سب نعمتون سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ

ہماری جان آپ پر قربان اُسکی حقیقت سے بھی شرف آگہی چاہتے ہین فرمایا کہ وہ یہ

راز ہے اگر تم نہ پوچھتے تو نہ بتلایا جاتا پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ جلشانہ نے اس آیہ رحمت

کے ساتھ دو فرشتون کو مامور فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کے آگے میرا نام لیا جاتا ہے

اور وہ مجھپر درود بھیجتا ہے تو وہ دونون فرشتے کہتے ہین غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی اللہ تجکو

بخشے اور اللہ تعالی اور تمام ملائکہ اُسوقت آمین کہتے ہین اور اگر وہ شخص درود نہین بھیجتا

تو فرشتے نفرین کرتے ہین اور کہتے ہین لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی نہ بخشے تجکو اللہ تعالی اور علاوہ

پڑھو درود پڑھو مومنو درود پڑھو	خدا کے حکم سے غافل نہو خدا کے لیے

روایت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

فَقَدْ جَفَانِيْ یعنی جسکے روبرو مین ذکر کیا جاؤن اور مجھپر وہ شخص درود نہ بھیجے تو اُسنے

مجھپر بڑا ظلم کیا اور فرمایا وَشَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ یعنی بدبخت وہ شخص ہے

جو مجھ پر درود نہ بھیجے درحالیکہ مین اُس کے سامنے ذکر کیا جاؤن روایت
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود بھیجنا گناہون کا گھٹانیوالا اور پاک کرنیوالا زیادہ ہی آگ بجھانیوالے
پانی سے روایت اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو درود بھیجتا ہی نزدیک سے مین اُس کو
اپنے کانون سے سنتا ہون اور جو دور سے درود بھیجتا ہی تو میرے پاس
فرشتے پہنچاتے ہین بقید نام ونشان درود بھیجنے والے کے روایت منقول ہی
کہ محمد بن سعد بن مطرف کا معمول تھا کہ سونے سے پہلے بتعداد معین درود شریف
پڑھا کرتے تھے ایک رات دولت دیدار سراپا انوار سے مشرف ہوے یعنی عالم
رویا مین دیکھا کہ تمام مکان نور جمال باکمال سے روشن ہوگیا اور سارا گھر عطر یات
قدس سے مہک نکلا اور ارشاد فرمایا کہ بہت راضی ہی تجھسے اللہ اور اُس کا
رسول اس درود بھیجنے پر اور فرمایا نزدیک لا اپنا مونہ کہ بوسہ دون مین اس پر
راوی کہتا ہی کہ اپنا دہن پیش کرنے مین مجکو حجاب تھا پس حضور نے میرے
رخسار پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا اپنے مسکن کو مشک و زعفران کی خوشبو سے
مہکتا پایا اور آٹھ روز تک رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی صلوٰۃ علیہ وآلہ

اقوال صادقہ سے ثابت ہی کہ ورد صلوۃ دنیا مین وسیلۂ خیر و برکات ہی اور عقبے مین ذریعہ بخشش و نجات شفا دیتا ہی بیمارون کو اور چھوڑا دیتا ہی غم کے گرفتارون کو اور اس کے سبب مال مین برکت اولاد مین ترقی ہوتی ہی اور یہ بھی خواص درود شریف سے ہی کہ اُس کے عامل کو محبت کامل جناب باری عز اسمہ اور اُسکے محبوب جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی حاصل ہو جاتی ہی اور یہی عین ایمان اور مدار اسلام ہی

غزل لمؤلفہ

حبیب حق کے محبو پڑھو درود و سلام
نبی کے چاہنے والو پڑھو درود و سلام

یہ مفت ہاتھ سے جاتی ہی دولت کونین
کدھر خیال ہی لوگو پڑھو درود و سلام

جو چاہتے ہو گنا ہون سے پاک ہو جاؤ
رسول پاک پہ یارو پڑھو درود و سلام

خدا کو یاد کرو مصطفے کو یاد کرو
خیال خواب کو چھوڑو پڑھو درود و سلام

نعیم جنت و دار السلام خلد برین
جو چاہو مفت مین لیلو پڑھو درود و سلام

جنان کے تماشائیو طوبی کے تاکنے والو
سحر کو شام کو شبکو پڑھو درود و سلام

گنہ کے خوف سے راتون کے جاگنے والو
شفیع حشر کو چاہو پڑھو درود و سلام

یہی دوام تھا یہی بقائے دوام
تمام عمر عزیزو پڑھو درود و سلام

عمل قبول نہین اس بغیر اے علوی
ہماری بات کو لکھ لو پڑھو درود و سلام

يَا مَعْشَرَ الْوَلَاءِ لِذِكْرِهٖ تَعَظَّمُوْا	عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے بنی پر مدام بھیج سلام درود

ای محبوب خدا کے باخلاص امتیو فخر کرنے کا مقام ہے کہ جناب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین جیسا اللہ کا پیارا امت کا شفیق ہماری ہدایت کے لیے جلوہ فرما ہوا جسکی بدولت خداوند کریم نے ہمکو سب امتون سے بھلا کہکے پکارا ہمارے دین کو کامل اور آسان کیا ہمپر اپنی ساری نعمتین تمام کین ہمارے جانے سے پہلے اور امتون پر جنت کو حرام فرمایا ہمارے دین کو سب دیان و ملل کا ناسخ ٹھیرایا ہمارے اوپر احکام فریضہ قلیل مقرر کیے اور اجر جزیل دیے ہماری آسمانی کتاب کو دشمنون کے تصرف سے محفوظ رکھا ہم کو رمضان مین ایک رات کی عبادت کا ثواب اور امتون کی ہزار مہینے راہ خدا مین جہاد کرنیسے زیادہ دیا غرض یہ جو کچھ دولت بے بہا ہم کو ملی اُسی عین مقصود کا صدقہ اور اُسی ذات مجمع البرکات کا طفیل ہے چنانچہ اللہ تعالی اس آیۂ کریمہ مین اپنے حبیب کی شفقت و رحمت جتلاتا ہی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی تحقیق آیا ہی تمھارے پاس وہ پیغمبر جو تمھاری جنس سے ہے اور اُس کو تم خوب جانتے ہو اُسکو گوارا نہین وہ بات

جو تم کو مشقت مین ڈالے اور بہت خواہش اور تلاش رکھتا ہی وہ تمھاری ترقی کے لیے اور اُسکی کمال شفقت اور رافت اور مہربانی ہی مومنون پر ۔ للمؤلف

بھلے نصیب مین اُن خوش نصیب بندونکے		جو متقتدی ہین محمد سے مقتدا کے لیے

افسوس کہ ایسے ولی نعمت اور شفیق غمگسار پر ہم اپنا جان و مال نثار نہ کرین اور ایسے خواجہ بندہ نواز کی پرورش کا شکریہ تہ دل سے بجا نہ لائین اور آپ کے اذکار مکارم اخلاق اور اظہار محاسن اشفاق کو اپنی سعادت دارین کا ذریعہ نہ ٹھہراوین اور آپ کے فضائل و محامد باہم معرض بیان مین نہ لاوین اور اسپر فضل اسلام کا دعوی شرف ایمان کا زعم امتی کہلانے کی خوشی مگر جنکے باعث یہ سارے فخر حق بجا گنے جائین اُن کی عظمت سے بالکل بیخبر اُن کے ادائے حقوق سے محض نادار اُن کے جادۂ محبت سے منزلون دور ای حضرات کیسے بے خبر پڑے سو رہے ہو کیسلیے اپنا انمول وقت کھو رہے ہو دیکھو آفتاب سر کوہ جا پہنچا بہت اخیر وقت آ پہنچا ذرا بیداری کا سرمہ آنکھون مین لگاؤ جھٹ پٹ اُٹھ بیٹھو ہوشیار ہو جاؤ الله اور اُسکے حبیب کی میدان محبت مین مردانہ وار در آؤ اور اس راہ مین مال و دولت کیا جان بھی اگر کام آئے تو سبکدوش ہو جاؤ طلب دنیا پر خاک ڈالو

سے یہی ہا جنت کا رستہ لو للمؤلفہ	جناب رحمت عالم کا ذکر و فکر رہے

سبب ہے ذکر نبی رحمت خدا کے لیے	روایت - قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے

نسخہ شفا فی حقوق المصطفے مین آپکے حقوق بہت کچھ درج کیے مین جس کا اصول یہ ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی تعظیم و تکریم جس طرح بعہد زندگی مستعار واجب تھی وہی اب بھی ہے اور تا قیامت رہیگی لا ادری

محمد عربی کابروے ہر دو سرا است	کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

اور نصوص قرآنی اور متواتر احادیث سے آپکی محبت کا وجوب اچھی طرح ثابت ہے جناب باری عز اسمہ فرماتا ہے قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے کہ مین اللہ کا حکم پہنچانے اور قرآن سکھلانے پر مزدوری نہین مانگتا مگر یہ کہ مین ناتے مین تمھارا بھائی ہون مجھے دوست رکھو دوسری جاے کلام پاک مین وارد ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی ایمان والون کو نبی کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہو صلو علیہ و آلہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ارشاد فرماتے ہین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم مین مسلمان کامل نہین ہوتا جب تک اپنی جان و مال و اولاد اور ماں باپ

اور سارے جہان سے زیادہ مجکو دوست رکھو اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے مجکو دوست رکھا وہ جنت مین
میرے ساتھ ہے روایت ہر کہ ایک شخص جناب نبوی صلے اللہ علیہ وسلم
کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجکو آگاہ فرمائے کہ قیامت
کب ہوگی ارشاد ہوا کہ تو نے اُس دن کے لیے کیا عمل کیے ہین یعنی قیامت کا
حال کیا پوچھتا ہے جا نیک عمل کر جو کام آوین اُسنے عرض کیا رُوحِی فِدَاک
یا رسول اللہ نہ مینے کچھ ایسی نمازین پڑھین نہ روزے رکھے نہ حج کیے نہ صدقے
دیے مگر اللہ اور اُسکے رسول کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون اور دوست تر
جانتا ہون فرمایا جا تو قیامت کے دن اپنے دوست کے ساتھ ہوگا صلوٰ علیہ
و آلہ روایت منقول ہر کہ جب زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے حرم سے باہر
قتل کرنے کے لیے نکالا تو ابوسفیان بولا کہ ای زید سچ بتا تجکو گوارا ہے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری جگہ ہون اور اُن کو قتل کیا جائے اور تو اپنے
گھر مین محفوظ رہے زید رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے مجکو اللہ ایمان بخشنیوالیکی
مجکو ہرگز گوارا نہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک مین کانٹا لگے
اور مین اپنے اہل و عیال مین چین سے بیٹھا رہون یہ سنکر ابوسفیان کہنے لگا

کہ مین نے کوئی کسیکا دوست ایسا نہین دیکھا جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کے دوست ہین صلوٰ علیہ وآلہ **روایت** مروی ہی کہ حضرت زید بن عبد اللہ انصاری اپنے باغ مین کام کر رہے تھے کہ اُن کے بیٹے نے خبر وفات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنائی زید رضی اللہ عنہ نے بکمال زاری جناب باری مین دعا کی کہ الٰہی میری آنکھون سے بینائی زائل کر دے حبیب کے بعد کسیکی صورت دیکھنے کو جی نہین چاہتا **لمؤلفہ**

کور بہ چشم اگر محروم دیدارش بود	کر شود گوشم گر آن محبوب گفتارش بود

اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی اور آنکھون سے بینائی کھودی اللہ اسپچ یون ہی کہ اس راہ دشوار گزار مین چلنا ہر کسیکا کام نہین اور اس محک امتحان پر کامل العیار اُترنا ہر کسیکا پایہ نہین یہ دولت بے زوال صحابہ کبار اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حصے مین آگئی اب جو دعوی کرے چھوٹا موہہ بڑی بات ہی **شعر** حریفان بادہا خوردند رفتند + تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند + مگر پھر بھی جہانتک ہو سکے اپنے کام مین سعی کری **لمؤلفہ** یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا + علی محمد ن المصطفیٰ صلوا وسلموا

اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود	ای سر رب کریم تجکو ہزارون سجود

الغرض ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت کام کی بات بلکہ حسن انجام کی بات

یہی ہے کہ جناب محبوب کبریا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کو اپنے دلون مین اخلاص کے ساتھ جگہ دین جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنے جسنے حکم مانا اللہ اور اُسکے رسول کا اُسنے پائی بڑی مراد اور دوسری جائے فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جسنے رسول کا حکم مانا اُسنے اللہ کا حکم مانا مگر حکم کا ماننا دل کے لگاؤ پر منحصر ہی اسلیے اطاعت مستلزم محبت ٹھیری اور جب محبت نہین تو اطاعت کہان لمؤلفہ

رضائے حق کی طلب ہے تو یاد رکھ ای دل	ہی فرض حب نبی طالب خدا کے لیے

اور آپکی محبت کیا ہی ہر بات مین ہر کام مین آپکی پیروی کرنا قرآن شریف کی تلاوت محبت اور تعظیم کے ساتھ کرنا آپکے آل و اصحاب و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ساتھ محبت رکھنا مسلمان بھائیون کی مشکلون مین کام آنا اور شفقت کرنا شہر آدمی مسجد کنوان شجر حجر جانور جس چیز کو آپکے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہو اُس کو عزیز رکھنا کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے ؎

اُقَبِّلُ اَرْضًا سَارَ فِیْہَا جَمَالُہَا	فَکَیْفَ بِدَارٍ دَارَ فِیْہَا جَمَالُہَا

آپکا ذکر شریف کمال ادب اور حضور دل سے سننا آپکا نام پاک سنکر ذوق و

شوق سے صلے اللہ علیہ وسلم کہنا بیشتر اوقات آپکا ذکر جمیل زبان پر رکھنا اس لیے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے محبوب کے ہر وقت یاد رکھنے ہی کا نام محبت ہی اور ذکر جمیل حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وسلم بہر حال مثمر برکات اور موجب نجات ہے بالخصوص ذکر میلاد شریف کہ آپکے افضل الاذکار اور خیر الاسمار مین سے ہے اس کے فضائل کتب معتبرہ مین مندرج ہین اور ہر مسلمان محبت والے کے دل پر نقش ہین اس بات مین سبکا اتفاق ہی کہ آپکی ذکر شریف کی محفل مین بے انتہا رحمت کا نزول ہوتا ہے تمام اہل بزم کو بقدر مدعا وصول ہوتا ہے ملائکہ اس محفل پر نازل ہوتے ہین نفوس قدسیہ اس انجمن مین شامل ہوتے ہین للہ در القائل **شعر** آسمان سجدہ نماید بزمینی کہ برو ٭ یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند۔ خصوص جس محفل مین ذکر ولادت شریف جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اُسکی عظمت کا کیا بیان ہوسکتا ہے اور اس ذکر سراپا خیر و برکت کی محفل کا انعقاد بہیئت اجمالی خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس وقت مین محفل ذکر شریف باخلاص امتیون کے ہان جس ہیئت مجموعی کیساتھ ہوتی ہی اُسی اجمال کی تفصیل ہے چنانچہ **روایت** حدیث حضرت عباس رض سے منقول ہی کہ ایکمرتبہ نسب پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین نے کفار سے

کچھ کلمات ناشائستہ سنے اور پریشان خاطر حضور مین حاضر ہوا جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو مین
کون ہون حاضرین نے عرض کیا آپ خدائے پاک کے سچے نبی اور حبیب رب العالمین
ہین آپنے فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہون بیشک خلاق مطلق نے
تمام خلق مین مجکو خیر مخلوق پیدا کیا پھر دو فرقے کرکے مجکو بہتر فرقہ مین رکھا
پھر قبیلے قرار دیکر مجکو بہتر قبیلے مین ظاہر کیا پھر خاندان مقرر کرکے مجکو
برتر خاندان مین ظہور بخشا مین خیر محض ہون اپنی ذات مین اور سب سے اعلی ہون
خاندان مین **روایت** حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی ہر کہ فرمایا جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہنوز آدم علیہ السلام کا کیچڑ اور مٹی مین خمیر تھا اور
مین اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا تھا اور خبر دیتا ہون مین تم کو اپنی ابتدائے
امر سے مین دعا ہون ابراہیم علیہ السلام کی اور بشارت ہون مین عیسی علیہ السلام کی
اور ظہور خواب اپنی والدہ ماجدہ کا کہ دیکھا تھا وقت وضع حمل و ظاہر ہوا تھا اُنپر
ایک نور عظیم الشان جس کی روشنی سے دکھلائی دیے محل ملک شام کے
صلعم علیہ وآلہ **روایت** منقول ہے حضرت شیخ ابو الخطاب سے کہ جناب
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر مین ولادت باسعادت کا حال بیان

فرما رہے تھے اور آپ کے فضائل و محامد لوگون کو سُنا رہے تھے اور سُننے والے
خوش ہو ہو کر آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے حسن اتفاق سے جناب سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی وہان نزول اجلال فرمایا دیکھا کہ تمام حاضرین آپ کے ذکر
شریف کی مسرت سے مالامال ہین کمال عنایت سے ارشاد فرمایا کہ مژدہ ہو تم کو اے
لوگو تم سب پر میری شفاعت واجب ہو گئی صلوا علیہ و آلہ **روایت** حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ رکاب تھا کہ حضرت عامر انصاری کے گھر جانکلے وہ اُس وقت میلاد
شریف کا ذکر بحسن بیان گھر والون کو تعلیم فرما رہے تھے اور اُس دن کے عجائب
حالات سنا رہے تھے آپ نے سنکر ارشاد فرمایا کہ اے عامر مبارک ہو تیرا مونھ جس سے
تو نے اللہ اور اُسکے رسول کا ذکر کیا اور اللہ کی رحمت کے دروازے تجھپر کھلے ہوئے ہین اور
فرشتے تیرے حق مین استغفار کرتے ہین صلوا علیہ و آلہ **روایت** حضرت
شیخ ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین ایک رات زیارت جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا مین نے التماس کیا کہ عمل میلاد شریف بجمیع مراتب
مسرت و انبساط کیسا ہی اسلیے کہ فقہا کو اس مین کلام ہے اور منع کرتے ہین ارشاد
ہوا مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا یعنی جو ہماری مسرت چاہے وہ ہماری خوشی کرے ابتہٰ

ظاہر ہے کہ سب سے بڑی خوشی جناب حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی ہے
خوشا نصیب اُن مسلمانون کے جو اس خوشی کے اظہار مین اپنا نقد و جنس صرف
کر کے ذخیرۂ عقبیٰ حاصل کرین لمؤلفہ

بیا کہ مدحت ممدوح کبریا گوئیم	دمی محامد میلاد مصطفے گوئیم
بیا ز صل علی خوش ترانہ سازیم	بذوق نعت نبی چند مرحبا گوئیم
بیا کہ مظہر انوار کردگار اینجاست	ز وصف شان سہ منزل دنی گوئیم
بیا کہ جلوۂ حسن نظر فروز اینجاست	سخن ز روی دل آرای مجتبیٰ گوئیم
بیا کہ تذکرۂ عشق دلنواز اینجاست	ز سر معجزۂ لعل جان فزا گوئیم
بذکر زلف ز واللیل نکتہ سنجیم	بوصف رخ ہمہ والشمس والضحیٰ گوئیم
ثنائی خواجہ کجا من کجا بیا علوی	حدیث صل علے ختم الانبیا گوئیم

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین مین فرماتے ہین کہ مین ایک بار محفل میلاد شریف مین شامل تھا مین نے اس آنکھ سے یا بچشم حال وہان بیشتر انوار ملائکہ دیکھے اور اس مین انوار رحمت بھی شامل تھی۔ اور منقول ہے کہ جس مکان مین یہ محفل مبارک ہوتی ہے اُسپر سال بھر تک رحمت کا مینھہ برستا ہے اور اُسکے رہنے والے حفظ و امان مین رہتے ہین بے انتہا خیر و برکت شامل حال ہوتی ہے اور اس محفل شریف مین

آرائش و زینت بھی منجملہ جوشِ مسرت ہی او اظہار شوکت اسلام اور عظمت ذکر نبوی علیہ الصلوۃ والسلام پر دال ہی اور خصوص اس وقت مین کہ ناتوان بینی کی نگاہین اسلام پر گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہین انعقاد محفل میلاد شریف کمال ادب و تعظیم کے ساتھ عین مصلحت ہی زہی قسمت جس کو اللہ تعالی توفیق دے

یا معشر اولی الذکر تعظموا	علی محمد المصطفی صلوا وسلموا
ای میرے رب کریم تجکو ہزاروں سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

تمہید بیان پیدائش نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ای جناب رسالت پناہی کے محبو - اے حضرت محبوب الٰہی کے مخلصو - اب ذرا ہمہ تن گوش ہو جاؤ اور جو وقت نام جناب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کا سنو حضور دل سے درود بھیجو کہ صلہ مین دولت ابدی پاؤ لمؤلفہ

آؤ ادب سے مومنو اس بزم نور مین	آنکھین بچھاؤ انجمنِ رشکِ طور مین
تعظیم جان و دل سے ہی اس شاہ کی ضرور	جلوہ خدا کے نور کا ہی جس کے نور مین
ذکر خدا و ذکر حبیب خدا ہی ایک	سر ڈال کر جو دیکھیے حیب شعور مین
ہان عاشقو یہ محفل میلاد شاہ ہے	ہون پیشکش درود کے تحفے حضور مین
ہان شور الصلوۃ والسلام اب بلند ہو	ہر لب پہ مرحبا ہو و غور سرور مین

ہان حاضرین بزم سنو گوش ہوش سے
ہان سن کے نام پاک کہو روُ فداک
ہان ایہا النبی علیک الصلوٰۃ سے
یا معشر الولا فصلوا و سلموا
ہان وردِ الصلوٰۃ ہے زادِ رہِ نجات
غلوی حضور کا ہی سہارا ہے ورنہ یہان

صل علی کا شور ہے غلمان و حور مین
تا جلوۂ حضور ہو نزدیک و دور مین
ہو جاؤ غرق رحمتِ ربِ غفور مین
بیٹھے ہو بزم شافع یوم النشور مین
محشر مین سائبان ہے تجلی قبور مین
کچھ جرم مین کمی نہ خطا ہے قصور مین

لموٗلفہ

ایہا السامعین با تمکین
ایہا الحاضرین بزم سنے
ایہا الشائقین ذکر حبیب
ایہا العاشقین ختم رسل
واہ وا نور مصطفٰے کا ظہور
واہ کیا نور مصطفائی ہے
چشم بد دور نور ختم رسل
اللہ اللہ وہ نور فوق النور

ذکر خیر اب سنو بگوش یقین
دیکھو انوار ماہ مطلبی
وقت اظہار مدعا ہے قریب
سنو ذکر ظہور مظہر کل
یعنے محبوب کبریا کا ظہور
بخدا جلوۂ خدائی ہے
جس کا ہر جزو نور دیدۂ کل
پردۂ نور مین جو تھا مستور

جو حقیقت مین جوہر جان تھا	جو نقاب قدم مین پنہان تھا
جو حجاب قدس مین تھا موجود	جس سے سب جزو کل نے پائی نمود
کون وہ بزم قدس کا مسجود	حامدٌ احمدٌ محمدٌ و محمودٌ

صلوا علیہ و آلہ

ارباب خبر اور اہل معرفت اپنی تحقیق و تصدیق کی رو سے یون تحریر فرماتے ہین کہ جناب احدیت جل جلالہ کا سب سے پہلا جلوہ نور محمدی ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور جو ہزارون برس فضائے تقرب مین منظرِ نگاہ رحمت رہا وہی نور سرمدی ہی جب مشیت الٓہی نے اظہار قدرت چاہا اُس نور حقیقت جوہر قدرت مظہر پر عنایت خاص کی نظر ڈال کر دس حصون پر بانٹ دیا نو حصون سے عرش و کرسی لوح و قلم چاند سورج ستارے فرشتے بہشت دوزخ زمین آسمان شجر حجر جمیع مخلوقات اور کل موجودات عالم کو ہویدا کیا۔ دسوان حصہ اُس دریاے محبوبیت کے دریتیم کی روح بنا اور جبتک رب العباد نے چاہا وہ نور قدرت ظہور ہزارون لاکھون برس مین بہت سے حجاب و پردے طے کر کے عرش و کرسی کو اپنے جلوے سے زینت دیتا رہا اور حضرت نجم الدین عمر نسفی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب بحر العلوم مین اس حال کو کمالِ تصحیح اور نہایت توضیح و تشریح کے ساتھ تحریر فرمایا ہے

خلاصہ یہ کہ خلاق مطلق نے جمیع کائنات کے وجود سے ایک کرور چھ لاکھ ستر ہزار برس پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا اور تمام مراتب اور ساری نعمتون سے بہرہ مند فرماکر ایک بڑی مدت تک جسکی تعداد صحیح طور پر خدا ہی جانتا ہے اُس نور موفور السرور کو بساط تسبیح وتہلیل پر متمکن رکھا پھر یون خطاب فرمایا کہ اے میرے حبیب کے نور کچھ جانتا ہے مین کون ہون جواب دیا تو خالق مطلق اور معبود برحق ہی اور تجھی کو حمد وسپاس لایق ہی جناب باری سے ارشاد ہوا اے میرے حبیب کے نور خوب پہچانا تو نے اب معرفت کی موافق پرستش کر تاکہ سب کو معلوم ہو کہ سچی پہچان اور کامل معرفت کا نشان اچھی عبادت اور خدمت بجالانا ہی یہ سنتے ہی وہ نور دیدۂ قبول فرمان خداوندی کی تعمیل مین مشغول ہوا ہزارون برسون کے بعد جناب الٰہی سے پھر خطاب ہوا کہ ای نور محبوب تیری عبادت وخدمت ہم کو پسند آئی اب اس کا صلہ جو کچھ چاہے مانگ لے عرض کیا ای میرے معبود شرف معرفت کے ذریعہ سے اتنا جانتا ہون کہ مجکو سب مخلوقات پر برتری بخشی گئی ہی اور میری تخلیق سب سے پہلے ہوئی ہی مگر عالم دنیا مین میرا ظہور سب کے بعد منظور ایزدی ہی اور مجکو اُسوقت مین اک ایسی قوم کا ہادی وپیشوا گردانا گیا ہی جو ادائے فرائض بندگی مین نہایت ضعیف اور ناتوان ہوگی اور

اور بشریت کے مقتضا سے طاعت و اطاعت مین قاصر ہکر رحمت الٰہی کی بہشتر خواہان
ہو گی اب ای ستار عیوب و غفار ذنوب مین آج اپنی عبادت اُن سب کے حصہ مین
دیتا ہون اور اُنکی آمرزش و بخشش چاہتا ہون حکم ہوا ہم کو تیری خاطر از حد خواہش
منظور ہے اچھا صلہ مانگا تو نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اللہ اکبر کیا مرتبہ ہے

اس ذات سراپا رحمت کا لمؤلفہ		وہ محبوب رحمن قرآن و الا	
ہو اللہ اکبر بڑی شان و الا		ذرا اُسپہ اللہ کا پیار دیکھو	
جو کچھہ اُسنے چاہا اُسیدم ہوا وہ		لقب رحمت عالمین کسنے پایا	
	وہ ہے خاتم المرسلین جسنے پایا		
لقد ما رأت قط عین الدهور		كمثل النبي نوره فوق نور	

من بعد بحکم خالق دو جہان و خلاق کون و مکان جبرئیل امین خطہ طیبہ مدینہ منورہ مین
آئے اور جناب سید ابرار کی محل خوابگاہ پر انوار سے ایک مثقال خاک سفید و
طاہر لیگئے پھر وہ خاک پاک بانواع عطریات نور اور ماء معین و شراب طہور اور مشک و
زعفران و بہشتی کافور سے خمیر ہوئی اور اس سے مادہ وجود باجود سراپا
مقصود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بنا اور اس کو تمام عالم بالا مین پھرا کر خوشخبری
سُنائی هذا طينة حبيب رب العالمين خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم لمؤلفہ

وہ طینت بفرمان رب الجلیل — لیے پھرتے تھے حضرت جبرئیل
ندا تھی یہ ہے طینت مصطفے — فقولوا الہا مرحبا مرحبا
کہ ہے موجب خلق عالم یہی — ہوا مایۂ فخر آدم یہی
یہی ہے خدا کا پیارا نبے — یہی ہے ہمارا تمھارا نبے
یہی سارے نبیون کا سرتاج ہی — یہی زیب اورنگ معراج ہی
سما پر اسی کا ہے محمود نام — زمین پر محمد علیہ السلام
اسی پر ہوا دین حق کا تمام — اسی پر ہے حکم صلوۃ وسلام

المختصر وہ سرمایۂ نور ظہور یعنی مادۂ ذات سراپا نور اک سراج منیر یا قندیل پر تنویر کی شکل آویزۂ گوش عرش بنایا گیا اور سالہا سال نور موفور السرور سے چمکتا رہا جب خداوند جلیل کو اُس آفتاب مجمع بیت کا نیک منظر اور اچھی صورت مین ہویدا کرنا مطلوب ہوا تو تمام بنی نوع انسان کے باپ یعنی حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو خلعت وجود عنایت فرمایا اور سارے عالم مین پکارا گیا کہ ہان کوئی ہی جو آج اس لعل بے بہا کی خریداری سے اپنے تاج افتخار کو زینت دے

للمولفہ کیست امروز کہ آید سر بازار ازل — تا خرد دُر یتیم صدف عز وجل
ہست ارزان کہ بنقد دل و جان می ارزد — کین ہمان ست کہ ضو یافت ز نور اول

یہ مژدہ روح افزا سنتے ہی جناب ابوالبشر آدم علیہ السلام نے گردن آرزو بلند کی اور زبان حال و نطق استعداد سے یون التماس کیا **حافظ**

آسمان بار امانت نتوانست کشید		قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

الحاصل وہ شعشعۂ انوار ایزدی اور لمعۂ جمال احمدی اشرف الکائنات ابوالبرکات حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی کا چاند بنا اور اسکی تجلی سے حضرت آدم علیہ السلام کا سینہ روشن ہوگیا اور ساری مخلوق کے نام معلوم ہوئے اور اُسکے طفیل بہشت میں تعظیم و تکریم ہوئی اور اسی نور کی بدولت اللہ تعالی کے حکم سے فرشتون نے اُن کو سجدہ کیا شیطان رجیم تعظیم بجا نہ لایا راندۂ درگاہ ہوا نکالا گیا ۵

یَا مَعْشَرَ الْوِلَا لِذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا		عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
ای مری رب کریم تجکو ہزاران سجود		اپنے نبی پر مدام بہیج سلام و درود

حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنکھ کھلتے ہی مینے اول یہی دیکھا کہ بہشت کے دروازون اور قبون پر اور درختون کے پتون اور عرش کی پیشانی پر لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس سے ثابت ہے کہ حدیث صحیحہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ہے کے یہی معنی نہین کہ سب سے پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو کر وقت ظہور تک حجاب علم الٰہی مین مستتر رہا نہین بلکہ اس سے مقصود

یہ ہے کہ ملائکہ و نفوس قدسیہ اور ارواح طاہرہ وغیرہ بھی جناب خاتم المرسلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اولیت خاتمیت سے آگاہ کیے گئے تھے

رباعی مؤلف

ای بعد خدا از جملہ پیش آمدہ	حقا کہ نظیر خویش خویش آمدہ
ای ختم رسل چہ مدح سنجد علوی	پیش آمدہ ز وصف بیش آمدہ

غرض وہ نور پاک حضرت آدم علیہ السلام سے جناب عبد اللہ بن عبد المطلب آپکے والد ماجد تک مقدسہ اصلاب و منزہ ارحام کو اپنے نزول اجلال سے شرف بخشتا رہا چنانچہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنّی نُقِلْتُ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ اِلٰی خَیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ وَ ثُمَّ وَ ثُمَّ اِلٰی اَنْ وُلِدْتُ یعنی مین نقل کیا گیا آدم کی پیٹھ سے بہترین آدمیون کی طرف قرنا بعد قرن یہانتک کہ مین پیدا ہوا نسب نامہ شریف معد بن عدنان تک اس تفصیل سے ہی نسب نامہ شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمۃ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اس سے آگے حضرت اسمعیل ذبیح اللہ تک اور اُن سے حضرت آدم صفی اللہ تک صحت نہین اور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے زیادہ بیان کرنیوالون کے حق مین کَذَبَ النَّسَّابُوْنَ فرمایا ہے یعنے آگے راویون نے غلطی کی اور جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہر کہ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مُحَمَّدًا اِمَامٌ هَاشِمِيٌّ قُرَشِيٌّ نَبِيٌّ حَرَمِيٌّ مَكِّيٌّ اَبْطَحِيٌّ تِهَامِيٌّ اَصْلُهٗ اٰدَمِيٌّ فَرْعُهٗ نِزَارِيٌّ حَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِيٌّ بُقْعَتُهٗ حِجَازِيٌّ شَخْصُهٗ عُلْوِيٌّ نُوْرُهٗ قَمَرِيٌّ قَلْبُهٗ رَحْمَانِيٌّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؏

پیشین گوئی انبیا سابقین بہ رسالت جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اس اثنا مین جو اللہ کا رسول مخلوق کی ہدایت کے لیے دنیا مین آیا اُسنے جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کا مژدہ اپنی قوم کو سنایا اور جملہ کتب آسمانی سے پیغمبرون نے آپکی خبرین دین بو شریف مین آپکے اوصاف بیشتر مرقوم ہین اور دعا کی حضرت داود علیہ السلام نے کہ یا رب بھیجدے پیدا کرنے والا طریق کا تا لوگ جانین کہ مسیح ابن اللہ نہین ہے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی پیشین گوئی اسبات پر مبنی ہر کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو لوگ اللہ کا بیٹا کہین گے ایسلیے دعا فرمائی کہ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج تاکہ لوگ معلوم کرین کہ مسیح جنس بشر سے ہین اور توریت پاک مین اسطرح

مذکور ہے کہ اللہ تعالی نے سینا پر تجلی کی اور ساعیر پر چمکا اور فاران پر ظاہر ہوا
سینا یعنی کوہ طور جسپر موسی علیہ السلام نے بغیر وساطت اللہ تعالی سے کلام کیا
اور توریت پائی اور جلوۂ الہی دیکھا ساعیر وہ پہاڑ جہان عیسی علیہ السلام پر انجیل
نازل ہوئی فاران مکہ معظمہ مین ایک پہاڑ ہی کہ اُسکی گھاٹیون مین جناب خاتم
النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاکر عبادت الہی کیا کرتے تھے اور جبریل امین
پہلے وہین وحی الہی لے کر آئے اور انجیل مقدس مین منطور ہے کہ حضرت عیسے
علیہ السلام نے اپنے حواریون سے فرمایا کہ مین سچ کہے دیتا ہون عیسی جانے والا ہے
اور آنے والا ہے دوسرا فارقلیط اور وہ روح حق ہے تمہر چھپی ہوئے
بھید ظاہر کرے گا اور ہر اک بات کو بدل ڈالے گا اور میری تصدیق کریگا
جس طرح مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اسکو کوئی نہین ہار سکتا
اُس کا دین قیامت تک رہیگا فارقلیط کے معنی حامد اور مخلص اور رسول کے
ہین اور یہ سب جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک ہین للمؤلف

ہو وصف اس شہ دین کا نہ کیسلیے مرغوب	ہی جسکی مدح و ثنا واجب انبیا کے لیے
یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

غرض جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب عبد اللہ کی پیشانی نیر تاباں کی طرح
چمک نکلی تو اُن کی حسن صورت نے وہ شہرت پائی کہ اکثر با جمال عورتیں اُن کی
طرف آرزو کا دامن پھیلائے ہوئے کمال محبت سے نظر کرتی تھیں مگر وہ
اُس امانت باکرامت کی برکت سے کسیکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے
اسکے سوا بہت کچھ عجائب و غرائب حالات اُس نور کی برکت سے جناب عبد اللہ کو
مشاہدہ ہوئے جنگل میں جسطرف سے گزرتے سوکھے ہوئے درخت ہرے
ہوکر اُنپر سایہ کرتے اور جب وہاں سے چلے آتے تھے وہ درخت پھر
سوکھ جاتے تھے کبھی اُس نور اقدس کا جلوہ مشرق و مغرب زمین و آسمان میں
دیکھتے تھے اور کبھی غیب سے اس طرح آواز سلام سنتے تھے کہ اے عبد اللہ
اے دریائے محبوبیت کا دریتیم تیری صدف صلب سے ظاہر ہونیوالا ہے تجھپر
سلام اور جب کبھی بتخانہ میں جاتے بُت اوندھے گر جاتے اور آواز
آتی تھی کہ اے عبد اللہ ہمارے پاس نہ آئیو ہمارے مٹا دینے والے کا نور تیری
پیشانی میں چمکتا ہے صلوٰۃ علیہ و آلہٖ

تحویل نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الآخر جب حضرت آمنہ بنت وہب جو قبیلۂ قریش میں جامع عفت و عصمت

مشہور اور حسن صورت و سیرت مین یکتائی زمانہ تھین جناب عبد اللہ کے عقد نکاح مین
آئین وہ نور اقدس بارہوین تاریخ جمادی الآخر جمعہ کی رات مین جناب آمنہ
خاتون کی طرف منتقل ہوا اسی سبب سے جناب امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے
شب جمعہ کو لیلۃ القدر سے افضل لکھا ہے یعنی جو خیر و برکت و رحمت جناب
الٰہی کی طرف سے اس رات مین نازل ہوئی نہ اس سے پہلے ہوئی نہ اس کے بعد
کبھی ہو سکتی ہی راوی لکھتا ہے کہ اس رات انوار الٰہی کا جو زمین و آسمان پر
سمان اور عرش سے فرش تک فرحت و مسرت کا جوش تھا بدو آفرینش سے
چشم زمانہ نے یہ نظر فروز جلوا نہین دیکھا اور شش جہت عالم مین جو سرور
و انبساط کی دھوم تھی ابتدائے پیدائش سے گوش روزگار نے ایسا معنوانہ
مژدہ نہین سنا۔ ابیات از مؤلف

شب تحویل نور مصطفوی	لیلۃ القدر سے بھی ہی عالی
شب نہین روز مظہر کل ہی	اک جہان گلشن تجلی ہی
کھلے باغ جنان کے دروازے	بوئے خوشبو سے باغ ہین تازے
بنگیا آج عالم ایجاد	ہمہ تن مژدہ مبارکباد
آشکارا جمال پنہان ہے	جلوہ کچھ اور ہی نمایان ہے

رنگ باقی جہان فانی مین — ارنی جوش لن ترانی مین
اللہ اللہ وہ نور کا عالم — سارا عالم ہی طور کا عالم
بام کعبے کو بہرہ مند کیا — عَلَم احمدی بلند کیا
اہی زہی بخت اہی خوشا طالع — مہر اسلام اب ہوا طالع
کی تجلی حبیب یزدان نے — لی پہاڑون کی راہ شیطان نے
خاتم الانبیا کا چمکا نور — ظلمت کفر ہوگئی کافور
غلغلے سنکے اس شہ دین کے — ہوش جاتے رہے سلاطین کے

روایت

حضرت آمنہ آپ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہی کہ حاملہ ہونے کے بعد چھ مہینے تک مجھکو کوئی بات علامات حمل سے مثل اور عورتون کے معلوم نہوئی مین بعد بعالم خواب یا بیداری مین نے سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے اے آمنہ تو حاملہ ہوئی اور جناب سید الاصفیا خاتم الانبیا تیرے بطن سے پیدا ہون گے نام انکا محمد رکھیو اور توریت مین اُن کا اسم پاک اُحید اور انجیل مین احمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم جناب آمنہ فرماتی ہین کہ اُسوقت سے مجھکو علم حمل کا ہوا اور وقت میلاد شریف تک عجیب وغریب حالات دیکھنے مین

آئے اور طرح طرح کی خیر و برکت ظاہر ہوئی ایک یہ کہ اُس وقت مین خشکسالی کے سبب قریش پر نہایت سختی تھی اور آسمان نے مخلوق پر تنگی کی تھی جب وہ مہر سپہر نبوت برج حمل مین تشریف فرما ہوا فوراً پانی برسا پہاڑ جنگل درخت ہرے بھرے ہو گئے قحط دور ہوا لوگ آسودہ ہو گئے اور قریش نے اُس برس کا نام عَامُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِهَاجِ رکھا

بھاریہ

گلشن دہر مین ہی آج عجب شان بہار
ہی نئی ڈھنگ سے آرایش عنوان بہار

جلوۂ رنگ فضا غازۂ رخسار سرور
خندۂ جوش طرب دست و گریبان بہار

وقف بستان جہان پھول ہین گلشن گلشن
رشک گلزار جنان آج ہی دامان بہار

مرحبا کیا ہی دل آویز ہے اللہ اللہ
بوئے گل موج ہوا جوش فضائے شان بہار

نونہالان چمن شوق مین سرگرم نشاط
زمزمہ سنج طرب نغمہ سرایان بہار

پائے کوبان ہی عجب شان سے رقاص فلک
بلبل سدرہ نشیمن ہے غزلخوان بہار

رفت و روئے چمن دہر مین فراش نسیم
رحمت حق ہی سحاب گہر افشان بہار

فرش مخمل کا بچھا سبزۂ نوخاستہ سے
کارگاہ چمن دہر ہی کاشان بہار

تر زبان نغمۂ توحید سے اطفال نبات
مترنم ہین تشہد سے جوانان بہار

سبزۂ باد صبا مرکب نوشاہ ربیع
لالہ و گل کے محافون مین عروسان بہار

محو نظارہ ہین ہیرایۂ نرگس مین تمام — ہمہ تن چشم بنے پردہ نشینان بہار

طرؔ تو گو چمنستان مین ہر اک غنچۂ گل — خیر مقدم بلب ہر گل خندان بہار

مژدہ کیا لائی صبا جس سے ہین سب وجد مین نخل — جھومتے ہین نئے انداز سے مستان بہار

کون آتا ہے یہ کیا دھوم ہے معلوم بھی ہے — کیون ہین اس شان سے آراستہ ایوان بہار

آمد اک نو گل نزہت گہہ توحید کی ہے — جسقدر ناز کرے آج ہے شایان بہار

آمد اسکی ہے رہ دیدہ مین ہین جسکی صدا — فرش آنکھون کا بچھائے ہوئے خوبان بہار

نو بر نخلۂ مقصود ہوا جلوہ نما — نور سے روضۂ تقدیس ہے مہمان بہار

زینت باغ قدم ہے چمن آرائے حدوث — عازم سیر ہے اک سرو خرامان بہار

مسند آرائے ظہور آج ہے سلطان رسل — زیب اور رنگ تجمل سے ہے شایان بہار

بارک اللہ لنا شہر ربیع الاول — مرحبا دھوم سے آیا ہے بسامان بہار

اب ہے کچھ اور ہی گلزار حرم کی زینت — باغ باغ آج ہے ہر روضۂ رضوان بہار

حبذا رتبۂ مشکوی نبی صل علی — ہین جہان غالیہ سا عطر فروشان بہار

دل مین کانٹا سا کھٹکتا ہے سدا شوق وصال — جلوہ فرما ہو ادھر بھی رخ فیضان بہار

علوی مدح سرا گلشن شیرین مین ہو کاش — قمریے ذکر طرب بلبل دستان بہار

الغرض اس بہار بیخزان کی آمد آمد نے چمنستان عالم کو مالامال شادابی کردیا۔ مگر

اسی اثنا مین آپکے والد ماجد جناب عبد اللہ نے بحالت سفر دار فانی سے سفر کیا عبد المطلب کو اس غم جان گداز اور الم جان خراش نے بیحد صدمہ دیا اور صدمہ بہی کس لیے تہو بیٹا۔ اور ایسا بیٹا کہ حسن و جمال و فضل کمال مین تمام قریش سے برتر آفتاب اقبال کا نور نظر یکایک آنکھون سے چھپ گیا دوسرے صدمہ کی یہ وجہ کہ ایک گوہر یکتای محبوبیت کو جو ہنوز رحم مادر مین جلوہ افروز تھا اُس نے یتیم چھوڑا حالانکہ یہ یتیمی اسس جوہر فرد و بیمثال کی یکتائی پر دال ہی لمؤلفہ

خود جوہر یکتا و نیر خشش دو جہان است	بیسایہ و در عایہ او کون و مکان است

اب زمانہ اُس صبح سعادت کے ظہور کا نزدیک تر ہی اور بہت جلد آمد جناب خیر البشر ہی

غزل از مؤلف

ہر طرف ہی مژدہ ایدل جاجان آنیکو ہی	صاحب لولاک و مقصود جہان آنیکو ہی
ہان شب میلاد باغ کن فکان مین دہوم تہی	گلشن وحدت کا مرغ صبح خوان آنیکو ہی
نغمہ خوان بلبل کہ اب پہولا گل باغ بہشت	شادمان قمری کہ شمشاد جنان آنیکو ہی
زمزمہ ریز طرب ہے بلبل قدس آشیان	باغ عالم مین بہار بیخزان آنیکو ہی
جلوہ شمع قدم ہی وقف فانوس حدوث	کنت کنزا مخفیا کا خطبہ خوان آنیکو ہی
شور تہا ہان نقد دل لیکر خریدار چلو	دہر مین اک رونق بازار جان آنیکو ہی

غمزدون کا چارہ فرما بیکسون کا دستگیر
رحمت عالم شفیع عاصیان آنیکو ہی

آفتاب ذرہ پرور خواجۂ بندہ نواز
مہر منظہر مہر گستر مہربان آنیکو ہی

کیا کہون علوی غرض سمت تھی کیا دیتوام
کہتے تھے سب خاتم پیغمبران آنیکو ہی

الحاصل عہد آدم علیہ السلام سے تخمیناً چھہ ہزار سات سو پچاس برس کے بعد جب وہ تجلی کدۂ حمل ماہ نہم مین مہ کامل ہوا ایک دن بھی نہ گھٹا بڑھا کہ ربیع الاول کی بارھوین تاریخ پیر کے دن تورسکے تڑکے اُس مہر نیمروز عظمت و جلال نے ساحت حدوث کو تجلی زار قدم بنایا یعنی جناب رسول ثقلین امام القبلتین سیدنا و شفیعنا فی الدارین انیس الغربا محب الفقرا حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے شبستان دنیا کو اپنی شمع جمال عالم آرا سے روشن فرمایا

لمولفہ اب اٹھو مومنو بصد تعظیم
زیب سر کرکے افسر تسلیم

وہ حبیب خدا ہوا پیدا
جس سے ہی جلوۂ خدا پیدا

احمد مجتبیٰ ہوا پیدا
خاتم الانبیا ہوا پیدا

ہان تولد ہوئے رسول کریم
بحر محبوبیت کے دریتیم

ہان یہ مولود ہی وہی مولود
جسکا تھا قدسیون کو حکم سجود

واہ کیا اُس گھڑی کی عظمت ہے
اُترین حورین زمین پہ جنت سے

ہمہ تن چشم بن سکے سیارے — جھک سے پیرِ طرب جا زمین سارے
صف بصف سرنگون تمام ملک — تکگئی سب زمین جواب فلک
دست بستہ ہر ایک روحِ نبی — بجناب محمدِ عربی
ہر طرف سے حضورِ خیر انام — پیشکش ہدیۂ صلوٰۃ و سلام
مبدأ المبتدا سلام علیک — منتہی المنتہی سلام علیک
خیر مقدم خوشا سلام علیک — مرحبا مرحبا سلام علیک
السلام السلام ختم رسل — السلام السلام خضر سبل
السلام السلام سیدنا — السلام السلام ہادینا
خواجۂ بعث و نشر صل علی — صدرِ دیوان حشر صل علی
یا حبیب الالہ صل علی — اوج عزت کے ماہ صل علی
یا نبی الوریٰ سلام علیک — یا امام الہدیٰ سلام علیک
خاتم الانبیا سلام علیک — احمد المجتبیٰ سلام علیک
السلام ای مخاطب لولاک — السلام ای معارج افلاک
السلام ای جلیس او ادنیٰ — السلام ای انیس ما اوحیٰ
سید المرسلین علیک سلام — شافع المذنبین علیک سلام

افضل الکائنات علیک سلام — و علیک الصلوٰۃ علیک سلام

ای خدا کے حبیب تجھپہ سلام — دین حق کے خطیب تجھپہ سلام

بے بسون کے شفیق تجھپہ سلام — بیکسون کے رفیق تجھپہ سلام

آپ پر یا نبی خدا کا سلام — آپ پر جملہ انبیا کا سلام

آپ پر سارے اہلِ دین کا سلام — حاضرینِ ادب قرین کا سلام

بانیِ محفلِ ولا کا سلام — علویِ ہجر مبتلا کا سلام

ای رسالت پناہ چشم کرم — ای فلک بارگاہ چشم کرم

یا نبی الکریم چشم کرم — بحر خلق عظیم چشم کرم

یا رسولِ خدا کرم کی نگاہ — سرور انبیا کرم کی نگاہ

رحمت عالمین کرم کی نگاہ — اکرم الاکرمین کرم کی نگاہ

ہان برائے خدا نگاہِ کرم — ہو ادھر بھی ذرا نگاہِ کرم

ایہا المصطفےٰ نگاہِ کرم — ایہا المجتبےٰ نگاہ کرم

مدح خوانی کا ہان صلہ ملجائے — کعبۂ نقد مدعا ملجائے

قرۃ العین ما صفا ملجائے — مقصد ترک ما سوا ملجائے

ہی فراق اب بہت ہی پر شاق — جلوہ گاہ قدس کا ہون مشتاق

آرزو کیا ہے مدعا کیا ہے
حسرت روضۂ معلّٰی ہے

اب تو مہجور کو بُلا لیجے
اپنے رنجور کی دوا کیجے

لطف ہی نہین یہان جینے مین
جان بھی نکلے تو ہان مدینے مین

مدفن اپنا بقیع اطہر ہو
سرمۂ خاکِ در دیدۂ تر ہو

پھر تو ہو جاؤن بحر نور مین غرق
رہون دائم عجب سرور مین غرق

جزو خاکی بساط نور بنے
جزو آبی مئے طُہور بنے

آتشی جزو نارِ ذوق بنے
جزو بادی نسیم شوق بنے

ذرۂ مہر سرمدی بنجاؤن
گوہر بحر احمدی بنجاؤن

درِ شہ کی گدائی ملجائے
پھر تو ساری خدائی ملجائے

پھر تو کچھ شان ہی نرالی ہو
سر ہو اور خاک باب عالی ہو

شاخ طوبیٰ بنے عصائے گدا
ہاتھ مین قرصِ ماہ کا کاسا

دوش پر زلف حور کا کمل
آنکھ مین شمع طور کا کاجل

حلقۂ چشم مہر حلقۂ گوش
لب پہ ہر دم یہ نالۂ سرجوش

یَا حَبِیبَ الاِلٰہِ خُذْ بِیَدِی
مَا لِعَجْزِی سِوَاکَ مُسْتَنَدِی

ہو نظر مہر کی تو کیا ہے بعید
عشق مین مر کے پاؤن اجر شہید

لوگ پروانۂ جمال کہین خاک راہ حضور بنجاؤن	ویس قرنی کہین بلال کہین نام سچا محمدی پاؤن

اے ادب شناسان ذکر نبوی اسوقت کہ واقعۂ میلاد جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معرض بیان مین آیا حضور قلب سے درود وسلام کے ہدیے پیش کرو

للمؤلف

حق کے پیارے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم	مظہر کل محمود ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم
جیسے احد مین پائے احد جیسے احد مین میم احمد	غرق وجوب امکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے مہ کامل برج شرف مین پاکیزہ درج عید فرین	دیکھو احد مین میم احمد صلی اللہ علیہ وسلم
چشم وچراغ دودۂ رحمت گلبن باغ شرع وحقیقت	مقصد عین وعین مقصد صلی اللہ علیہ وسلم
شان الٰہی جبین سے پیدا جلوہ داور رخ سے ہویدا	نور مجسم روح مجسد صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب تاج انا فتحنا صدر نشین بزم تدلّیٰ	دنیٰ سیر او ادنیٰ مسند صلی اللہ علیہ وسلم
اہل صفا کے دل کا سہارا اہل ولا کی آنکھ کا تارا	عشق خدا و حسن مجرد صلی اللہ علیہ وسلم
صبح ازل کا مہر انور شام ابد کا ماہ منوّر	نور نگاہ شان موبّد صلی اللہ علیہ وسلم
فضل وشرف مین مایۂ غیرت جود وکرم مین آیۂ رحمت	اشرف وافضل اکرم واجود صلی اللہ علیہ وسلم
جسکا پیامی روح الامین ہو جسکا سلامی عرش نشین ہو	اوج شرف کی اسکی کیا حد صلی اللہ علیہ وسلم

علوی عاجز نعت لکھے کیا وصف ہے بالا رتبہ والا | ورد زبان ہو امر موکد صلی اللہ علیہ وسلم

غزل دیگر

خدا کے پیارے حبیب اور درود تجھپر سلام تجھپر
ہمارے مولی ہمارے سرور درود تجھپر سلام تجھپر
جمال رحمت سے تیرا روضہ کمال رافت سے تیرا کوچہ
زہے منور خہے مطہر درود تجھپر سلام تجھپر
بہت معظم بہت مفضل ہزارون آئے نبی و مرسل
ہوا نہ کوئی تری برابر درود تجھپر سلام تجھپر
حساب کے دن جواب کے دن ہر ایک مومن کا ہی معاون
رہے خداوند بندہ پرور درود تجھپر سلام تجھپر
زبان جن و بشر پہ جاری روان حور و ملک مین ساری
زمین کے گوہر فلک کے اختر درود تجھپر سلام تجھپر
تری عنایت کا شکر مولی نہو سکا ہے نہو سکیگا
پڑھے اگر سب خدائی ملکر درود تجھپر سلام تجھپر
ہمارا کیا ہے سلام ہم کیا شہنشہا تیرا ہے وہ رتبہ

کہ آپ یہ بھیجے ہے رب اکبر درود تجھپر سلام تجھپر
یہ ورد مونس ہے بیکسون کا یہ ذکر مخلص ہے بےبسون کا
رفیق اعلےٰ شفیق اکبر درود تجھپر سلام تجھپر
کفیل طاعت تری اطاعت مُزیل عصیان تری شفاعت
رسولِ برحق نبیِ برتر درود تجھپر سلام تجھپر
سیاہ مست مئی طلب ہون تری زیارت کا تشنہ لب ہون
قسیم کوثر شفیع محشر درود تجھپر سلام تجھپر
نہ وقف طاعت نہ رہن تقویٰ فقط ہو علوی کا یہ وظیفہ
درود تجھپر سلام تجھپر درود تجھپر سلام تجھپر

روایت حضرت آمنہ خاتون آپ کی والدہ ماجدہ سے منقول ہی کہ وضع حمل کے وقت تمام گھر مین اُجالا ہو گیا ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا اور ایک چادر نورانی زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم سبز مشرق و مغرب مین اور بام کعبے پر دکھلائی دیے اور بہت سی عورتین زیبا منظر دراز قامت نہایت حسن و جمال والی نظر آئین اُن مین سے ایک بولی مین حوّا۔ اُمّ البشر ہون اُسکے پاس سونے کا ایک طشت تھا

ایک نے کہا مین مریم بنت عمران ہون اُس کے پاس حریر سفید تھا
ایک کہنے لگی مین ہاجرہ اسمعیل کی مان ہون اس کے پاس عطر بہشتی تھا
ایک نے ظاہر کیا مین آسیہ فرعون کی بی بی ہون اس کے پاس مندیل سبز
تھی ایک نے بیان کیا مین سارہ اسحاق کی مادر ہون اُس کے پاس
چاندی کی ابریق تھی اور باقیون کی نسبت کہاکہ یہ حوران بہشتی ہین پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنھون نے طشت مین بٹھلاکر نہلایا حریر سفید پہنایا
مندیل سبز سر پر رکھی عطر بہشتی پوشاک مین لگایا اسکی خوشبو سے سارا گھر
مہک نکلا صلوا علیہ واٰلہٖ **روایت** حضرت آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ آپنے
پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی اور امت
عاصی کی مغفرت چاہی پھر ایک سفید بدلی ظاہر ہوئی اور آپ کو
آغوش مین لے کر غائب ہوگئی اُس وقت کوئی پکارتا تھا کہ اس مولود
محمود کو شش جہت عالم مین پھراؤ تاکہ جمیع مخلوقات اور جملہ موجودات اس
ذات بابرکات کو بحسب صورت و صفات پہچانین اور جانین کہ بسبب
آفرینش ارض و سما محبوب کبریا جناب احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے
آج بزم عالم کو اپنے جمال باکمال سے منور اور نزول اجلال سے مشرف فرمایا

اور اک ابر کا ٹکڑا نظر آیا اُس سے مردون کی آواز کان مین آتی تھی اتنے مین جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پارچہ حریر مین لپٹا ہوا دیکھا اور تین شخص غیب سے پیدا ہوئے
اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت زمردین مین بٹھلا کر تین بار نہلایا اور
جامۂ حریر پہنایا اور دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ثبت کی اس مین بخط
نور لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **روایت** حضرت عبدالرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ شفا فرماتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا ہوتے ہی
جنے پہلے ہاتون پر لیا وہ مین تھی اُسی وقت آپ نے الحمد للہ فرمایا اور سنا عالم غیب سے
جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اُس گھڑی اک نور عظیم دکھلائی دیا جسکی چمک سے
ملک شام کے اکثر محل مین نے اپنی آنکھ سے دیکھے صلوا علیہ وآلہ
روایت عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے مروی ہے کہ ولادت باسعادت کے
وقت مین وہین حاضر تھی مین نے اک نور دیکھا کہ تمام گھر آمنہ خاتون کا اُس سے
روشن ہوگیا اور دیکھا کہ تارے آسمان سے اتنے جھکے کہ اب زمین پر گر پڑینگے
صلوا علیہ وآلہ **روایت** سفیان ہذلی سے روایت ہے کہ اُس رات ہمارا
قافلہ ملک شام کی راہ مین تھا صبح ہوتے آرام کے لیے اک جگہ ٹھیرا اور قصد تھا
کہ سو رہین ناگاہ سب نے دیکھا کہ ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان معلق ندا کرتا ہے

کہ اے سونے والو اُٹھ بیٹھو یہ وقت خواب کا نہین ہی کیا تم نہین جانتے کہ
اس وقت جناب سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ظہور اجلال فرمایا
نیر اسلام طالع ہوا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی راوی کہتا ہے اس واردات سے
ہم سبکو بہت ڈر معلوم ہوا جب مکہ مین اپنے اپنے گھر آئے تو معلوم ہوا کہ
عبد المطلب کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اور نام پاک اسکا محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم للمؤلف

یہ وقت خواب نہین ہزاران منزل دور		پڑھو درود وسلام اپنے رہنما کے لیے

روایت منقول ہی کہ وقت ولادت باسعادت تمام روی زمین کے بُت
اوندھے موںھ گر پڑے نوشیروان بادشاہ عجم کے محل مین زلزلہ آیا اور شق ہوگیا
چودہ کنگرے اُسکے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت اُلٹ دیے گئے
سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہوگئی صلو اعلیہ وآلہ روایت منقول ہی کہ
جب اُس ابر سراپا رحمت نے نزول اجلال فرمایا پارسیون کا آتشکدہ جسمین
ہزار برس سے آگ جلتی تھی فوراً بالکل بجھ گیا اور دریاے ساوہ جو عراق عجم مین
درمیان ہمدان اور قم کے چھ کوس چوڑا بہتا تھا یکلخت سوکھ گیا اور صحرائے
سماوا مین کہ ہزارون برس سے دریا کے نام پانی کی بوند تھی نہی جاری
ہوئی کہ اوب ایک بڑی نہر ملک شام کی مشہور ہے صلوعلیہ وآلہ روایت

حضرت آمنہ خاتون سے روایت ہے کہ بعد ولادت شریف عبد المطلب گھر مین آئی
اور کہنے لگے کہ اس وقت مین کعبے مین تھا یکایک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم مین
سجدہ کیا اور یون کہا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر رب محمد ن المصطفی الاٰن قد طہرنی
ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین ٭ یعنی بڑا ہے رب محمد کا
جسنے مجکو اسوقت بتون کی نجاست سے پاک کیا اور مشرکون کی ناپاکی سے
بچایا اور ہبل نامی ایک بت جو سب بتون مین بڑا تھا سر کے بل گر پڑا اور کسی
کہنے والے نے کہا کہ اے عبد المطلب آمنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا اور اسپر رحمت
الٰہی نازل ہوئی اور وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ مخلوق کو کفر کی تاریکی سے نکال کر سیدھی
راہ بتاویگا اور تمام جن و انس کا پیشوا اور نبی ہوگا اے آمنہ مین اس
واقعہ سے نہایت متحیر ہوا خیال کیا شاید خواب دیکھتا ہون مگر نیند کا اثر آنکھون مین
بالکل نپایا اسلیے گھبرا کر اس طرف متوجہ ہوا اب تصدیق چاہتا ہون کہ یہ بات
سچ ہے یا صرف میرا خواب و خیال حضرت آمنہ خاتون نے فرمایا سب سچ ہے اور
جو جو عجائب و اقعات نظر سے گزرے تھے سب بیان کیے عبد المطلب نے
بکمال شوق پوچھا کہ وہ نور نگاہ عظمت و جلال اور قرۃ العین فضل و کمال کہان ہے
جلد دکھلاؤ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمھارے لیے اسکے دیکھنے کی اجازت نہین

محافظان غیب سے تاکید ہی کہ جب تک تمام فرشتے اُسکے جمال باکمال سے شرف دیدار حاصل نہ کرلین اورکسیکو ہرگز رخصت دید نہین عبدالمطلب اس بات کو سنکر ناخوش ہوئے ناچار حضرت آمنہ نے اُس طرف اشارا کیا جہان آپ جلوہ فرما تھے عبدالمطلب نے اُس طرف قدم بڑھایا فورًا ایک شخص تلوار کھینچکر آگے آیا اور ایسی سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ہیبت سے کانپنے لگے اور ڈرکر اُلٹے چلے آئے اور ہرچند چاہا کہ یہ ماجرا قریش سے بیان کرین لیکن زبان نے کام ندیا ناچار ساکت رہے کچھ نکہسکے **لمؤلفہ**

غرض روز میلاد خیر الانام
مرقع تھا اک شان حق کا تمام

وُہ گھر جس مین پیدا ہوے شاہ دین
بنا نور سے شکل عرش برین

مکان تھا وہ یا بقعۂ نور تھا
تجلی سے غیرت دہ طور تھا

جہان شور گلبانگ سے باغ باغ
زمین کا سپہر برین پر دماغ

یہ تھا اہل تسلیم کا اژدحام
زمین بنگئی ساری دار السلام

وُہ جلوہ خدائی مین ظاہر ہوا
جو تھا منظر خاص ربّ العلا

وہ جلوہ جو تھا گوہر تاج عرش
ہوا رونق افزائی اورنگ فرش

القصہ ولادت شریف کی وقت جو جو حالات عجیبہ اور واردات غریبہ ظاہر ہوئے وہ ہرگز

اس مختصر مین نہین سما سکتے بلکہ اپنے اندازہ بیان مین نہین آسکتے - لمؤلفہ

یَامَعشَرَ اُولَاءِ لِذِکرِہٖ تَعَظَّمُوا	عَلٰی مُحَمَّدِنِ المُصطَفٰی صَلُّوا وَسَلِّمُوا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان رضاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باتفاق ثابت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن اپنی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون کا دودھ نوش فرمایا پھر آپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ ابولہب کی پرستار تھی ابولہب نے مژدہ ولادت شریف کا اُسکی زبانی سنکر اسکو آزاد کر دیا تھا صلوا علیہ وآلہ روایت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ابولہب کو مرنے کے بعد مین نے بعالم رویا دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال ہی کہنے لگا کہ جس دن سے تہ خاک ہوا ہون سخت عذاب مین گرفتار اور مصیبت مین مبتلا ہون مگر پیر کے دن عذاب مین کمی ہو جاتی ہے اور یہ تخفیف عذاب صرف اُسی مسرت کا طفیل ہے کہ ولادت شریف کا مژدہ ثویبہ سے سنکر اس خوشی مین اُسکو آزاد کر دیا تھا اور آزادی کے لیے جس اُنگلی سے اُسکی طرف اشارہ کیا تھا اب پیاس کی شدت مین جب اُسکو چوستا ہون کسیقدر تسکین ہو جاتی ہی اللہ اکبر ابولہب جیسا کافر

جسکی مذمت مین تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ نازل ہوئی جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مژدہ میلاد شریف سنکر اظہار فرحت کی بدولت عذاب مین کمی کا مستحق ٹھیرے زہے خوش نصیبی اُن ایمان والون کی کہ اس خوشی کو اپنی تمام مسرتون پر مقدم ٹھیرادین اور اجر جزیل پاوین **لمؤلفہ**

یا معشر اولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد المصطفی صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

الغرض بعد تو یہ ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ اس دولت بے بہا سے مشرف ہوئین اور اُنھون نے ذات بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت جو کچھ کشائش اور ترقی دیکھی اس کی تفصیل بڑی کتابون مین موجود ہی حضرت حلیمہ قبیلہ بنی سعد سے تھین اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تھا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین افصح العرب ہون اسلیے کہ قریش مین پیدا ہوا اور بنی سعد مین نشو و نما پائی اور ہوش سنبھالا صلوٰۃ علیہ وآلہ **روایت** جناب حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ مکے کو آتے وقت میرا دراز گوش ایک ایک قدم مشکل سے اُٹھاتا تھا اسلیے کہ نہایت دبلا اور بودا تھا اور جب مین اس مایہ خیر و برکت کو اپنے ساتھ لیکر مکہ سے گھر کو چلی تو

وہی دراز گوش سارے قافلہ سے آگے جاتا تھا اور کسیکا مرکب اُسکے گرد کو بھی نہ پہونچتا تھا تمام زنان بنی سعد ہمراہی یہ ماجرا دیکھکر حیران اور متعجب تھین اور جس طرف سے گزر ہوتا تھا سوکھی گھاس ہری ہوجاتی تھی اور خشک درخت تر و تازہ ہو جاتے تھے جسوقت سے آپ میرے مسکن مین رونق بخش ہوئے افلاس بالکل دور ہوگیا اور بے انتہا خیر و برکت سے مالامال ہوئی اور انوکھے حالات دن رات نظر سے گزرتے تھے کہ بیان اُن کا اندازۂ تقریر سے باہر ہی ازانجملہ ایک یہ کہ آپ کے لب و دندان مبارک اگر مین اپنے ہاتھ سے صاف کرنا چاہتی تو عالم غیب سے کوئی شخص مجھپر سبقت کرتا تھا اسی طرح جھولا جھلانے مین غیب سے پیش دستی ہوتی تھی اور اکثر غائبانہ کسیکو یون کہتے سُنا کہ ای حلیمہ تجکو مبارک ہو کہ اس دودھ پلانے کی بدولت سعادت سرمدی تجھے حاصل ہوئی کبھی رات کو آپ چاند سے باتین کرتے تھے اور جس طرف اُنگلی سے اشارہ فرماتے تھے چاند اُسی طرف چلا جاتا تھا صلوا علیہ و آلہ

روایت

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس چالیس دن کے تھے مین دیکھ رہا تھا کہ آپ ایک رات چاند سے کچھ بات کہتے تھے اور وُہ بھی جواب دیتا تھا

مگر مین ہرگز وہ کلام نہ سمجھا اگر یاد ہو تو بیان فرمایے آپنے ارشاد فرمایا اے
چچا اُسوقت میرا ہاتھ مضبوط بندھا ہوا تھا اُسکے صدمے سے مین رویا چاہتا تھا چاند
مجکو روکتا تھا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک بوند آپکے آنسو کی اسوقت
زمین پر گرگی تو کبھی زمین پر گھاس تک نہ جمیگی مین اُس کے کہنے سے
چپ ہو رہا اور امت پر شفقت کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے متعجب ہوکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اُس عمر مین آپنے امت کو کیونکر جانا فرمایا ای چچا خدا کی
قسم جب مین رحم مادر مین تھا لوح محفوظ پر قلم کے چلنے کی آواز سنتا تھا
اور چاند سورج جو عرش کے نزدیک سجدہ کرتے تھے مجکو سجدہ کا کھٹکا سنائی
دیتا تھا اور فرمایا ای عباس خداوند تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کیے
اُن مین سے دو کے سوا چالیس برس تک اپنی نبوت کا حال کوئی نہ جانتا
پہلے جناب عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کہا اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ
وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا یعنی مین اللہ کا بندہ ہون اُس نے مجکو کتاب دی اور نبی کیا اُسکے بعد
مجکو یہ مرتبہ عنایت ہوا صلوا علیہ وآلہ لمولفہ

سوائے عالم غیب اُسکی انتہا معلوم	یہ انتہا کے ہین رتبے جب ابتدا کے لیے

روایت حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بچپن ہی سے بیکاری اور کاہلی کو برا جانتے تھے جب عمر شریف چار برس کی ہوئی ایک وزپوچھا کہ ای مادر شفقہ دن کو میرے بھائی کہاں چلے جاتے ہین مین نے عرض کیا کہ دن بھر بکریان چراتے ہین آپنے فرمایا کل سے ہم بھی جاینگے ہرچند اس ارادے سے روکا مگر آپنے پذیرا نفرمایا ناچار دوسرے دن اجازت دی پھر تو آپ ہر روز صحرا مین قدم رنجہ فرماتے اور شام کو گھر مین تشریف لاتے ایک روز میرا لڑکا نہایت گھبرایا ہوا جنگل سے آیا اور پکارا کہ یا اُمّاہ یا اَبتاہ جلد اُٹھو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر لو آج یہ سانحہ گزرا کہ ہم سب ایک جاے بیٹھے تھے کچھ لوگ آئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ پر لیجا کر چھری سے سینہ چاک کر ڈالا آگے معلوم نہین کہ اُنپر کیا گزری جناب حلیمہ فرماتی ہین کہ مین اور میرا خاوند یہ حال سنتے ہی دوڑے اور پہاڑ پر جا کر دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین ہمنے جاتے ہی گود مین اُٹھالیا اور کہا کہ حضرت یہ کیا معاملہ تھا آپنے فرمایا کہ تین شخص غیب سے ظاہر ہوئے انہون نے اس پہاڑ پر لاکر مجکو لٹایا ایک نے چھری سے سینہ چاک کیا مگر اُس سے مجکو کسیطرح کا صدمہ معلوم نہوا اور پیٹ کے اندر سے آنتین اور کلیجہ نکال کر برف سے صاف کیا دوسرے شخص نے دل چیر کر کوئی شے جدا کی

اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا اور دل پر مہر کر دی اسکی ٹھنڈک اس دم تک باقی ہی
تیسرے شخص نے شگاف سینہ پر ہاتھ پھیر فوراً زخم بھر آیا پھر عادیکر غائب ہو گئی سبحان اللہ وبحمدہ

لو نفحہ مسیحا روح ہو رگ رگ مین درد عشق نہی	یہ ہے دوا دل بیمار کی شفا کے لیے

روایت حضرت حلیمہ فرماتی ہین کہ اس واقعہ کے بعد میرے خاوند اور قوم کی
یہ صلاح ہوئی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین آپکی والدہ ماجدہ کے پاس پہونچا دینا چاہئے
چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ آپکو ساتھ لیکر مکہ کی طرف چلین اثنائے راہ مین کسی جائے بٹھلا کر کہین
قضائے حاجت کے لیے گئین شعر

پھر جو آئین تو نپایا شہ کو	ابر قدرت نے چھپایا شہ کو

یہ حال دیکھکر بہت گھبرائین ہر طرف ڈھونڈا کچھ پتا نشان نہ ملا پھر تو ایک حالت یاس و
الم مین کمال درد سے واحمداہ واولداہ کہتی ہوئین مکہ مین آئین اور عبد المطلب کو اس
واقعہ غریب سے آگاہ کیا عبد المطلب حال سنتے ہی پریشان ہو کر کوہ صفا پر چڑھے
اور قریش کو پکارا اسر کی آواز سنکر ساری قوم جمع ہو گئی اور پوچھا یا سید نا خیر ہے
فرمایا کہ میرا فرزند جسکا نام محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گیا غرض سب اُن کے ساتھ
ہوئے اور تمام جنگلون پہاڑون مین دیکھا بھالا کہین پتا نہ پایا ناچار ہو کر عبد المطلب
کعبے مین آئے اور سات بار طواف کر کے دعا مانگی غیب سے آواز آئی کہ غمگین مت ہو

اپنے بندے کا اللہ آپ نگہبان ہے اور وادی تہامہ مین وہ موجود ہے اُسیوقت عبدالمطلب وہان ہوپنچے دیکھا کہ آپ کیلے کے پیڑ کے نیچے اکیلے تشریف رکھتے مین عبدالمطلب نے آگے بڑھکر آپکا نام پوچھا فرمایا کہ انا محمد ابن عبداللہ بن عبدالمطلب جب یہ لفظ سنا عبدالمطلب نے آپکو سینہ سے لگایا اور گھر مین لائے حضرت حلیمہ سعدیہ کو بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا تھا

اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی — طرفہ آلودہ حسرت آئی
جانے دلدار جو دیکھی سونی — ہوگئی وحشت خاطر دونی
کہتی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا — جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا
چمنستان ہی بیابان مجکو — گھر ہوا خانۂ زندان مجکو
غم ہجران سے جو گھبراتی تھی — گھر سے مکہ کو چلی جاتی تھی
پھر محجوب تھا آنا جانا — واہ کیا خوب تھا آنا جانا
یہان نہ آنا ہی نہ جانا بنتا — اور نہ رہنے کا ٹھکانا بنتا
حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم — مبتلائے الم چند ہین ہم
پھنس گئے دام مین ہم کیا کیجے — نہین اٹھتا ہی قدم کیا کیجے
عین دریا مین کسی پیاسے کو — گر نہ دیکھا ہو تو ہم کو دیکھو

ہجر مین خون جگر پینا ہے	بے مزہ جینا بھی کیا جینا ہے
دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم	دل سنبھلتا نہین معذور ہین ہم
ہم کو وہان جانیکا مقدور نہین	وہ اگر چاہین تو کچھ دور نہین
کون جا دلِ ناشاد سنے	بیکسون کی وہی فریاد سنے
آستانہ پہ بلاسے ہم کو	اپنا دیدار دکھائے ہم کو
ہند سے ہم بھی سفر کر جائین	جاکے اُس دیس مین بس مرجائین
کام جان دُ الفہ دولت پائے	مشت خاک اپنی ٹھکانے لگجائے
یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا	علی محمد ن المصطفے صلوا وسلموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

بیان زمان طفولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

منقول ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے چلے جانے کے بعد ام ایمن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کی کنیز تھین آپ کی کھلائی مقرر ہوئین۔

روایت ام ایمن فرماتی ہین کہ بچپن مین بھی آپ کو مینے کبھو بھوک پیاس کا شاکی نہ پایا اکثر اوقات آپ صرف آب زمزم پر قناعت فرماتے تھے اور بیشتر ایک وقت کھانے کو کھاتے تھے اور بچون کی طرح کھیل

تماشے کی طرف ہرگز رغبت نفرماتے بلکہ اگر اور لڑکے اس طرف آپ کو توجہہ دلاتے تو آپ بطور نصیحت اُن کو سمجھاتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو کھیل کھیلنے کے لیئے نہین پیدا کیا الغرض جب عمر شریف چھہ سات برس کی ہوئی تو آپکی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون نے یدیشہ سے آتے ہوئے اثنائے راہ مین اس جہان گزران سی انتقال کیا آپکو کمال قلق و صدمہ ہوا **لموٴلفہ**

کچھ اور ذائقہ ہے اس غم و الم مین بھی	یہ لطف عام ہے خاصان کبریا کے لیے

من بعد عبد المطلب آپکی پرورش مین بدل و جان مصروف ہوے اور اپنی اولاد سے زیادہ پیار کرتے تھے بغیر آپ کے کھانا نکھاتے اور ہر چند کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم کم سن تھے مگر وہ آپ کی بڑی توقیر اور احترام کرتے تھے اکثر اہل قیافہ نے عبد المطلب سے کہا کہ اس فرزند کی خوب نگہبانی کرو ہم دیکھتے ہین مقام ابراہیم مین جو نقش قدم ہے اُس سے جتنا اس فرزند ارجمند کا قدم ملتا ہے آجتک کیکا نہین ملا اور عنقریب اسکو کوئی بڑا مرتبہ ملنے والا ہے روایت منقول ہے کہ اُن دنون کال کی سختی سی لوگ بہت پریشان تھے عبد المطلب بایمائے ہاتف غیب آپکو اپنے کندھے پر بٹھا کر جبل بو قبیس پر چڑھے اور آپ سے دعا کرائی فوراً مینہ برسا اور قحط کی تکلیف جاتی رہی اللہ اکبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا بلند مرتبہ ہے کہ شرف نبوت

سے پہلے ہی طرح طرح کے اعجاز و کرامات اُس ذات مستجمع کمالات سے ظاہر ہوئے صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہٖ روایت راوی لکھتا ہے کہ جب عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی اُسوقت عبدالمطلب کی عمر ایکسو دس یا ایکسو بیس برس کی تھی اُنھون نے اپنے چھوٹے بیٹے ابو طالب کو جو شفقت و مرحمت اور اچھی چال چلن مین سب بھائیون سے بالاتر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت اور تربیت کے لیے وصیت کی اور اُن کو سونپ کر دنیا سے کوچ کیا ابو طالب آپ کے حقیقی چچا تھے مگر اپنی بیٹون سے زیادہ آپ کو چاہتے تھے اور کمال محبت سے آپ کی پرورش مین مشغول رہتے تھے اور آپ کی بدولت ابی طالب نے بہت کچھ خیر و برکت دیکھی اور عجیب و غریب واقعی مشاہدہ ہوئے جسکی تفصیل کتب سیر مین بخوبی درج ہی اس مختصر مین گنجایش تحریر نہین **لمؤلفه**

یا معشر اولاءِ لذکرہٖ تعظموا	علی محمدٍ المصطفیٰ صلوا وسلموا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان شہرت امانت و دیانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت مروی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چوبیس برس سے متجاوز ہوئی۔ تو آپکی بھلائی اور سچائی اور امانت اور دیانت کی

تمام قریش مین شہرت ہوگئی یہانتک کہ سب آپ کو محمدؐ الامین کہتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم **روایت** ہو کہ خدیجہ خاتون بنت خویلد جو قبیلہ قریش مین بڑی پُر مشہور اور اوصاف جمیلہ مین طاق حسن و جمال مین شہرۂ آفاق تھین اُنھون نے اُسی عرصہ مین بعالم رویا دیکھا کہ ایک چاند آسمان سے اُترکر گود مین آگیا اور اُسکی روشنی سارے جہان مین پھیل گئی جب آنکھ کھلی تو بحیرا راہب سے جو آسمانی کتب کا بڑا عالم تھا خواب کا حال کہلا بھیجا اُسنے کہا کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہو کہ پیغمبر آخرالزمان پیدا ہوئے وہ تم کو اپنے عقد نکاح مین لائینگے اور تمھارے پاس اُن پر وحی الٰہی اُتریگی اور وہ قبیلہ قریش اور بنی ہاشم سے تمھارے رشتہ دارون مین ہین اور نام اُنکا محمد ہو صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ خاتون اس مژدہ کو سنکر بہت خوش ہوئین اور اُسی وقت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشتیاق نے دل مین جگہ کی غالب سے

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب	اے تو غائب ز نظر مہر تو ایمان منست

یہانتک کہ مال تجارت کی حفاظت کے لیے اُن کو اِک امین و معتمد کی ضرورت ہوئی اور جناب صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصاف مین یکتا اور مشہور تھے آپکے

ہ چچا ابو طالب نے بمصلحت وقت اور فائدہ کی نظر سے آپکے لیے اس کام کو پسند کیا اور خدیجہ خاتون تو خدا سے چاہتی تھین کہ حضور اقدس مین روشناسی کے لیے کوئی تقریب پیدا ہو غرض ابو طالب کے ارادہ پر آگاہ ہو کر فوراً پیام بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہان آنے کی اجازت دیجیے اور تشریف آوری کی خوشی مین اپنا مکان خوب سجایا اور لباس پاکیزہ پہنا اور اک باریک پردہ کے پیچھے آپکے انتظار مین بیٹھین اور عالم شوق مین ایسا کچھ کہتی تھین۔ علوی ؎

بے پردہ خوش بجلوہ در آ تا بکی حجاب	شوقم جہان جہان بتماشا برآمدہ

جو وقت جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وہان رونق بخش ہوئے نہایت ادب و تعظیم سے آپ کو ایک نیا مسند پر بٹھایا اور توریت شریف کھولکر پیغمبر آخر الزمان کے حلیہ مبارک پر نظر کی بعینہ مطابق پایا پھر تو اپنے خواب کے سچے ہونے کا دل مین کامل یقین ہو گیا اور حضور سراپا نور کی دل و جان سے طالب ہوئین گریہ از کسیکے آگے نکہا علوی ؎

شرط عشق آنکہ چیدش ہمہ پنہان ماند	بزبانے نرسد تا سر گوشی نرسد

المختصر خدیجہ خاتون نے ایک غلام میسرہ نامی جو نہایت معتمد تھا دوسرا اپنا ایک رشتہ دار خزیمہ نام معہ اسباب تجارت آپکے ساتھہ کیا اور میسرہ کو الگ بلا کر ایک لباس فاخرہ اور ایک

نہایت سجاہوا اونٹ سپرد کرکے سمجھا دیا کہ اے میسرہ جب قافلہ شہر سے باہر
پہونچے اور قوم کی نظر سے اوٹ ہو جائے تو یہ لباس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
حضور مین پیش کیجیو اور اُس سجے ہوے اونٹ پر آپکو سوار کرا کے مہار اپنے
کندھے پر رکھہ لیجیو اور مثل غلامون کی آپکی خدمت بجا لائیو ایسا نہو کسی سبب سے
آپ تکلیف اُٹھائین اور بنی ہاشم سے مجکو ندامت ہو اور یاد رکھہ اگر تو یہ
خدمت بحسن انجام بجا لائے گا تو معاوضہ مین علاوہ نقد وجنس کے خلعت
آزادی بھی پائیگا الغرض میسرہ ملکہ عرب کے حکم کے موافق کاربند رہا اور جب تا
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس سفر مین بہت آرام سے لے گیا اور خزیمہ کو
بھی آپکے ساتھ کمال محبت ہوگئی کسی وقت جُدائی گوارا نہ تھی ؎

خالق جسے چاہے اُسے مخلوق نہ چاہے		عادی نہین ممکن نہین ممکن نہین ممکن

روایت منقول ہے کہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ بھی حسب اتفاق اُس
قافلہ مین تھے وہ ناسپاس آپ کے احترام سے بہت جلتے تھے آخر میسرہ
سے کہا کہ اس یتیم سے سخت سخت کام لے تاکہ آرام طلب ہو جائے اور
تیرا مطیع رہے میسرہ نے جواب دیا کہ مین تمہارا غلام نہین ہون جو کہنا مانون جیسا
میری سرکار سے مجکو حکم ملا ہے اُسکی تعمیل کرتا ہون یہ جواب سُنکر وہ بدبخت

چپ ہو گئے اور اُسیوقت سے حسد کی آگ سینہ مین جل اُٹھی لاأعلو ع
آن درد کہ درمان پنہ یرد حسد است - اثنائے سفر مین جناب صلی اللہ علیہ وسلم سے
بہت کچھ ارہاصات ہمراہیون نے دیکھے اُن مین سے ایک یہ کہ خدیجہ خاتون کے
کئی اونٹ تھک کر چلنے سے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی
پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرا فوراً کھڑے ہو گئے اور قافلہ سے آگے چلنے لگے
خزیمہ یہ حال دیکھکر اور بھی معتقد ہو گیا جب قافلہ شہر بصرے کے پاس پہونچکر
ٹھیرا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اک سوکھے ہوئے درخت کے نیچے جا بیٹھے
وہ اُسیوقت ہرا ہو گیا اور سایہ گستر ہوا بحیرا راہب کا عبادتخانہ بھی وہین تھا
مگر وہ مر چکا تھا اور اسکا جانشین نسطورا کوٹھے پر بیٹھا ہوا یہ حال دیکھ رہا تھا اُسیوقت
وہ ایک کتاب لیکر نیچے آیا کبھی اُس کتاب کو دیکھتا تھا کبھی آپکے چہرۂ مبارک پر
نظر ڈالتا تھا میسرہ نے پوچھا اے شخص کیا دیکھتا ہے اُسنے کہا قسم ہے
اُس خدا کی جسنے انجیل مقدس حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل کی یہ پیغمبر
آخر الزمان ہین اور بیشک یہ وہی ہین جنکے اوصاف مین نے بشتر اگلی
کتابون مین پڑھے ہین پھر کہا اے میسرہ واللہ انکی بڑی شان ہی جو کوئی انکی
اطاعت کریگا اُسکو نجات ہی اور جو انسے پھرا اُسکا کہین ٹھکانا نہین ہے

مولوی حالی پانی پتی - اشعار

وہ شاہ جسکا محب امن و عافیت مین مدام
محبت اسکی حصار حصین امان کیلیے
وہ شاہ جسکا عدو جیتے جی جہنم مین
عداوت اسکی عذاب الیم جان کیلیے

پھر نسطورا نے کہا اسے میسرہ مین نے اپنے علم کی رو سے آپکا یہان تشریف لانا معلوم کیا تھا اور مدت سے مشتاق تھا الحمد للہ کہ گوہر مقصود ہاتھ آیا کاش آپکے نبی ہونے تک میری عمر وفا کرتی تو دین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے مین اختیار کرتا پھر میسرہ کو وصیت کی کہ تم ملک شام کا قصد ہرگز نکرنا وہان جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بہت ہین مبادا کچھ ایذا پھونچاوین الغرض میسرہ نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور اسباب تجارت سب وہین بیچدیا اور اُسمین ذات بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اتنا فائدہ ہوا کہ پہلے کبھی نہوا تھا آخر الامر مکہ کی طرف روانہ ہوے راستہ مین بہت کرامتین اُس سرچشمۂ کمالات سے اہل قافلہ نے دیکھین ایک یہ کہ جب مکہ تین رات دن کی راہ پر رہا قافلہ نے قیام کیا اور جناب ابوبکر صدیق رض کہ اس قافلہ مین موجود تھے اُنکی صلاح سے میسرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت رسانی کےلیے خدیجہ خاتون کے پاس بھیجا اور ایک اونٹ بہت آراستہ کرکے آپکی

سواری مین دی یا ابوجہل اور عتبہ نے دشمنی کی راہ سے منع بھی کیا کہ یہ راستہ سے
نابلد اور ناواقف ہین اِنکو نہ بھیج مگر میسرہ نے کچھہ خیال نہ کیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ کو روانہ ہوئے تھوڑی دور چل کر نیند نے غلبہ کیا ذرا آنکھہ جھپکی تھی چونکے
تو اپنے مرکب کو مکے کے نزدیک پایا اُسوقت خدیجہ خاتون مع اپنی خواصوں کے
قافلہ کے انتظار مین بیقرار تھین **لمؤلفہ**

نظر اُسی کی نظر ہے اُسیکا دل ہے دل	جو بیقرار رہے دید دلربا کے لیے

روایت نفیسہ کہتی ہین کہ مین اُس وقت وہین حاضر تھی ناگاہ دیکھا
کہ ایک شتر سوار تیز رفتار چلا آتا ہے اور اسکے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ
کیے ہوئے ہے قریب پہونچکر معلوم ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپ نے
ملکہ عرب کو میسرہ کا خط دیا اور تجارت مین نفع کا مژدہ سنایا خدیجہ خاتون نے
وہ اونٹ معہ ساز و یراق آپکی نذر کیا اور میسرہ کے خط کا جواب لکھکر آپ کو رخصت کیا
جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم باعانت آلہی اُسیدن قافلے مین پہونچگئے
ابوجہل دور سے دیکھکر کہنے لگا کہ دیکھو ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ یہ یتیم راہ سے
ناواقف ہے آخر راہ سے بھٹک کر پلٹ آیا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور میسرہ بھی
تاسف کی نظر سے دیکھنے لگے جب آپنے ملکہ عرب کا مُہری خط دکھلایا میسرہ نے

ابوجہل سے کہا کہ توراہ سے بھٹکا ہوا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم راہ راست پر ہین دیکھو مُہری خط خدیجہ خاتون کا میرے نامہ کے جواب مین لائے ہین وہ بدبخت شرمندہ ہو کر چُپ ہو رہا علیہ ما علیہ

ہر کہ بر خاک درش ننہد سر عجز و نیاز		خاک بر سر باد آن بدبخت نا فرجام را

الغرض پھر قافلہ مکہ مین پہونچا اور میسرہ اور خزیمہ نے جو جو ارہاصات و کمالات جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت دیکھے تھے سب ملکۂ عرب کے روبرو بیان کیے ملکہ نے اپنے وعدہ کے موافق ہزار درم دیکر میسرہ کو آزاد کر دیا اور جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدل مشتاق ہوئی لموٴلفہ

یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا		علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
اے مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود		اپنے نبی پر سلام بھیج سلام و درود

بیان عقد نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت تفسیر سے منقول ہے کہ مین خدیجہ خاتون کی ہمنشینون مین انکی بڑی رازدار تھی اُنکا دلی منشا دریافت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئی اور بطور خود عرض کیا کہ اگر کوئی عورت باحسن و جمال صاحب زر و مال آپکی ہمقوم ملے تو آپ اسکو قبول فرمائین گے

پورا چالیس برس کا ہوا تیسری یا آٹھوین تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کے دن نزول وحی الٰہی شروع ہوا صلوا علیہ وآلہ روایت ہے کہ ایکدن جناب حبیب پروردگار علیہ الصلوٰۃ والسلام غار حرا مین عزلت گزین تھے جبریل علیہ السلام بشکل انسان آئے اور کہا قُم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُٹھکر ساتھ ہوئے اور صغا ومروہ کے میدان مین پہونچے جبریل علیہ السلام نے اپنے پرونکے نیچے سے ایک حریر کا ٹکڑا نکال کر دیا اور عرض کیا کہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بے پڑھا لکھا ہون جبریل علیہ السلام نے آپکو آغوش مین لیکر اسقدر دبایا کہ قریب تھا آپ بیہوش ہو جائین پھر چھوڑ کر عرض کیا کہ پڑھو آپنے فرمایا کہ مین پڑھا لکھا نہین غرض جبریل علیہ السلام نے اسی طرح تین بار آپکو گود مین لیکر دبایا اور پھر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۞ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھا پھر جبریل علیہ السلام نے اپنا پاؤن زمین پر مارا ایک چشمہ پانی کا ظاہر ہوا اس سے وضو کیا طریقہ وضو اور نماز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا۔ آپ پر اس طرفہ واقعہ سے نہایت دہشت اور ہیبت غالب تھی اسی حالت مین کانپتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے ہان تشریف لائے

اور فرمایا زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی یعنی مجکو کچھ اُوڑھا و جب وہ خوف اور لرزہ دور ہوا تو آپنے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے یہ ماجرا بیان کرکے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہین ہلاک نہو جاؤن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے تسلی کی باتین کین اور کہا معاذ اللہ ایسا ہرگز نہو گا - آپ کو اللہ تعالی نے مجمع حسنات اور منبع برکات پیدا کیا ہی آپ سب کے دُکھ درد مین کام آتے ہین اور صلہ رحم فرماتے ہین آپ کا خود اللہ تعالی حافظ او نگہبان ہی پھر یہ حال ورقہ بن نوفل نے سنکر عرض کیا کہ حضرت آپ گھبرائین نہین جو شخص آپ کو دکھلائی دیا وہی فرشتہ ہی جو اگلے پیغمبرون کے پاس بھی فرمان خداوندی لیکر آیا کرتا تھا او عنقریب آپ کو کوئی رتبہ عظیم ملنے والا ہی چنانچہ تین برس کے بعد جب مُدَّثِّر نازل ہوئی اور جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطاب قُم فَاَنذِر سے مخاطب اور امر بَلِّغ مَآ اُنزِلَ اِلَیکَ پر مامور ہوئے تو دعوت اسلام شروع کی آپ کے کلام مین قدرتی فصاحت و بلاغت کے علاوہ ایک عام دل نشینی اس قسم کی تھی جسکو اعجاز سخن کہتے ہین ذرا بھی تامل نہین ہو سکتا الحق - (غالب) سہ

حق جلوہ گر ز طرز بیان محمد است	آرے کلام حق بزبان محمد است

عورتون مین جو سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئین وہ حضرت خدیجۃ الکبری سے

رضی اللہ عنہا ہین اور مردون سے پہلے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لڑکون سے پہلے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ غلامون سے پہلے بلال حبشی موالی سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما ایمان لائے من بعد یونہین روز بروز طالع اسلام نے ترقی کی صلوا علیہ وآلہ المؤلفہ

وہ مہر جہان فروز چمکا
باقی نرہا نشان ظلم کا

یون اگلے طریق اب ہین عاطل
جیسے دم صبح شمع محفل

ادیان و ملل ہین محو سارے
جسطور سے ڈوبے ہین ستارے

اللہ رے نور مظہر کل
باطل کے چراغ ہوگئے گل

پھولے گلزار معجزون کے
اشجار پھلے کرامتون کے

رحمت کے امنڈ رہے ہین بادل
رافت کے ہرے بھرے ہین جنگل

ہے جوش پہ قلزم شفاعت
وقف عصیان ہے موج رحمت

ہے اوج پہ دین کا ستارا
پرنور ہوا جہان سارا

یا معشر اولاء لذکرہ نعظموا	علی محمد المصطفی صلوا وسلموا
اے میرے رب کریم تجھکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام درود

اے مشتاقان محامد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جاننا چاہیئے کہ آپ کا حلیہ مبارک ایک

شان الٰہی کا ایسا وقوع تھا کہ مثل اُس کی زمانہ کی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ دیکھے کیا خوب فرمایا ہے

شاہ عبدالحق علیہ الرحمۃ

حق را بچشم اگرچہ ندیدند لیکنش	از دیدن جمال محمد شناختیم

واللہ در القائل لا اعلم

فما نظر العیون مثل جمالہٖ	ولا وضعت انثی کمثل محمد
ولا شرفت ارض بمثل نعالہٖ	ولا سمعت اذن کذکر محمد
ہرچہ اسباب جمالست رخ خوب ترا	ہمہ بروجہ کمالست کما لا یخفی

بیان اخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایہا الشائقین جناب مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمہ بیان سے افزون ہین اور کتب مطولہ اسکے ذکر شریف سے مملو ہین حاجت تشریح کی نہین حلم وحیا جود وسخا شفقت ورحمت انصفت معدلت دلیری وشجاعت زہد وریاضت صبر وقناعت ان صفتون کا کمال ذات با برکات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہوگیا نہ اب ممکن نہ پہلے انبیا علیہم السلام مین سے کسیکو یہ مرتبہ نصیب ہوا بلکہ جو جو کمالات جداگانہ سب پیغمبرون علیہم السلام کو عنایت ہوئے تھے ذات حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام مین

وہ بھی جملہ موجود تھے اور اس سے کہین زیادہ شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دوکون
نور ہدی حبیب خدا سید انام

مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

ہر رتبۂ کہ بود در امکان بروست ختم
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بر و تمام

بر داشت از طبیعت امکان قدم کہ آن
اسری بعبدہ است من المسجد الحرام

تا عرصۂ وجوب کہ اقصای عالم است
کانجانہ جا است نی جہت و نی نشان نام

سر سیت بس شگرف دریجا مپیچ ہان
از آشنای عالم جان پرس این مقام

روایت منقول ہی کہ جنگ احد مین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے ہاتھہ سے نہایت اذیت پہونچی اور اکثر صحابۂ جلیل القدر بھی اس لڑائی مین شہید ہوئے اور آپکے دندان مبارک پر بھی صدمہ آیا اسیوقت جبریل علیہ السلام مزاج پرسی کے لیئے آئے انکے ساتھ ملک الجبال بھی تھا اسنے بایماء مشیت عرض کیا رُوحِی فِدَاکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ اگر ارشاد ہو تو کوہ احد کو کفار پر الٹ دون کہ ان کا نام ونشان باقی نرہے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب مین یہی دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِی فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی ای خداوند کریم میری قوم کو ہدایت فرمادے وہ میرے مرتبے سے واقف نہین ہین اللہ اکبر کیا

شان رحمت ہی دشمنون کے ساتھ جسکے لطف عام کی یہ صورت ہو تو دوستون پر
اسکی عنایت کا کیا کہنا اورخصوص امتِ عاصی کے حال پر تو شفقت کی کچھ
انتہا ہی نہین چنانچہ روایت مروی ہی کہ جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آیۂ
وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ کے نزول سے پہلے رات کو کبھی آرام فرماتے اور کبھی
عبادت مین رات بھر قیام ایک شب آپ خواب استراحت مین تھے
کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے حبیب پروردگار و برگزیدۂ کردگار
اللہ تعالے بعد سلام فرماتا ہی کہ آپ گنہگاران امت کی عذرخواہی کے لیے
ہین ۔ نہ خواب راحت کے واسطے لمؤلفہ

گفت جبریل ای خداوند جمال — اینچنین فرمودہ رب ذوالجلال
کای حبیبم خوش نیاید در نظر — چشم تو آلودۂ خواب این قدر
ای بخود راحت گزینی بہر چیست — اینچنین فارغ نشینی بہر چیست
رحمت عالم ترا نامست و بس — صرف رحمت کن بعالم ہر نفس
شافع امت ترا خوانند ہم — ہان بنہ در سعی آمرزش قدم
گر تو در ایوان راحت منزویست — عذرخواہ عاصیان خلق کیست
تارو البشر بخود آسایشے — امتانت را طلب بخشایشے

الغرض جبریل امین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطحائے مکہ کی سمت لیگئے اور امت خطا کار کے احوال سے مطلع کیا المؤلفہ

دید سلطان جرم وعصیان ہای ما
بی شمار و بی حد و بے انتہا

بر زمین بنہاد سر بہر سجود
وز مناجات و دعا لب بر کشود

کای خدا رحمے باحوال سقیم
خوانده ام نام تو رحمن ورحیم

من یکے از بندگانت بنده ام
بر درت از عجز سر افگنده ام

سر برافگنده ز بہر معذرت
بی نیازا بانیازی بر درت

بر در آمد بنده با حال زار
امتانم را ببخش اے کردگار

ای شہ آخر روئے عالم سوی تست
جملہ ہست و نیست در قابوی تست

اُدھر تو جناب شفیع محشر علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ حال تھا ادھر آپکے صحابہ کبار اور جمیع خدمتگزار صدمۂ مفارقت سے بیقرار ہو کر ایک جنگل کی طرف جا نکلے تو کیا دیکھا المؤلفہ

اندران وادی شبانی یافتند
سوی او زاری کنان بشتافتند

جمع گردیدند شان چون گرد او
درمیان آمد حدیث پرس و جو

کای شبان بنجیز خضر رہ تو ئی
از شبان ما مگر آگہ توئی

هیچ می دانی شبان ما کجاست — آنکه رویش غیرت بدر الدجی است
آنکه ذاتش مظهر نور خدا است — نام والایش محمد مصطفی است
آنکه آمد رحمة للعالمین — آنکه آید بر درش روح الامین
آنکه از دوریش جانها خسته اند — رشته صبرے زدل بگسسته اند

آخر چرواہے نے یہ حال سنکر اس طرح جواب دیا ملؤلفہ

در جوابش گفت آن مرد شبان — من ازو چیزے نمیدانم نشان
پس چه گویم من دگر لیک این قدر — کاندرین وادیست غارے تیره تر
با دل ناشاد مردے اندروست — هر زمان یا امتی فریاد اوست
ناله اش صد هول بر دل می نهد — از فغانش لرزه در هامون فتد

یہ بات سنتے ہی اصحاب کبار اس غار تیرہ و تار پر پہونچے دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کمال گریہ وزاری کے ساتھ سربسجود مناجات ہین مشغول ہین ملؤلفہ

گفت هر یک از حبیب کبریا — ای فدائے خاک پایت جان ما
یا نبی یا رحمة للعالمین — گریه وزاری ز بهر چیست این
اے پسند آمد چرا دوری ز ما — برد صبر و هوش مهجوری ز ما
گر خطائے رفت از ما امتان — عفو باید خواجه را بر بندگان

تاب ہجران نیست دیگر یا نبی	سخت بیتابیم و مضطر یا نبی
عالمی در چشم ما شد تیرہ تر	کے تواند دید بے نورِ نظر
تا کجا خورشید پنہان در سحاب	تا بکی ماہ منیر اندر حجاب
جملہ طاعتہائے ما کامد قبول	اے نثار امتانت یا رسول

جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین یون ارشاد فرمایا کہ یارو ان باتون سے تو اپنے دکھہ درد کی چارہ گری ممکن نہین آخر جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا باپ کی حضور مین حاضر ہوئین او عرض کرنے لگین نظم

ای مدنی برقع و مکی نقاب	سایہ نشین چند بود آفتاب
منتظران را بلب آمد نفس	اے ز تو فریاد بفریاد رس
خیز و شب منتظران روز کن	طبع غریبان طرب اندوز کن

یعنی جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ بغیر ہم کو زندگی دوبھر ہے اور آپکی جدائی مین سب کی حالت ابتر ہے۔ لہذا آپ سجدہ سے سر اٹھائیے اور امت گنہگار کا غم نہ فرمائیے قیامت کے دن حسن کا زہر آلودہ پیراہن اور حسین کا آغشتہ بخون دامن نجات امت کے لیے کافی ہوگا ارشاد ہوا کہ جان پدر فاطمہ یہ بات بھی انتشار خاطر کو تسکین نہین دیسکتی یہ جواب سنکر جناب سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا نے بکمال زاری مغفرت امت کے

لیے جناب باری مین مناجات کی اور قبول ہوئی سہ ناگہ آمد از جناب حق خطاب
التجائے فاطمہ شد مستجاب مژدہ مغفرت سنکر آپ شکر الٰہی بجالائے اور قوسری کی طرف متوجہ ہوئے لمؤلفہ

بہانہ جو ہے فقط رحمت خدائے کریم	گر وقف عام ہے محبوب کی رضا کے لئے

بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے حاشیہ نشینان محفل ایقان واے منزل گزینان محمل ایمان اُس ذات سراپا اعجاز سے جسقدر معجزات صادر ہوئے ہرگز حوصلہ تقریر نہین کہ معرض تحریر مین لاسکے جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات اور کمالات تمام عالم اجرام واجسام پر ستارون اور ذرون سے زیادہ روشن اور ہویدا ہین تیمناً کسی قدر بیان کیے جاتے ہین۔ آپ کا جسد اطہر سراپا نور تھا کبھی زمین پر سایہ نہ گرا۔ جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔ آپکے پسینہ مین ایسی روح پرور خوشبو تھی کہ مشک و عنبر کو میسر نہین جس طرف سے آپ کا گذر ہوتا تھا گھڑیون رستہ خوشبو سے مہکتا تھا اور جس گھر مین آپ جلوہ فرما ہوتے در و دیوار انوار جبیب پروردگار سے منور ہو جاتے تھے آپکے متلاشی کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور مدینہ طیبہ کا ہر گلی کوچہ اب بھی اُسی نور سے منور اور اُسی خوشبو سے معطر ہے الحق لمؤلفہ

گل افشان ہے خوشبوئے خلق عظیم	دماغ محبت اثر چاہیے
درخشان ہے خورشید نور قدیم	نگاہِ حقیقت نگر چاہیے

اور آپ کے دیدۂ حق نگر کا ادنیٰ معجزہ یہ تھا کہ نزدیک و دور - اندھیرے اُجالے آگے پیچھے - اِدہر اُدہر یکسان دکھلائی دیتا تھا - جسد شریف کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ پٹکا کمر سے صاف نکلجاتا تھا - قدم شریف کے نیچے سنگ خارا موم ہوجاتا تھا - صلوا علیہ وآلہ - غالب

آئینہ دار پرتو مہرست ماہتاب	شانِ حق آشکار زشان محمد است

یہ معجزات جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات سے متعلق ہین

معجزات متعلق بعالم اجسام بطریق اجمال

ایک دن کے پیدا ہوئے بچہ نے آپکی رسالت پر گواہی دی اور کہا انت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی ندا کے جواب مین مردے نے لبیک وسعدیک کہا - آپ نے اہل صفہ کو ایک کاسۂ طعام سے سیر فرمادیا اور کھانا جون کا تون رہا - غزوہ تبوک مین ستر ہزار مجاہدین کو چند آدمیون کی خوراک سے سیر کیا - آپ نے ایک کوزۂ آب سے تمام لشکر کو سیراب فرمادیا - آپکی انگلیون سے پانی کے چشمے جاری ہوئے اور اُس سے سب آدمیون اور جانورونکی تشنگی رفع ہوئی

آپکے لعاب دہن سے مجنون اچھا ہوگیا اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا درد چشم
فوراً جاتا رہا آپکے ہاتھون کا دہوون پیکر گونگا بولنے لگا حضرت جابر انصاری کا
سارا قرض آپنے ایک خرمن چھوارون سے ادا کر دیا اور چھوارے کم نہ ہوئے۔
آپ کی دعا سے حضرت سعد بن ابی وقاص مستجاب الدعوات ہوئے حضرت انس مال و
اولاد سے بہرہ مند ہوئے حضرت جابر بن عبد اللہ کے دو بیٹے مردہ زندہ ہوگئے
حضرت عبد الرحمن بن عوف نے دولت بے انتہا پائی آپکی دعا سے حضرت عبد اللہ
ابن عباس ترجمان قرآن بنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کو ترقی ہوئی
قوم مضر مین قحط بھی پڑا اور سمان بھی ہوگیا۔ کسری کی سلطنت پر زوال آیا
یہ سب باتین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہین کیا خوب

کہا ہے۔ غالب

تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق ست	اما کشاد آن ز کمان محمد ست

اور اسی طرح حیوانات نے جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر بیشتر
گواہی دی بھیڑیے کی زبانی آپکی رسالت کا اقرار سنکر یہودی چرواہا مسلمان ہوا
ہرنی نے کلمہ شہادت پڑھا آپنے سوسمار سے بمقابلہ کفار اپنی رسالت پر گواہی
دلوائی۔ آپکے تمام لشکر ظفر پیکر کو ایک ہرنی نے اپنے دودہ سے سیراب کردیا

آپ نے بن بیاہی ہوئی بکری کی پشت پر اپنا دست مبارک رکھا وہ فوراً شیر دار ہو گئی۔ آپکی حضور مین اونٹ نے اپنے مالک کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ آپ نے شرعت کو اُسکے مالک کی فریاد پر موئے پیشانی پکڑ کر فرمان پذیر کر دیا۔ کبوترون نے آپکے سر مبارک پر سایہ کیا۔ آپکی نگہبانی کے لیے مکڑی نے غار کے مونھ پر جالا پورا۔ اور کبوترون نے انڈے دیے۔ غالب

دانی اگر بمعنی لولاک وارسی	خود ہر چہ از حق است از آن محمد ست

اسی طرح شجر و حجر سے آپکے بیشمار معجزات صادر ہوئے۔ ستون حنانہ نے آپکی جدائی مین اس قدر نالہ کیا کہ مسجد ہلنے لگی۔ آپکی دعا کے وقت حضرت عباس ابن عبدالمطلب کی چوکھٹ اور دیوارون نے تین بار آمین کہی۔ آپکی زبان اعجاز ترجمان سے عظمت و جلال الٰہی سنکر منبر مسجد کانپنے لگا۔ آپکے باعظمت کوہ اُحد اور جبل ثبیر اور حرا کو جنبش ہوئی آپکے صرف ایک اشارے سے کعبے مین تین سو ساٹھ بت بغیر ہاتھ لگائے گر پڑے۔ آپکے دست مبارک مین کنکریون اور اناروں اور انگورون نے تسبیح کی۔ بیری کے درخت نے شق ہوکر آپکو راستہ دیا۔ آپکے حکم سے شاخ خرما نے درخت سے جدا ہوکر آپکی رسالت پر گواہی دی آپکے اشارے سے درخت اپنی جگہہ چھوڑ کر آیا اور کلمہ شہادت پڑھکر پلٹ گیا صلی اللہ علیہ و آلہ۔ غالب

واعظ حدیث سایۂ طوبیٰ فرو گزار	کاینجا سخن ز سرو روان محمد ست

معجزات متعلق بعالم اجرام بطور ایجاز

اسی طرح عالم علوی سے بہت سے معجزے اور تصرفات جناب مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نمایان ہین - ابر نے سر اقدس پر سایہ کیا - وقت میلاد شریف ستارے زمین پر جھک پڑے - آپکے اشارے سے آفتاب چھپ جانے کے بعد پھر نکل آیا - انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا وَمَا اَحْسَنَ قَوْلُ الشَّاعِرِ غَادِهٖ لِلّٰہِ درّہ

بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را	کان نیمہ جنبشے ز بنان محمد ست

سب سے بڑھکر واقعہ معراج شریف ہی کہ حضرت کبریاے جلیل نے حضرت خاتم الرسالۃ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے سوا کسی نبی و رسل کو یہ رتبہ خاص اور مرتبہ اختصاص میسر نہین ہوا اور اسکے سبب وقوع مین اہل نکات اور ارباب خبر نے بہت لطائف غریبہ بیان کیے ہین تفصیل اسکی کتب مطولہ مین موجود ہی مختصر یہ کہ جناب باری عز اسمہ کو سرور عالم اشرف بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا علو مرتبت اور اوج منزلت ممالک ملکوت اور عوالم ناسوت پر ظاہر کرنا منظور تھا اور اپنے برگزیدہ حبیب نبی مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت تقرب سے سرفراز فرمانا مدعا او مراتب اختصاص مین جملہ انبیا علیہم السلام پر شرف امتیاز بخشنا مقصود تھا -

چنانچہ آیہ سُبحٰنَ الَّذِیۡ اَسْریٰ سے سفر معراج شریف کی خبر مین وارد ہی اور نکتہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ مرتبہ تقرب الی اللہ پر دال اور کنایہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغیٰ عین مشاہدہ حق پر گواہ اور رمز فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَآ اَوْحیٰ وقوف اسرار الٰہی پر دلیل ناطق اور اشارہ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْریٰ ادراک انوار نامتناہی پر برہان صادق ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

یَامَعْشَرَ اُولِاءِ لِذِکْرِہٖ تَعَظَّمُوْا	عَلیٰ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا
ای مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود	اپنے نبی پر مدام بھیج سلام و درود

بیان معراج شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ای امتیان حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم حدیث معراج بیس صحابہ جلیل القدر مثل امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور جناب عبد اللہ ابن مسعود اور حضرت ابو سعید خدری وغیرہم رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اور بروایات متعددہ سب نے بیان فرمایا۔ جمہور محدثین کا اتفاق اس بات پر ہی کہ شرف نبوت کے بارھوین برس رجب کی ستائیسوین تاریخ شب دوشنبہ کو جناب محبوب کبریا علیہ الصلوۃ والسلام ام ہانی کے گھر بستر استراحت پر باسباب ظاہر خواب راحت مین تھے کہ جناب رب العالمین خلاق آسمان و زمین سے روح الامین کو فرمان

واجب الاذعان نافذ ہوا یعنی ای جبریل اسوقت سجادہ طاعت کو سمیٹ اور جادۂ اطاعت مشیت کی طرف پاؤن بڑہا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر مرغزار بہشت نزہت سرشت مین جا - وہان بیشمار براق میرے حبیب کی سواری کے لیے مخصوص ہین اُن مین سے ایک براق جو سب مین افضل و بہتر ہو چھانٹ کر لا - اور آج کی رات میکائیل پیمانۂ روزی سے ہاتھ اُٹھائے اسرافیل صور ہاتہہ سے رکھدے عزرائیل قبض ارواح سے ہاتھ کھینچے - اور ہر ایک تیرے ساتھ چلنے کے لیے تیار رہے - مالک درکات جہنم کو رداے صبر و سکون سے سرپوش کرے رضوان درجات بہشت برین کو بساط زرین اور پردہ ہاے جواہر آگین سے آرائش دے حور و غلمان اپنے گیسوؤن کو عطریات قدس سے بساوین سُرمۂ انتظار آنکھون مین لگاوین ہیکل تسلیم گردنون مین حمائل کرین اور قسم قسم کے تکلفات سے بن سنور کر جادۂ استقبال پر مستعد رہین - اور تمام انبیا علیہم السلام کو آمد حبیب کا مژدہ سُنا عرش سے فرش تک جلوۂ انبساط سے منور اور رائحۂ محبت سے معطر ہوجائے مشرق سے مغرب تک خفتگان خاک سے عذاب دور ہوجائے زمزمۂ شادمانی ہر سمت سے بلند ہو مژدۂ کامرانی سے ہر ایک خرسند ہو ملؤلفہ

ہوئی عالم قدس مین منادی	معراج حبیب کبریا کی

ہر سمت نشاط کے ہین سامان | خوش خوش حور و ملک خرامان
اک سمت ابو البشر سر راہ | بیتاب نظارۂ شہنشاہ
دیدار کے حریص ہین موسے | مشتاق مصافحہ مسیحا
ہین نغمہ کش نشاط داؤد | آمد کی نوید سے ہین خوشنود
وابستۂ انتظار یوسف | دل دادۂ بے قرار یوسف
ہین نوح غریق لجۂ شوق | ادریس رہین حلقۂ ذوق
گوہر آما ہی معجر چرخ | ہی اوج پہ آج اختر چرخ
افلاک پہ عزت زمین بوس | زینت افزائے عرش قدوس

الغرض جبریل علیہ السلام بموجب فرمان پروردگار عالم مرغزار بہشت مین گئے وہان لاکھون براق دیکھے ایک سے ایک حسن و جمال مین یکتا پایا سب کے بعد ایک براق نظر پڑا کہ آثار حسرت و یاس اسکی صورت سے ظاہر تھے روح الامین نے اس سے حال پوچھا کہنے لگا کہ چالیس ہزار برس ہوئے نام نامی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر اشتیاق دیدار مین بیقرار ہون کھانا پینا چلنا پھرنا بالکل موقوف ہی صرف اس سہارے پر جیتا ہون لا اعلم

شبیکہ ماہ مراد از افق شود طالع | شود کہ پرتو نورے بہ بام ما افتد

غرض جبریل علیہ السلام نے اُس براق کو اچھی طرح آراستہ کیا اور میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام معہ ستر ہزار فرشتون کے اُنکے ساتھ ہوئے اُس رات کی دھوم دھام شادی کے سامان خوشی کا سمان حد بیان سے افزون ہے ملؤلفہٗ

معراج کی شب ہے مایۂ نور
ہر چیز ہے آج آیۂ نور
ہر نجم کی آنکھ مطلع الفجر
ہر آنکھ کی تل مین لیلۃ القدر
باغ عالم مین چشم بد دور
ہر نخل ہے آج نخلۂ طور
ہر بیرہ کاہ طور شا سے
ہر ذرہ بشور لن ترانے
پتا پتا بہشت منظر
قطرہ قطرہ بجوش کوثر
ہر گل بصفاے روے حورا
سنبل باداے موے عورا
الحق بخیال عرض توجیہ
تشبیہ پہ ہے گمان تنزیہ

المختصر جبریل علیہ السلام دار الکمال رسالت اور بیت الشرف نبوت مین حاضر ہوئے اور جناب حبیب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت خواب راحت سے بیدار ہوے روح الامین نے بعد تحیت و سلام حضرت حق جل وعلا کی طرف سے پیام طلب پہونچایا اور مژدہ معراج سنایا۔ ادھر غسل و طہارت کا

ارادہ ہوا کہ رضوان دو آفتابے یاقوت کے آب کوثر سے بھرے ہوئے کر حاضر ہوا اور ایک طشت زمردین مین آپ کو نہلایا - عمامۂ نورانی سر اقدس پر باندھا حلۂ بہشتی جسم اطہر مین پہنایا نورانی چادر اُڑھائی سرخ یاقوت کا پٹکا کمر سے لپٹیا نعلین سبز زیب پائے مبارک کین موتیون کا جڑاؤ کوڑا اور ہی برق رفتار گھوڑا حاضر ہوا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسجد الحرام مین تشریف لائے میکائیل و اسرافیل مع فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم بجا لائے جبریل علیہ السلام نے باگ پکڑی اور میکائیل علیہ السلام نے رکاب تھامی - اسرافیل علیہ السلام نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور آپ سوار ہوئے اسّی اسّی ہزار فرشتے اِدھر اُدھر نور کی قندیلین بہشتی کافور کی شمعین ہاتون مین لیے ہوئے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اُنکے نور سے کون و مکان منور اور خوشبو سے سارا جہان معطر تھا

المؤلف

ہی جملہ جہان جلوہ گہ وادی ایمن	اُٹھی ہی ردائے رخ زیبائے محمدؐ

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم دھام سے بیت المقدس مین سواری پہونچی تمام انبیاء علیہم السلام اور بیشمار ملائکہ جو اُس مہر عظمت و جلال کے منتظر استقبال تھے رسم تحیت و سلام بجا لائے مسجد اقصیٰ مین آپنے شکر کا دوگانہ ادا کیا

اور اُن سب نے اقتدا کیا پھر وہان سے ایک آن واحد مین پانسو برس کی راہ طے
فرماکر آسمان دنیا پر نزول اجلال فرمایا اور بمصداق آیہ شریف وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ
اِلَّا هُوَ بے شمار فرشتون کو دیکھا کہ سروقد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل مین
مصروف ہین آپنے یہ عبادت پسند فرمائی اور نماز مین قیام فرض ہوا اور اسی
آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے
جناب ابو البشر علیہ السلام نے خوش ہوکر آپکو دعائین دین من بعد بے انتہا
عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف فرما ہوئے
ایک جماعت فرشتون کی دیکھی کہ نہایت ادب سے رکوع مین جھکے ہوئے
ہین روح الامین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہین
اسی عبادت مین مشغول ہین کبھی اور طرف کو آنکھ اُٹھاکر بھی نہین دیکھا غرض اس جائے
نماز مین رکوع فرض ہوا اور اسی آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
جب تیسرے آسمان پر نہضت فرما ہوئے تمام فرشتون کو سجدہ مین مصروف پایا
فرشتون نے سجدے سے سر اُٹھاکر جناب حبیب رب العلمین کو سلام کیا اور پھر اُسی
طرح اپنی عبادت مین مشغول ہوگئے اسی مقام پر ہر رکعت مین دو سجدے فرض
ہوئے اور یہین حضرت یوسف علیہ السلام سے معانقہ ہوا اور حضرت داود

اور حضرت سلیمان علیہما السلام سے ملاقات ہوئی اُنہون نے کہا مبارک ہو
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کی رات خداوند کریم نے آپ کو وہ رتبہ عطا کیا ہی کہ کسیکو
نہ ملا آپ بھی شفاعت امت مین کوتاہی نفرماوین پھر چوتھے آسمان کو آپ نے
قدوم مبارک سے شرف بخشا بہت سے فرشتون کو صف بصف دوزانو بیٹھے ہوے
تسبیح الٰہی مین متوجہ دیکھا اور نماز مین قعدہ اخیرہ فرض ہوا اسی آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام
سے مصافحہ ہوا اور جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے بکمال مسرت آپ سے معانقہ کیا اور کہا شکر ہے اُس خدائے کریم کا جسنے
آپکے دیدار پر انوار سے مجکو مسرور کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج بحضور خدائی جلیل
آپکو وہ مرتبۂ تقرب حاصل ہی کہ نہ پہلے کسیکو ہوا نہ آیندہ ہوگا اس وقت رحمت
الٰہی کمال جوش پر ہی جو کچھ چاہو مانگ لو مگر اپنی امت ناتوان کا دھیان رہے
امت پر جو عبادت فرض کیجائے اُسکی تخفیف مین جہانتک ہوسکے سعی فرمانی
چاہیئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت جناب کلیم اللہ کی خوب متوجہ ہوکر سُنی
اور یاد رکھی اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کرکے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور جسطرح
بیت المقدس مین انبیا علیہم السلام پر آپنے امامت کی تھی یہان جمیع ملائکہ نے
آپکے پیچھے نماز پڑھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اجماع ملاحظہ فرمایا

تو دل مین آیا کہ کاش میری امت مین بھی مثل اسکے ظاہر ہو چنانچہ عید المومنین یعنی روز جمعہ عطا ہوا پانچوین آسمان پر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سبنے مصافحہ کیا چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہما السلام ملے اور تحیت و سلام بجا لائے اور جناب نوح علیہ السلام نے آپسے معانقہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی ساتوین آسمان سکے عجائب و غرائب ملاحظہ فرما کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے اور وہان بھی بے انتہا ملائکہ کو مشتاق زیارت پایا آپ کو دیکھتے ہی سب تعظیم و تکریم بجا لائے اور زبان حال سے گویا یون عرض کیا لا اعلمُ

ای بدرت ملک و ملک ملتجی	جِئْتَ اِلَیْنَا وَلِنِعْمَ الْمُجِیْ
خاک درت بر سر ما تاج باد	ہر شب عمرت شب معراج باد

غرض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتہیٰ سے آگے چلے جبرئیل علیہ السلام حجاب زربفت تک پہونچکر چلنے سے رہگئے اور کہا سعدی شیرازی نے

اگر یک سر موسے برتر پرم	فروغ تجلے بسوزد پرم

پھر آپنے ستر ہزار پردے نور کے طے کیے یہانتک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا پھر رفرف نے قریب عرش کے پہونچا دیا اور غائب ہوگیا

اور وہاں سے جذب طلب الٰہی نے بہت سے حجاب اور نور کے پردے طے کر کے مقام قاب قوسین او ادنیٰ میں داخل کیا وہاں جو کچھ دیکھا اور سنا ہرگز کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور کبھی کوئی کان نہیں سن سکتا - لا اعلم ہ

میان طالب و مطلوب رمزیست	کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

خمسہ لمؤلفہ

چہ شبیکہ خواجہ دوسرا ز زمین شدہ بسما	بفراز عرش نہادہ پا بگزشتہ انجمن دنا
بمحل قرب گرفت جا نظرے بمنظر ما طغیٰ	ہمہ تر زبان ہمین ندا کہ حبیب حضرت کبریا

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

ہمہ آنکہ وقف ظہور شد ز فروغ نور حضور شد	بزمین تجلی طور شد بسپہر جلوہ ہور شد
چو ضیاش رو بفزون شد بشر و فرشتہ و حور شد	ظلمات دہر بدر شدہ ہمہ نور شد ہمہ نور شد

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

بسخاست اکرم اکرمین بخبرست شافع مذنبین	بصفات رحمت عالمین بخطاب خاتم مرسلین
بعلو رتبہ شاہ دین بہ اولین بہ آخرین	بنگارش صفت گزین چہ رسا چہ شنیدہ ام این

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

بزبان احمد مجتبیٰ بلبم محمد مصطفیٰ	چہ خوش است نام تو مرحبا چہ خوش است نام تو مرحبا

کہ نگاشت مدح توسید اگر گفت وصف تو جز خدا	زبان علوی بینوا چکید این ترانہ جانفزا	
	صلوا علیہ و آلہ صلوا علیہ و آلہ	

روایت صاحب روضۃ الاحباب تحریر فرماتے ہین کہ دائرہ تقرب مین اول جناب باری عزاسمہ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ خَلَقْتُہَا لِاَجْلِکَ یعنی مقصود مین اور تو اور اسکے سوا سب کچھ جو پیدا ہوا تیرے لیے ہے پھر جناب رب الارباب کی طرف سے خطاب ہوا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے کیا تحفہ لایا عرض کیا ای خالق کون و مکان ای مالک زمین و آسمان دو چیز لایا ہون ایک مین امت کی تقصیرات طاعت دوسرے مین انکی جفا و معصیت ارشاد ہوا تقصیرات طاعت کے لیے میرا دامن رحمت کشادہ ہی اور جفا و معصیت کے واسطے تیرا دست شفاعت دراز ہی سبحان اللہ وبکرمہ وصلوا علیہ و آلہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اُس وقت حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی ثنا مین ان کلمون کے کہنے کا حکم فرمایا یعنی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ جب یہ تعریف عرض کی گئی خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے جواب مین عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اس مقام پر ارباب

نکات نے لکھا ہی کہ السلام علینا صیغہ جمع کے ساتھ باستثنا عباد اللہ الصالحین
کے مخصوص ہی گنہگاران امت کی یاد آوری پر اللہ اکبر کیا رافت و رحمت ہی اُس
جناب پاک کی امت خطا کار پر کہ اس جاے بھی ہم سیہ کارون کو علاوہ قومیت
سے جدا نہ فرمایا۔ صلوا علیہ والہ الغرض جو وقت ملائکہ مقربین کو جناب حبیب
رب العالمین خاتم المرسلین کا یہ مرتبہ اختصاص معلوم ہوا بالاتفاق سب نے
عرض کیا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اسکے بعد جناب باری عز اسمہ سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب میرے جو کوئی سفر سے
گھر جاتا ہی اُسکے لیے کچھ تحفہ ضرور ہے یہ جو کچھہ مین نے اور تو نے اور فرشتون
نے کہا یہ ہماری طرف سے تیرے ساتھیون کے لیے ہدیہ بے بہا ہی یعنی
التحیات ہر نماز مین پڑھا کرین اور دولت و سعادت سرمدی سے مشرف ہون
من بعد آپنے عرض کیا الٰہ العالمین میری امت کے لیے اور کیا تحفہ ہی ارشاد ہوا
مین اُن کا مددگار نیوالا ہون اُنکی حیات او رممات اور قبر اور حشر او رنشر مین فَطُوْبٰی
لَکُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَبُشْرٰی لَکُمْ پھر حکم ہوا ای محبوب میرے آج بخشش کی
رات ہی جو کچھ مانگے گا عطا کرونگا آپنے موسیٰ علیہ السلام کی وصیت یاد کر کے
عبادت کی تخفیف مین بہت سعی کی اور جناب الٰہی مین قبول ہوئی اور اس طرح حالی کی

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ یعنی اے
پروردگار میرے نہ مواخذہ کر مجھسے اور میری امت سے ان چیزون کا جو بھول
چوک سے صادر ہون اور نہ رکھ ہمپر بوجھ بھاری جیسا اگلی امتون پر رکھا یعنی
ہماری شریعت کو مثل اگلی شریعتون کے دشوار نکر اور ہمپر وہ بوجھ نرکھ جسکے اُٹھانیکی
ہم کو طاقت نہو اور بخش تو ہمسے اُس کام کو جو تیرے لایق نہوا اور چھپا
ہماری بُرائیون کو اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مالک ہی اور فتح دے ہم کو کافرون پر
یہ دُعائین اللہ جل شانہ نے قبول فرمائین روایت منقول ہی کہ جسوقت شہنشاہ
عرش نشین حبیب رب العالمین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم حضرت حق جل و علا سے
رخصت ہوکر بہشت و دوزخ کی سیر فرماتے ہوئے آرامگاہ مین تشریف لائے
بچھونا جسپر خواب استراحت مین تھے گرم پایا اور زنجیر حجرہ ہلتی دیکھی اول آپنے
حضرت ام ہانی بنت ابی طالب اپنی چچازاد بہن کو اس واقعہ سے شرف آگہی
بخشی پھر حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سب حال بیان فرمایا جناب صدیق
رضی اللہ عنہ نے یہ تمام ماجرا سنکر عرض کیا صدقت یا رسول اللہ صلے اللہ

علیک وسلم خطاب صدیق اکبر کا پایا صلوا علیہ وآلہ - لمؤلفہٖ

کلام ختم ہوا قصہ مختصر علوی — بنی ہین دونو جہان ختم الانبیا کے لیے
یا معشر الولاء لذکرہ تعظموا — علی محمد ن المصطفی صلوا وسلموا
الٰہی مرے رب کریم تجکو ہزارون سجود — اپنے نبی پر مدام ہیج سلام و درود

فی المناجات

خدایا در شاہ بطحا دکھا دے — ندیدون کو دیدار مولے دکھا دے
سحاب کرم کا ہو چھینٹا ادھر بھی — پیاسون کو رحمت کا دریا دکھا دے
جو عتبہ ہے مسجود کروبیون کا — وہ عرش العلی حق تعالیٰ دکھا دے
قصور جنان زاہدون کو مبارک — مجھے جنت الخلد طیبہ دکھا دے
الٰہی کرم کر - کرم کر - الٰہی — مدینہ دکھا دے مدینہ دکھا دے
سدا ڈھونڈتی ہین جسے میری آنکھین — وہ حسن و جمال دل آرا دکھا دے
مرے دل مین جس مہ کا ہی داغ حسرت — وہ نقش نگین تمنا دکھا دے
وہ چشم حقیقت نگر چاہتا ہون — جو گھر بیٹھے مکہ مدینہ دکھا دے
وہ قلب محبت اثر مانگتا ہون — جو مقصود جذب تمنا دکھا دے
جہان کرم مین جو رحمت لقب ہے — وہ نیسان رحمت برستا دکھا دے
تف ہو وہ تھے جنکے اگ بہتا دریا — وہ عثمان بخشش او منہڈا نا دیکھا دیے

ہی اُس پردۂ در تلک کب رسائی … مرے دل کے پردیمین جلوا دکھادے

ان آنکھون سے یا دل کی آنکھون دیکھون … جمالِ سراجِ علیا دکھادے

بنی چشم دل شمع طور تجلے … رخ آفتاب تدلی دکھادے

خودی کا اُٹھا دل سے علوی کے پردہ … خدائی کا اپنی تماشا دکھادے

ایضاً فی الشوق

ہی آرزومند لقا مولی تولائی ترا … تجھپر فدا تجھپر فدا مولی تولائی ترا

رکھتا ہی ہی ورد بس ہر آن ہر دم ہر نفس … صل علی صل علی مولی تولائی ترا

شیخین کا مدحت سرا ختنین کا محو ثنا … سبطین کا رہن ولا مولی تولائی ترا

شمس و قمر ارض و فلک جن و بشر حور و ملک … ساری خدائی اور خدا مولی تولائی ترا

مقصود حق جانا تجھے برحق احق مانا تجھے … سمجھا کچھ اسکے بھی سوا مولی تولائی ترا

برہم ہین اہل شرع کیون ہی بحث اصل و فرع کیون … کیا بیخودی مین کہہ اُٹھا مولی تولائی ترا

کھل جائے چشم دل اگر آنے لگے سب کچھ نظر … جو دیکھتا ہی بر ملا مولی تولائی ترا

کیا جانون مین کیا ہون مگر کہتا ہی مجکو ہر بشر … مولی تولائی ترا مولی تولائی ترا

تجھسے خجل حق سی خجل یہان منفعل وہان منفعل … ہی غرقۂ سیل حیا مولی تولائی ترا

تجھسے ہی تیری آرزو تجھسے ہی تیری جستجو … رکھتا ہی تیرا آسرا مولی تولائی ترا

خون جگر کب تک پیے یوں نیم بسمل کب تک جئے
اس زیست سے اکتا چلا مولی تولائی ترا

ہو یونہ مجھ سے مونہ پھرا آس نے گھبرا کر یاس نے
مایوس ہو وا حسرتا مولی تولائی ترا

ہیں مصائب ہوے یوں وقف نواب ہوے یوں
در در پھرو وا غربتا مولی تولائی ترا

مرہون احتیاج ہو محتاج کا محتاج ہو
بندا ترا بردا ترا مولی تولائی ترا

کیا قابل رافت نہیں کیا درخور رحمت نہیں
کیوں وقف استغنا ہوا مولی تولائی ترا

ہاں ای طبیب مہربان ہو چارہ درد نہان
اب دکھ کے ہاتوں مٹا مولی تولائی ترا

پردہ میں جلوہ کب تلک ہو اس طرف بھی اک جھلک
ہی حسرتی دیدار کا مولی تولائی ترا

جلوہ ذرا دکھلائیے تسکین دل فرمایئے
دوری سے بس گھبرا گیا مولی تولائی ترا

ملجائے کچھ بہر خدا ہی دیر سے در پر کھڑا
علوی فقیر بینوا مولی تولائی ترا

تمت

تقریظ

جکیدہ کلک جواہر سلک ناظم عدیم المثال شاعر بدیع الخیال زبدۂ اہل کمال سید الشعرا عمدۃ الحکما استاذ زمن جناب حکیم سید محمد حسن صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

اللہ اکبر کارکنان ایجاد وتکوین کس گرمجوشی سے محو انتظام ہین آسمان دل بادل ایستادہ ہی۔ دھوپ چھانو کا فرش ہورہا ہے۔ سبزہ زار کی قالینین بچھے ہوئی ہین۔ پہاڑون کے میز فرش رکھے ہین۔ بکاول آفتاب سرگرم پخت و پز ہی۔ سقائے ماہ آب پاشی کرتا پھرتا ہے اشجار میوہ دار پیشکش کے واسطے ڈالیان لیے کھڑے ہین۔ جا بجا چمنون کے گلدستے لگائے گئے ہین۔ مروحہ جنبان نسیم وصبا ٹہلتے پھرتے ہین۔ نسیقچیان رسل صحیفون کے فرمان لیے بند وبست کرتے چلے آتے ہین۔ کائنات کی بھیڑ وہنگامہ نے عرصہ گاہ ارض وسما کو گھیر لیا ہے نافہ کشائے نفحات لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ اور عطر بیزی شمائم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ نے مشام مخلوقات کو معطر کر دیا ہی۔ برکات جلوریز ہین۔ اور رحمتین ہمعنان شاہنشاہ عالیجاہ خلاصۂ موجودات زبدۂ مخلوقات باعث جز وکل فخر رسل ہادی سبل خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ۵ حسن

سرور عالم سید آدم صلی اللہ علیہ وسلم		روح مجسد سر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
اطہر وانور اطیب وازہر اشرف واعلی اقدس وازکے		اجمل واکمل اعظم واکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم آرائی میلاد شریف ہی او انعقاد

مسرت کدۂ جشن مقدم کا سامان - اگرچہ وہ روز عالم افروز پرتو نور احمدی صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس از اتمام نعمائے الٰہیہ و نشر برکات و حسنات نامتناہیہ فی حد ذاتہ
اک چشم زدن مین اپنی بہار دکھلا کر گزر گیا مگر جان نثاران صادق و اہتیان
عاشق کی نگاہون مین ہنوز روز اول ہی شیفتگان مشتاق و مداحان
عشاق سلف و خلف نے نظماً و نثراً صدہا رسائل اس ذکر منیف و بیان
لطیف مین تالیف فرما کر ذخیرہ اندوزی ثواب دارین کی مگر فی زماننا ناظم
بے بدل ناثر فقید المثل زبان دان فصیح البیان بدیع الخیال طلیق اللسان
بادہ سرجوش حب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین سرشار عاشق زار سنت
رسالت پناہی متبع و جان نثار محامد ممدوح الٰہی شیفتۂ ذکر مصطفوی صلی اللہ
علیہ وسلم برادر اعز وارشد **ابو المحمود سید کفایت علی علوی**
ہاپوڑی نے جو یہ رسالہ موسوم بہ **منظہر الاسلام فی میلاد**
النبی علیہ السلام تالیف فرمایا ہی لطافت بیان اور سلاست زبان
موزونی ترکیب و حلاوت تقریر مین بےمثل و بےنظیر ہی مؤلف نے جو
محنت موفور اور کوشش بلیغ اسکی جمع و تالیف مین کی ہی معرض
تحریر مین نہین آسکتی اسکی خوبیان دیکھنے پر منحصر ہین المختصر حسن

سیہ نامہ تبہ کردار تہ دل سے دعا کرتا ہے کہ ایزد تقدس و تعالی مؤلف
رسالہ اور اسکے لکھنے پڑھنے دیکھنے سننے لینے دینے والونکو بہ برکت اس ذکر
اقدس کے جمیع بلیات و آفات ارضی و سماوی جنی و انسی سے اپنی
حفظ و امان مین رکھے اور بطفیل اپنے حبیب پاک کے دو نو جہان کی
نعمتون سے متمتع اور فائز المرام فرما وے آمین اللھم آمین

قطعہ تاریخ من نتائج فکرت صحیح حکیم محمد عمر صاحب متخلص بہ فصیح ملازم راج الور

مژدہ کہ نسیم نفس حضرت علوی
نزہت گہ عالم مین عجب غالیہ سا ہی

ہے طرفہ بیان مولد محبوب خدا کا
حرز دل و جان صل علی صل علی ہی

یہ ذکر ہے زخم دل بیمار کا مرہم
یہ ذکر مریضان معاصی کی دوا ہی

جان دادۂ حب نبوی کے لیے اسمین
ہر لفظ بوصف لب اعجاز نما ہے

ہان زندۂ جاوید غم عشق نبی کو
ہر حرف مین اسکے اثر آب بقا ہی

الحق کہ زبان لال ہی اظہار ثنا مین
میلاد نبی مظہر انوار خدا ہے

تاریخ کی تہی فکر فصیح آج کہ ناگاہ
ہاتف نے کہا نسخۂ بیمثل چھپا ہی

۱۳۰۸ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہٖ والشکر علی نعمائہٖ والصلوٰۃ والسلام نبیہ واصفیائہٖ بعد حمد وصلوٰۃ کے ناظرین باتمکین کو مژدہ ہو کہ اندنون بفضل وکرم واہب العطیات یہ رسالہ مظہر الاسلام فی میلاد النبی علیہ السلام اس مطبع مین طبع ہوکر شائقین کے لیے ہدیۂ پیشکش ہو امید کہ نعمت غیر مترقبہ کو دیکھکر ہر فرد بشر حظ وافر اُٹھائیگا اور عشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوق کامل حاصل کریگا اور کیون نہو اسکے مؤلف عاشق رسول مداح جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ابو المحمود مولوی کفایت علی صاحب متخلص بعلوی ہاپوڑی ہین حق یہ ہے کہ مؤلف ممدوح نے جسقدر خون جگر پی کر اور محنت اُٹھاکر یہ لکھا ہی کچھہ اُنکا ہی دل جانتا ہی واقعی بہت خوب لکھا ہے خداوند تعالے اسکو قبول فرماوے اور ہماری سعی اور اُنکی سعی کو مشکور فرماوے ناظرین سے امید ہی کہ ہم کو بھی دعا مین نہ بھولینگے فقط

اطلاع

یہ کتاب حسب ضابطہ رجسٹری کراکر بحق مؤلف کتاب ہذا محفوظ کی گئی ہی کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مجاز نہین العبد محمد عبد الاحد مالک ومہتمم مطبع مجتبائی دہلی

مدحتِ خواجہ بزرگ

وکٹوریہ پریس بدایوں میں چھپا

الغیاث یا سلطان غریب نواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرے حمد و ثنا کیا کیا معین الدین اجمیری ۔۔۔ بشر سے ہو نہیں سکتا معین الدین اجمیری

ترے چہرہ سے ظاہر کیوں نہ ہووے شان وجہ اللہ ۔۔۔ ہی مکھڑا نور کا ٹکڑا معین الدین اجمیری

تری عشاق کا رتبہ ملائک سی بھی اعلے ہی ۔۔۔ خدا خود بھی تو ہے شیدا معین الدین اجمیری

علی ذوالعلا خواجہ معین الدین چشتی کا ۔۔۔ ولی کیف الورا خواجہ معین الدین اجمیری

تمہارے روضہ پر تو رین ہے روح کا عالم ۔۔۔ بنے گویا نور کا قبہ معین الدین اجمیری

فنا جسم رسول اللہ مین فانی تجھے دیکھا ۔۔۔ کہ خود سے مٹ گیا تھا معین الدین اجمیری

کلام اللہ شاہد ہی سرہانے آپکے شاہا ۔۔۔ کوئی منکر نہ ہو بندہ معین الدین اجمیری

درِ دولت پہ جنت لٹ رہی ہی جنتی گھر ہے ۔۔۔ ابھی زائر کو دو حصہ معین الدین اجمیری

مین قربان جان و دل سے کیوں نہ ہوں نہیں ایسی مہندا کا ۔۔۔ کہ تو نے بھید بتلایا معین الدین اجمیری

فنائے جسم جب بندہ کو حاصل ہو گئی سب تجھے ۔۔۔ نہیں پھر فرق کچھ تھا معین الدین اجمیری

معین میں میم احمد عین حق ہی سر بسر دیکھو ۔ بتا دے دین کا رستہ معین الدین اجمیری
حضور غوث اعظم منقبت کا دین صلہ مجھکو ۔ کہوں مداح میں خواجہ معین الدین اجمیری

میسر وہ بھی دن ہوگا کہے جو نور کو کوئی
ہی خاص الخاص یہ بندہ معین الدین اجمیری

دیگر

ہے غریبوں کے لئے ملجا و ماوا خواجہ ۔ اور امیروں کے لیے قبلہ و کعبہ خواجہ
انبیاؤں کی صفت تجھ میں خدا نے دی ہی ۔ اولیاؤں میں تجھے کر دیا پیدا خواجہ
آنا سا گر ہے ترا چشمہ کوثر شاہا ۔ یا کہوں آب فنا آب بقا یا خواجہ
مرحبا صل علیٰ چشتی عالی نسبی ۔ شور ہے صل علیٰ صل علیٰ یا خواجہ

نور کو تیرا رہتا ہے دن رات شہا
پایا روضہ میں تری خلد کا سایا خواجہ

دیگر

کہوں کیا مرتبہ تیرا معین الدین اجمیری ۔ خدا کا نور ہی دیکھا معین الدین اجمیری
امام حضرت عابد سے لیکر تا نقی تیرا ۔ وہ عالی سلسلہ ٹھہرا معین الدین اجمیری
توہی ہی سید السادات شیخ الشیخ ہی توہی ۔ یہہ ادنی وصف ہی تیرا معین الدین اجمیری
توہی ہی میر پیران اور توہی غوث زمانہ ہی ۔ معین الدین والدنیا معین الدین اجمیری
معین الدین والملة تجھی کہتا جہاں کیوں ہے ۔ یہی حق سے خطاب آیا معین الدین اجمیری

اسیرون کا تو ہے مخدوم مولانا معین الدین
غریبون کا تو ہے داتا معین الدین اجمیری

ٹلی آفت بلا آئی ہوئی دم مین اشارہ سی
پکارا جسنے یا خواجہ معین الدین اجمیری

خدا کا ذکر مسجد مین تمہارا خانقاہو نمین
ترے ہو حق کا کیا کہنا معین الدین اجمیری

ترا اسولد عرب ہے اور مدفن ہند ہی ٹھہرا
کہون اسمین ہی کیا نکتہ معین الدین اجمیری

تمنا نذر کی ہو جلد پوری فضل سے تیرے
مرے آقا مرے مولا معین الدین اجمیری

دیگر

ترا ہی مجھکو سارا آسرا خواجہ معین الدین
بلا لے در پہ مین ہون بینوا خواجہ معین الدین

لب بیحر نما سے کچھہ مری پرسش جو ہو جاوے
ابھی ہو جا نمین جینکا بھلا خواجہ معین الدین

تری درگاہ مین آٹھون پہر رحمت برستی ہے
دیا حق نے تجھے یہہ مرتبہ خواجہ معین الدین

مین حاجتمند ہو کر در پہ آیا ہون ترے آقا
کہ ہی تو خلق کا حاجت روا خواجہ معین الدین

مین غرق بحر عصیان اور تو ہے ناخدا میرا
لگا دی پار ہان بیڑا مرا خواجہ معین الدین

مین یہہ سمجھون کہ پائی سلطنت دارین کی مینے
بچھاؤن در پہ تیری بستر اخواجہ معین الدین

رہون سرسبز مین پھولا پھلا دنیا و عقبے مین
دعا کر دی دعا کردے شہا خواجہ معین الدین

کہون کیا تجھسے حال دل مجھے اسکی ضرورت کیا
کہ سبکا حال تو ہی جانتا خواجہ معین الدین

نہین اگلی سی وہ طاقت نہین پہلی سی وہ ہمت
ہوئی کمزور میری دست پا خواجہ معین الدین

طلب جو کچھہ کیا جسنے اسی وہ سب دیا تونے
مری دلکا بھی بر لا مدعا خواجہ معین الدین

طفیل حضرت مشکلکشا مشکل کو آسان کر — تو ہی ہے خلق کا حاجت روا خواجہ معین الدین

طفیل حضرت عثمان ہارون کر مدد میری — دلا دی اپنی رب سی تو صلہ خواجہ معین الدین

طفیل پنجتن ہوجاے اب مجکو شفا حاصل — یہی ہے دلکا میری مدعا خواجہ معین الدین

مین ہون زار و نزار و زرد میرا نام ہی شاہا

نظر کر نامیر بجانب ذرا خواجہ معین الدین

دیگر

کہون کیا رتبہ علیا معین الدین اجمیری — خدا جانے تو ہی کیا کیا معین الدین اجمیری

بشر کا منہ نہین اتنا صفت جو لکھ سکی تیری — خدا عاشق ہوا تیرا معین الدین اجمیری

خدا کا کیون نہو محبوب ہی محبوب کا محبوب — نبی تیرا علی تیرا معین الدین اجمیری

علی ذو العلا ہین جد امجد تیری اے خواجہ — نبی سے قرب ہی رشتہ معین الدین اجمیری

خبر لیجے خدارا زور کی اب تو معین الدین — کہ آیا پھر ہے دیوانہ معین الدین اجمیری

نہ پوچھو مجھسے کچھ اے زائران روضۂ اقدس — کہ بلوایا ہون یان آیا معین الدین اجمیری

سن شعبان سی تا ماہ رجب پوری برس گذری — میسر تب ہوا آنا معین الدین اجمیری

خدا جانے ہین کیا کچھ دلمین اپنی لایا ہون ارمان — مجھے دیدین بھلا کیا کیا معین الدین اجمیری

شہنشاہ ولایت ہی تو خواجہ فقر و عرفان مین — خدائی مین لقب ٹھہرا معین الدین اجمیری

جو آیا تیری لنگر خانہ مین وہ قطب ہو نکلا — تری لنگر کا کیا کہنا معین الدین اجمیری

غلامونکا تری کہکے یہ اک ادنی سا تنکا ہی — گدا کو شاہ کر دینا معین الدین اجمیری

الٰہی خیر ہو پھر دلکا اپنی رنگ بیڈھب ہے
کہ پھر سر مین بھر اسودا معین الدین اجمیری

مری للّٰہ فی اللہ سب کچھ ہے تو مدد آکر
کہ جینے سے ہون تنگ آیا معین الدین اجمیری

گناہوں سے ہی پر کشتی پھنسا ہون ورطۂ غم مین
خبر لو جلد یا خواجہ معین الدین اجمیری

تری دربار مین خلقت خدا کی سرخرو آئی
سیہ رو ایک مین آیا معین الدین اجمیری

مجھے بھی کارخانہ سے ملے للّٰہ فی اللہ کچھ
لیے جاتے ہین سب حصہ معین الدین اجمیری

تری داد و دہش کیونکر بشر سے ہو بیان خواجہ
بڑا دربار ہے تیرا معین الدین اجمیری

پڑی جسپر نظر تیری ہوا دم مین وہ ہی کامل
نظر کا تیرے کیا کہنا معین الدین اجمیری

مزا ہی حوض کوثر کا تمہاری اناساگر مین
تو بھر دے جام اب میرا معین الدین اجمیری

شہ مردان علی شیر خدا کا تو پیارا ہے
نبی کا لاڈلا ٹھہرا معین الدین اجمیری

حسب مین اور نسب مین تو حسینی اور حسنی ہے
شرافت سب سے ہے اعلےٰ معین الدین اجمیری

ترا فضل و کرم ادنی سے ادنی مدعا دینا
تری بخشش کا کیا کہنا معین الدین اجمیری

نہین موقوف ہی شاہ و گدا کی کچھ تری پاپر
ترا ہے عام دروازہ معین الدین اجمیری

جہان عاشق ہوا تیرا زمانہ کا ہے تو والی
خدا کا ہے تو ہی پیارا معین الدین اجمیری

یہانتک ہی خدا کے ذکر مین مشغول تو ہر دم
کہ سایہ ہی فنا تیرا معین الدین اجمیری

کلام اللہ رکھا ہی تری روضہ مین زیارت کو
معما جانے ہی یہہ کیا معین الدین اجمیری

زیارت گاہ مخلوق خدا ہے روضۂ انور
کہوں کیا اسمین ہی نکتہ معین الدین اجمیری

حضور مصطفیٰ کی ارث ساری تجھکو پہونچی ہے
علی نے بھید بتلایا معین الدین اجمیری

صفت دروازۂ عالی کی بیان ہو مجہسی کیا مولا ۔ کہ ہے کچہہ عرش سے بالا معین الدین اجمیری
خدا کی سب خدائی ہین نبی کی مصطفائی ہین ۔ توہی ہے چشتی خواجہ معین الدین اجمیری
تری اجداد مین سب اولیا ہی اولیا گذرے ۔ توہی اقطاب اک ٹہہرا معین الدین اجمیری
ہزارون ہین کراماتین تری مشہور عالم مین ۔ بدل دے سرنوشت اپنا معین الدین اجمیری
خدارا اب تو میرے حال پر کچہہ رحم ہو جای ۔ سہ بارا در پہ پہر آیا معین الدین اجمیری
توہی شاہ جہان اور مین گدا ہون اک تری درکا ۔ کہ ہی تو مہر مین ذرہ معین الدین اجمیری
مرادین اپنی اپنی پاکے خلقت ساری جاتی ہی ۔ فقط محروم ہی بندہ معین الدین اجمیری
گیا کوئی کبھی محروم نہ دربار عالی سے ۔ بری قسمت مین ہی ٹہیرا معین الدین اجمیری
تری ادنے توجہ ہین مٹے امراض جسمانی + ۔ توکردی مجکو اب اچہا معین الدین اجمیری
پریشان خاطر و مضطر رہا کرتا ہون مین دن رات ۔ کہے بیمار غم کیا کیا معین الدین اجمیری
بتہ تنگ آیا ہون جینے سے پڑا ہون سخت مشکل مین ۔ ہوا ہے پہر مجہے دوبہرہ معین الدین اجمیری
زن و فرزند اپنے آپکو مین سونپنے آیا ۔ تمہین جو حال تہا سونپا معین الدین اجمیری
نہین کہنی کی کچہہ حاجت مجہی ہے آپ ہی خواجہ ۔ تمہین معلوم ہی شاہا معین الدین اجمیری
تمنا کیا کہون کیا ہی مگر ہان التجا یہہ ہے ۔ جو سنلو تم ذرا خواجہ معین الدین اجمیری
جو مجکو ملگئے تم خواجہ اجمیر ظاہر مین ۔ مجہے پہر ملگیا کیا کیا معین الدین اجمیری
دکہا دو خواب مین ہی اپنا جلوہ تم مجہے مولا ۔ کہ دیکہون چاند سا مکہڑا معین الدین اجمیری
تجہے مین واسطہ خواجہ حسن بصری کا دیتا ہون ۔ مرا سب دور ہو دکہڑا معین الدین اجمیری

وصیت اور بھی اک آپ سے یہہ مجھکو کرنا ہے
اگر مقبول ہو کہنا معین الدین اجمیری

جگہہ ہو ویسی مرقد کی ملے اجمیر مین مجھکو
کہ پاؤن قرب مین تیرا معین الدین اجمیری

بہت مدت ہوئی مجکو پڑا بیکار رہون گھر پہ
مجھے نوکر تو کر دینا معین الدین اجمیری

مین نوکر ہو سکے یہہ دربار عالی مین تری آؤن
ہو محتاج پھر بندہ معین الدین اجمیری

چھٹی تاریخ ہی او آج ہوگا قل بھی یا مولا
مین پڑہتا مدح ہون خواجہ معین الدین اجمیری

ہے گویا الوداعی آج ہی ملنا ترا سب سے
تو ملے مجھسے بھی دانا معین الدین اجمیری

خصوصاً میرے بھائی افتخار الدین کو مولا
ملے اولاد کا حصہ معین الدین اجمیری

تری حفظ و امان مین سونپتا ہون اپنی بھائی کو
نہ ہو کچھہ دخل شیطان کا معین الدین اجمیری

کھڑی ہین جتنے باہر زائران روضہ اقدس
مرادین سب کی تو دینا معین الدین اجمیری

تری روضہ مین جتنے آئی اندہی لولے لنگڑی ہین
او نہین اچھا تو کر دینا معین الدین اجمیری

ہزارون کوس کے زائر تری روضہ مین آئی ہین
دلی مقصد ملے سبکا معین الدین اجمیری

خوش و خرم چلے جاوین دعائین دیتے سب تجھکو
ہو مقصد سبکا یان پورا معین الدین اجمیری

دعائین شوکر کی مقبول ہون دربار مین تیرے
کہے آمین ہر بندہ معین الدین اجمیری

دیگر

کہون کیا حال دل اپنا مری سندالولی خواجہ
مین ہون بس غم کا اک دکھیا مری سندالولی خواجہ

کوئی جاتا نہین محروم ہی دربار عالی سے
فقط محروم ہی بندہ مری سندالولی خواجہ

ترحم آپ کا در کار ہے للّٰہ فی اللّٰہ ہو
کہوں کیا حال میں غم کا مری سند الولی خواجہ

تری نگری میں اپنی غم کے پھیری دینے آیا ہوں
مجھے بھی بھیک دیدینا مری سند الولی خواجہ

بدلدے تو مری تقدیر بہر حضرت عثمانؓ
مقدر ہے برا میرا مرے سند الولی خواجہ

تری مداح پڑھتے ہر جگہہ میں منقبت میری
میں پڑھتا غم کا یوں قصہ مری سند الولی خواجہ

صلہ میں مدح کے اپنی شفا ب نذور کو دیجے
طفیل حضرت زہراؓ مری سند الولی خواجہ

ردیف (ب)

رہے ہمیشہ ترا پاس اور ادب خواجہ
اگرچہ دل یہ مری لاکھ ہوں تعب خواجہ

ہر ایک مذہب و ملت کا پیشوا تو ہے
بتان دہر بھی کہتے ہیں تجھکو سب خواجہ

عرب کا عین محمد کی میم ہے تجھ میں
بعینہ عین ملا عین با عرب خواجہ

خدا کے واسطے ٹلجائے ہر بلا میری
پھنسا ہوں ورطۂ غم میں میں بس کوٹ ہے خواجہ

مئی دو آتشہ وہ دی کہ جس سے چھک جاؤں
ترا ہی مست الستی بنوں میں جب خواجہ

دکھا دے سیر الی اللّٰہ اپنے روضہ میں۔
نہ ہو ہو حق دیا ہو گی پھر طلب خواجہ

تمہارا حکم ہے حکم رسول حکم خدا
تمہارا حکم قضا سے جدا ہے کب خواجہ

نوشتہ مٹ نہیں سکتا ہے نذور کا ہرگز
بدل دو میرا مقدر میں جانوں جب خواجہ

تمہارا نام ہے محبوب یا خواجہ معین الدین
تمہیں ہو طالب و مطلوب یا خواجہ معین الدین

تمہاری خاک پا ہیں سب کوئی بحری ہو یا بری
دیا ہوں سالک و مجذوب یا خواجہ معین الدین

ولایت کے مناصب سب تری قبضہ میں بیشک ہیں
جسے چاہی کرے منصوب یا خواجہ معین الدین

پکارا جسنے یا خواجہ معین الدین تجھے کہکر
ہوا وہ خاص کر محبوب یا خواجہ معین الدین

تمنا زور کی پوری کرو شاہا شفا دیکر
رہے تیری طرف منسوب یا خواجہ معین الدین

ردیف (ت)

ترا گھر ہے اک لاہوت یا خواجہ معین الدین
ہی تجھسے زینت ناسوت یا خواجہ معین الدین

شراب قرب حق پیا ہی تو اور خود پلاتا ہے
غذای وصل تیرا قوت یا خواجہ معین الدین

خریدار ایک میں ہون جیسے بہر حضرت یوسف
تھی بڑہیا لیکے آئی سوت یا خواجہ معین الدین

ہر اک شاہ و گدا ہے ساری ہندوستان کے یکسر
ترا ظاہر ہوا جبروت یا خواجہ معین الدین

ترے زائر جو آئے ہیں انہیں للہ یا خواجہ
دکھا دے شان تو ملکوت یا خواجہ معین الدین

مرا تب ہی جنازہ پڑھنے آجاؤ گر مولا
اوٹھاؤ تم مرا تابوت یا خواجہ معین الدین

یہہ تیرا زور قوت پائے جلدی ناتوانی سے
کہلا سکون تو یاقوت یا خواجہ معین الدین

ردیف (ث)

ولایت پاتے ہین المغواث یا خواجہ معین الدین
تمہاری خاص ہے میراث یا خواجہ معین الدین

تری تقدیم اگلون نے قدیما مان لی مولا ❊
یہہ میراکب ہوا احداث یا خواجہ معین الدین

نہین کچھہ بحث دنیا کی تردد اور فکر کی ❊
پسند آئی ترے ابحاث یا خواجہ معین الدین

تمہی ہے خواب بیداری ہر اک انعام کو یکسان
کہون کیا خواب کو اضغاث یا خواجہ معین الدین

مدد کیجے گا زور وزار کی مرقد پہ بھی آکر ❊
جو اوٹھین ہر دو از اجداث یا خواجہ معین الدین

ردیف (ج)

نبی کے دین کی کی ترویج یا خواجہ معین الدین
جمایا فقر کا ہی زیج یا خواجہ معین الدین

بہار و نیر ہوئی معراج دین کو تیری باعث سے
ہوئی اچھی طرح تفریج یا خواجہ معین الدین

خدا و مصطفے و مرتضے سے آپنے پائی ❊
بنص الفقر بالتدریج یا خواجہ معین الدین

پہنسا ہون ورطۂ غم مین نکالو جلد تم آکر
مٹا دو رنج کی تفریج یا خواجہ معین الدین

شہادی استقامت سؤر کو بھی فضل سے اپنے
نہو وے نفس کی تعویج یا خواجہ معین الدین

دیگر

تمہارا آرزو رہے محتاج یا خواجہ معین الدین
ہی تیری یا تھہ دنگی لاج یا خواجہ معین الدین

کرم کا آپ کے ہر دم بہروسا سبکو رہتا ہے
ہی ہند و ستان مین تیرا راج یا خواجہ معین الدین

نہین ٹلتی بلائین میری سر سے ایکدم کو بھی
بنا دی میرا کام و کاج یا خواجہ معین الدین

حضور مصطفے کے واسطے کیجے مدد آکر
ہوا ہے ملک دل تاراج یا خواجہ معین الدین

غریق بحر عصیان ہو نہ جای زد رہی ہیز ور
کہین یہہ لجۃ امواج یا خواجہ معین الدین

ردیف (ح)

کرم کی کیونکہ ہو تشریح یا خواجہ معین الدین
کہ اوسکی ہو گئی تصریح یا خواجہ معین الدین

نکل جای بدنسبے میری جو کچھہ ہی ابھی دم مین
کرو اسکی اگر تنقیح یا خواجہ معین الدین

مقدس ہین بشر گزاران روضہ حضرت
ملک کرتے ہین سب تسبیح یا خواجہ معین الدین

وجاہت سی تری واضح ہوا ہی سب کو وجہ اللہ
بیان ہو اوسکی کب توضیح یا خواجہ معین الدین

ہی تر در روز نا غمگین و حزین ہر دم جدائی مین
کچھہ اسکی کیجے تفریح یا خواجہ معین الدین

ردیف (خ)

جہان کے ہین جو سب اشیاخ یا خواجہ معین الدین
وہ تیری اصل کی ہین شاخ یا خواجہ معین الدین

رسائی فکر کی ممکن نہین ہو سکتی طائر کی
وہ عالی آپکا ہی کاخ یا خواجہ معین الدین

تری لنگر کا دلیہ بھی تو اس ترکیب سے پکے
تحیر مین رہی طباخ یا خواجہ معین الدین

تمام احکام حکام جہان کے ہنوز ابھی منسوخ — کرے جاری جو تو نساخ یا خواجہ معین الدین

تو اپنی تنّور کی کر غیب سے امداد کچھہ غیبی
نہ ہو جاتے کہیں گستاخ یا خواجہ معین الدین

ردیف (د)

جہان کہتا ہے تجھسے کہ المدد خواجہ — خدا کیواسطے میری بھی ہو مدد خواجہ
پکارا جسنے مصیبت مین ایک دم تجھکو — بلا تو کیا ہے قضا ہوگئی ہے رد خواجہ
ازل مین لکھدیا قسام نے مقدر مین — رہیگا جاری ترا فیض تا ابد خواجہ
گنہگار ہون کھٹکا ہے تبر جشر کا بس — تو دیدے مجھکو شفاعت کی کچھہ سند خواجہ
ترے کمال کو پہونچے دماغ ہے کس کا — کہ اوڑ ہی سکتا نہیں طایر خرد خواجہ

ذلیل و خوار ہمیشہ ہون تنور کی حاسد
اگرچہ ہو وین عدو در پئے حسد خواجہ

ردیف (ذ)

ترا عالم مین نکیون حکم ہو نافذ خواجہ — فیض کے ساری ولی تجھسے ہین آخذ خواجہ
تیرے عشاق کو ہر دم ہے سرور وحدت — کیون نہ بے کیف ہون دنیا کے لذایذ خواجہ
دونون عالم کے لیئے آپ ہین ملجا ماوا — جملہ افراد جہان تمسے ہین لایذ خواجہ

نزور کو حشر مین اپنے تو بچانا اگر
بات تو جب ہے نہو کوئی مواخذ خواجہ

ردیف (ر)

بہت ہی سخت ہون مجبور یا خواجہ معین الدین
کہ ہون مین غم سے اب مجبور یا خواجہ معین الدین

خدارا جلد پہونچو حال کو میرے مریض خواجہ
دوہائی دیتا ہے رنجور یا خواجہ معین الدین

تو ہی ہادی ہے میرا دین و دنیا مین تو ہی رہبر
دو عالم مین تو کر مشکور یا خواجہ معین الدین

ہجوم غم نے گھیرا ہے مجھے ہون ورطۂ غم مین
مری دشمن ہون سب مقہور یا خواجہ معین الدین

شراب چشت کا پیالہ کوئی للّٰہ پلوا دے
مئی الفت سے کر مسرور یا خواجہ معین الدین

بدل دو میری قسمت تم شہ عثمان کے صدقہ مین
نہین ہے آپ سے کچھ دور یا خواجہ معین الدین

مزا ہے دال دلیہ مین تری جنت کے کھانے کا
دیا ہے یہ مئی انگور یا خواجہ معین الدین

ہٹائیسے نہین مٹتی ذلالت زنگ عصیان کی
تو کر سینہ مرا پرنور یا خواجہ معین الدین

بڑا بھاری گناہونکا ہے میری بوجھ گردن پر
اوٹھا دے کب تلک مہجور یا خواجہ معین الدین

کرم سے لو خبر اب زور کی للّٰہ فی اللہ تم
بہت ہی عاجز و مجبور یا خواجہ معین الدین

دیگر

اک نظر خواجہ غریب نواز
کر ادہر خواجہ غریب نواز

تجھکو معلوم بھید ہی دلکا — سر بسر خواجہ غریب نواز
کیا کہوں حال اپنا میں خواجہ — ہی بتر خواجہ غریب نواز
دور کردے برائیاں مجھسے — ٹھیک کر خواجہ غریب نواز
تیری افضال سے رہوں خوشحال — عمر بھر خواجہ غریب نواز
تیرا بندہ ذلیل و خوار رہے — رحم کر خواجہ غریب نواز
سب دعائیں قبول ہوں میری — دے اثر خواجہ غریب نواز
تم شہنشاہ ہند ہو خواجہ — میں بتر خواجہ غریب نواز

نیک توفیق زور کو اب دی
رحم کر خواجہ غریب نواز

دیگر

کرم ہو یا ذرا مجھپر معین الدین اجمیری — کہ حالت ہی مری ابتر معین الدین اجمیری
میں ہوں مہمان میخانہ مجھے بھی ایک ساغر دے — کہ ہی تو ساقی کوثر معین الدین اجمیری
کبھی محروم جانیکا نہیں مقصد میں وہ اپنے — جو آتا ہی تیری در پر معین الدین اجمیری
مریض لا دوا آیا میں تیری در پہ ہو صحت — کہ ہی دار الشفا یہہ گھر معین الدین اجمیری
معین الدین چشتی کہتے ہیں تجھکو ولی سارے — ترا ہی مرتبہ برتر معین الدین اجمیری
پھنسا منجدھار میں ہوں میں خبر جلد لیجیے آکر — لگا کشتی کناری پر معین الدین اجمیری
دوبارہ در پہ آیا پھر احمد دلکا مقصد دے — بلانا پھر مجھے در پر معین الدین اجمیری

بچا گمراہی سے تو نور کو اپنی توجہ سے
تو ہی ہادی تو ہی رہبر معین الدین اجمیری

دیگر

بیان ہو مرتبہ کیونکر معین الدین اجمیری — خدا حامی نبی یاور معین الدین اجمیری
تری سایہ کا سایہ بھی کہیں پڑ جای قد دیکو — ہمارے سمجھیں وہ بہتر معین الدین اجمیری
تری دربار عالی تک رسائی کسکی ہوتی ہی — نصیبا جسکا ہو یاور معین الدین اجمیری
وسیلہ کیون نہ چاہیں تجھسے سارے رہبر و مذنب — کہ تو ہے سب کا اک رہبر معین الدین اجمیری
حضوری مجکو حاصل ہر گھڑی ہی احمد مرسل — ترا رتبہ ہی بالاتر معین الدین اجمیری
تری قبضہ مین ہو کیونکر نہ مخلوق خدا ساری — ہین تابع ساری بحر و بر معین الدین اجمیری
مزا ہی آنا ساگر پر شراب چشت کا تیرے — یہی ہین زمزم و کوثر معین الدین اجمیری
مقدر تارا گڑھ پر آزماتین ہم بھی بس چلکر — ستارا اپنا ہو یاور معین الدین اجمیری
گلی کوچہ مین تیری سیر الی اللہ کا مزا آئی — در دولت کا ہی وہ در معین الدین اجمیری
فنا ہون ذات اقدس مین تری ہر دم محبت سے — ملا دین آپکو کیو کر معین الدین اجمیری
مقدر اپنا اپنا تیرے در پر آزماتے ہین — گدا و شاہ بھی آکر معین الدین اجمیری
خدا کا ذکر مسجد مین تمہارا خانقاہون مین — عجب ہو حق ہوئی گھر گھر معین الدین اجمیری
ترا مکھڑا بعینہ شکل بیچونی بنا تم سے — خدا کا تو ہی عارف تر معین الدین اجمیری
بنا مثل محمد آپ کا جسم لطیف ایسا — مٹا سایہ رہا جو ہر معین الدین اجمیری

فدا ہوین نہ کیونکر خلد کا اجمیر کی گلیان ۔۔۔ ہی روضہ عرش کا ہمسر معین الدین اجمیری
حیات و موت حشر و نشر تیری ساتھ ہو میری ۔۔۔ تیرا سایہ رہی سر پر معین الدین اجمیری
ملائک روضہ مین سرگرم مخلوقات ہی ساری ۔۔۔ مہ و خور کہاتے ہین چکر معین الدین اجمیری
غریق بحر عصیان ہون خبر لینا میری آکر ۔۔۔ نہ ڈوبے کشتی کا لنگر معین الدین اجمیری
تیری فضل و کرم سے پار بیڑا دم مین ہوتا ہے ۔۔۔ نگاہ لطف ہو جسپر معین الدین اجمیری
تیری ادنی توجہ مین مٹے کلفت مری دل کی ۔۔۔ بہت حیران ہون او ششدر معین الدین اجمیری
خدایا تم خبر لینا پڑا ہون ششدر و حیران ۔۔۔ پریشان خاطر و مضطر معین الدین اجمیری
غریبون کا تو داتا ہی امیرون کا تو مولا ہے ۔۔۔ سکندر فر جم قیصر معین الدین اجمیری

سراپا کیا لکھے اب نور تیرا خواجہ اجمیر
خدا کا تو ہوا مظہر معین الدین اجمیری

دیگر

خدا و مصطفی کے تم مین ہین انوار یا خواجہ معین الدین
علی کے تم مین ہین اسرار یا خواجہ معین الدین
حسن بصری سے پہونچا آپ کو خرقہ ولایت کا
طریقت کے سے کہلے اسرار یا خواجہ معین الدین
شہ یوسف نے اپنا جانشین تمکو کیا مولا
رہے تا گرمی بازار یا خواجہ معین الدین

شہ عثمان ہارون نے تمہیں ہندوستان بخشا
ہوا اجمیر میں دربار یا خواجہ معین الدین

تمہارا بہاٹ ہون اور نام لیوا آپ کے گہر کا
سدا ہے آپ کی درکار یا خواجہ معین الدین

خوش و خورم رہیں احباب میرے دین و دنیا میں
نہ ہووے کچہ انہیں آزار یا خواجہ معین الدین

حضور پیر و مرشد بوالحسن دایم رہیں قایم
مرے آقا مرے سرکار یا خواجہ معین الدین

ہمیشہ فضل تیرا انحصار دین پر ہووے
ترا وہ بھی ہے تابعدار یا خواجہ معین الدین

مری اولاد صالح ہو تمہارے فضل سے مولا
کہ سونپا تسکو ہے گہر بار یا خواجہ معین الدین

تمنا زوکا اب تک نہیں پوری ہوئی کوئی
ہوا گو حاضر دربار یا خواجہ معین الدین

ردیف (ز)

تمہیں جانا نہیں کب ہی بیکس نواز خواجہ
میرا قبول ہووے عجز و نیاز خواجہ

دونون جہانکے آپ ہین بے شبہہ رازدار
تمپر کہلے ہوتی ہین عرفان کے راز خواجہ

اغواث ہین ہوا کمل اقطاب ہین ہو کامل
افراد ہین ہو بیشک تم شاہ باز خواجہ

بہر دے تو میری دلمین ہان نور معرفت کو
دلسے مرے مٹادی رنگ مجاز خواجہ

بے خوف زور ہوو ہی خطرات و وسوسہ سی
سب ہے آپکا وہ بندہ تمپہ ہے ناز خواجہ

ردیف (س)

سہارا مجکو رہتا ہی تمہارا ہر نفس خواجہ
زمانہ بہر کے کیونکر آپ ہین فریاد رس خواجہ

نکلجائے کہین دم آپکے قدمون ہی کے نیچے
کہ جسم زار مجکو ہر گہڑی ہی اک قفس خواجہ

تری روضہ کی قبونسے جہلاجہل نور چہنتا ہے
خدا کی شان ہی یا آنکہ روشن ہی کلس خواجہ

رہِ اجمیر مین آہِ رسانے مجکو پہونچایا
کہ ہی یہہ آہ و نالہ عاشقونکا اک جرس خواجہ

نہین ہے دین و دنیا کی خلش اب زور کچہہ بہی
تمہاری نام کا بیشک وظیفہ ہیگا بس خواجہ

ردیف (ش)

دل مضطر مین ہر دم ہی محبت کی طپش خواجہ
یہہ میری جذبۂ الفت کی ساری ہی کشش خواجہ

ولی ہوجاتے ہین آتے ہین جو ناتر تیری روضہ مین
ہر اک ادنیٰ و اعلیٰ کی ہوئی ہی پرورش خواجہ

جسے چاہے اسے دم بھر میں دیدے سلطنت مولا
زمانہ میں تری مشہور ہے داد و دہش خواجہ

تری الفت میں مجکو ہوشیاری یا خموشی ہو
نرالی راہ الفت میں مری ہووے روش خواجہ

سیہ کاری مٹاؤ نہ ور کی تم فضل سے مولا
مٹے دنیا و دین کی دم میں یہ ساری خلش خواجہ

ردیف (ص)

حقیقت کے ہو تم غواص یا خواجہ معین الدین
خدا کے آپ خاص الخاص یا خواجہ معین الدین

خدا کی خاص بندوں میں ہوا بندہ وہی داخل
کرے جو آپ سے اخلاص یا خواجہ معین الدین

خدا و مصطفے نے مرتضے نے تمکو فرمایا
تمہارا ہے یہ خاص الخاص یا خواجہ معین الدین

بنے یہ پیران چشتیہ لین سرکار سے مجھکو
بنے امراض کچھ اقراص یا خواجہ معین الدین

بہت حیران و مضطر نہ ور ہے اک آپ کا بندہ
پڑھے کب تک بھلا اخلاص یا خواجہ معین الدین

ردیف (ض)

نہیں تمسا کوئی فیاض یا خواجہ معین الدین
مٹا دی سب مری امراض یا خواجہ معین الدین

جواہر جملہ اشیا کے تری قبضہ میں بیشک ہیں
ہیں گوہر لعل کیا اعراض یا خواجہ معین الدین

نہیں تھا ایک مرض ہوتا ہے میرا ایک عرصہ سے
ہزاروں ہو گئے امراض یا خواجہ معین الدین

تمہارا نام سنکر ہوگئی لاکہون ہی با ایمان — ہوی قائل تری رقاص یا خواجہ معین الدین

تمہارا زور ہے مداح اچہا یا برا جو ہے
نہونا اوس سے تم ناراض یا خواجہ معین الدین

ردیف (ط)

ابہی دفتر ہوا اک بسوط یا خواجہ معین الدین — تمہاری وصف سی مضبوط یا خواجہ معین الدین

تعالی اللہ ترا وہ حکم محکم ہے کہ عالم مین — خدائی جس سے ہی مربوط یا خواجہ معین الدین

ملے وہ جام می مجکو جو بخشے کیفیت دلکو — کرم سے تیری ہو مخلوط یا خواجہ معین الدین

غلامی کا تری تہوڑا نہین ہے زور کو کچھ فخر
بحمد اللہ ہے محظوظ یا خواجہ معین الدین

ردیف (ظ)

کرم سی اپنے رکہہ محفوظ یا خواجہ معین الدین — ترا ہی حفظ سب ملحوظ یا خواجہ معین الدین

در دریای وحدت کا شناور تو مجہے کردے — تو کر دلکو مری محظوظ یا خواجہ معین الدین

مٹادی خیر و برکت سی تو میری کربت و زحمت — کہ ہو مین سخت اب ملفوظ یا خواجہ معین الدین

تصدق اپنے مرشد کی رہون ہر دم زمانہ مین — شہا مین رنج سے محفوظ یا خواجہ معین الدین

نہین کہنے کے قابل حال دل ارشد کا کیا ہی

ترا ہے حفظ بس ملحوظ یا خواجہ معین الدین

ردیف (ع)

زہد و طاعت ہی نہ ہی مجھ مین تورع خواجہ
ہان تری فضل کی ہی مجکو توقع خواجہ

تجھسے اقطاب ہی کچھہ فیض نہین پاتی ہین
پاتے افراد بھی ہین تجھسی تمتع خواجہ

تمنے جو بات کہی حکم خدا سے وہ کہی
کیون نہو سب پہ عیان تیرا تشرع خواجہ

اوج عزت مین مقابل نہین تیرا کوئی
تجھسے بڑہکر ہو بھلا کس کا ترفع خواجہ

زور کرتا ہے بڑا گریہ و زاری ذرات
ایکی سن لیجئے اوسکا بھی تضرع خواجہ

ردیف (غ)

نکہت سی تیری خوشبو سب کا دماغ خواجہ
پہولا پھلا ہی تجھسے عرفان کا باغ خواجہ

فیض و کرم کا تیری گہر گہر ہوا ہے چرچہ
روشن ہی اولیا کا تجھسے چراغ خواجہ

تیری شہا جبین کو گر غور سے جو دیکھے
لالہ بھی تجھسے کہای دم بہر مین داغ خواجہ

جام فنا پلا کر دی نشۂ بقا کو
صہبای وصل کا دی مجہکو ایاغ خواجہ

یہہ آرزو تو مولا سن زور کی خدارا
عیش و نشاط مجہکو دے با فراغ خواجہ

ردیف (ف)

بہلا مجھ سے تری اوصاف یا خواجہ معین الدین / نہین ممکن کہ ہو نہ وصاف یا خواجہ معین الدین
تری ادنی اشارے ہین ہوا وہ اشرف الاعلےٰ / کہا جب اشرف الاشراف یا خواجہ معین الدین
تصرف آپکا کچہہ نہ ہی یہ ہان نہین موقوف / جہان ہی تیرا اک صراف یا خواجہ معین الدین
جو کہا دی وال اور دلیا ولی ہو گیا وہ دم مین / ترا یہہ عام ہی الطاف یا خواجہ معین الدین

مٹا دی زنگ عصیان کی مری دلسے تو بہر حق
ہو سینہ زور کا شفاف یا خواجہ معین الدین

ردیف (ق)

تمہاری عام ہین اشفاق یا خواجہ معین الدین / کہ ہو تم مجمع الاخلاق یا خواجہ معین الدین
نہ کیون اقرار ہو کفار کو تیرے ولایت کا / کہ ہی تو اولیا مین طاق یا خواجہ معین الدین
تمہاری فیض کا چشمہ ہی جاری سارے عالم مین / تجہو جانے ہی سب آفاق یا خواجہ معین الدین
تری مدحت مین لکہا یہہ نئے انداز کا دیوان / کئے ہین جمع یہہ اوراق یا خواجہ معین الدین

شفا دے زور کو تو خاک پا سے اپنی بہر حق
نہین در کا ہی تریاق یا خواجہ معین الدین

ردیف (ک)

بشر کا کیا بھلا ادراک یا خواجہ معین الدین
جو سمجھو معنے لولاک یا خواجہ معین الدین

تمہارا حکم نافذ کیوں نہو دے جن و انسان پر
ملک کہتے ہیں ہاز افلاک یا خواجہ معین الدین

نہیں ممکن کہ پہونچے عقل کل تیری حقیقت کو
کجا یہہ توسن چالاک یا خواجہ معین الدین

تری الطاف بے پایان کی باعث ای مری خواجہ
ہوا ہوں بس کہ میں بیباک یا خواجہ معین الدین

پلادے شربت دیدار اپنا نور کو اک روز
بحق صاحب لولاک یا خواجہ معین الدین

ردیف (ل)

ہی تیری حکم کو تفضیل یا خواجہ معین الدین
ملایک کرتے ہیں تعمیل یا خواجہ معین الدین

تمہاری روضہ انور کی اک ادنی ضیا یہہ ہی
بجا ہی خلد کی تمثیل یا خواجہ معین الدین

تری ادنی توجہ میں دعا مقبول ہوتی ہے
قضا ہو جاتی ہی تبدیل یا خواجہ معین الدین

جسے دی عزت ہر دو جہان اپنی تفضل سے
نہو دنیا میں کچھہ تذلیل یا خواجہ معین الدین

کرامت سے تو اپنے نور کا زایل مرض کردی
کرو للہ اب تعجیل یا خواجہ معین الدین

ردیف (م)

تمہارے فضل کی ہے دہوم یا خواجہ معین الدین
نہ رکہہ تو فضل سے محروم یا خواجہ معین الدین

ستاتا رات دن ہے نفس امارہ مجھے ناحق	رہے ہے محفوظ نفس شوم سے یا خواجہ معین الدین
مقدر ہی برا اللہ نے الہ دو بدل اوسکو	مرا اچھا نہین مقسوم سے یا خواجہ معین الدین
مبدل کر غنا سے یہہ عنا مجھکو نہین مشکل	مین ازبس غمسے ہون مغموم یا خواجہ معین الدین

صفت جو کچھہ لکھی ہے زور نے زور طبیعت سے
ملک کرتے ہین سب مرقوم یا خواجہ معین الدین

ردیف (ن)

آفتاب زمان معین الدین ÷	مالک دو جہان معین الدین
قبلۂ انس وجان معین الدین	کعبۂ چشتیان معین الدین
واقف سر شان بے چونی	عین چشم جہان معین الدین
شکل منصور صورت شبلی	تم ہو سب پر عیان معین الدین
بے ہمہ با ہمہ ہو تم شاہا	اور فخر زمان معین الدین
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تو	قلب مین ہین نہان معین الدین
المدد خواجۂ غریب نواز	خواجۂ انس وجان معین الدین
اوسکو سب ڈھونڈتے ہین دنیا مین	دلمین پایا نہان معین الدین

زور سے کیا صفت بیان ہووے
صفت قدسیان معین الدین

دیگر

گردش چرخ سے رہتا ہوں پریشان خواجہ — اپنے بندہ کو نگر بے سر و سامان خواجہ

نالہ و آہ و بکا شور و فغان ہے لب پہ — یہ مصیبت کے جمع مجھکو ہیں سامان خواجہ

عرض کیا تم سے کروں اپنا میں حال جانکاہ — اپنے افعال سے خود ہوں میں پشیمان خواجہ

اشک حسرت سے مری آنکھ سے جاری ہیں مدام — خون بہاتے ہیں مگر دیدۂ گریان خواجہ

ناز کرتے ہیں ملک تیری ثنا خوانی کا — کیوں نہو فخر مجھی ہوں میں ثنا خوان خواجہ

تجھسی سرکار کہاں مجھکو ملے پھر سوال — جھولیاں بھر کے جو دی لعل بدخشان خواجہ

ہر حسنین ملے پھر نبی و زہرا — کچھ سر سبز تمنا کا گلستان خواجہ

مجھپہ الطاف و کرم اپنا بھی سیجے ہمدم — جیسے اوروں کا سدا تو ہے نگہبان خواجہ

روز و شب گریہ و زاری کے سوا کام نہیں — رات دن رہتا ہوں با حال پریشان خواجہ

نہ وہ ہے زور سے پھر جلد بلاؤ اجمیر
آپ پر زور ہے بے شبہ و حرمان خواجہ

دیگر

تم ہیں دو جہان تم ہو نگہبان خواجہ — میری مشکل کو کرو جلد اب آسان خواجہ

میرے احباب و اعزا پہ رہے فضل ترا — تنگی رزق سے ہوویں نہ پریشان خواجہ

دی نہ دکھ مجھکو کبھی الفلک شعبدہ باز — رہے اولاد مری خورم و شادان خواجہ

التجا نور کی ذرات یہی ہے تجھ سے

بے نقاب اپنا دکھا دو رخ تابان خواجہ

ردیف (و)

دکھا دی نصیر اللہ ہو معین الدین اجمیری
طلب ہو دے نہ پھر یا ہو معین الدین اجمیری

تمہاری یاد سے خالی نہووے کوئی دم میرا
ہمیشہ گرم ہو پہلو معین الدین اجمیری

جھکے محراب طاعت مین ترے سب انسی و جانی
جو دیکھا وہ خم ابرو معین الدین اجمیری

نہین پروا ہے تاثیر محبت کی مجھے کچھ بھی
میرا ہے تجھ پہ اب قابو معین الدین اجمیری

نہووے اک سر مو بھی تری مدحت ادا مجھ سے
ثنا گر ہو اگر ہر مو معین الدین اجمیری

خیال زلف لیلےٰ قیس اک دم مین بھلا دیوے
جو دیکھے وہ ترا گیسو معین الدین اجمیری

گناہون کے سبب سی **زور** کو ذرات زاری ہی
نہین پروا ہی جب ہی تو معین الدین اجمیری

ردیف (ہ)

بڑا ہی تیرا عز و جاہ یا خواجہ معین الدین
کہ ہی تو ہند کا بس شاہ یا خواجہ معین الدین

ہر اک شی پائی تیری زائرون نی تیری روضہ مین
ملے مجھکو بھی کچھ دلخواہ یا خواجہ معین الدین

دعا مقبول ہو میری نکیون اجمیر مین جا کر
تری مقبول ہی درگاہ یا خواجہ معین الدین

مقدر کو مری بدلنا کچھ نہین مشکل
تری نزدیک ہی اک کاہ یا خواجہ معین الدین

مجھے اکرام سے اپنے بلایا روضہ پر شاہا
کرم اچھا کیا ہے واہ یا خواجہ معین الدین

بلا نوری کو پھر روضہ اجمیر پر اپنے
کہ ہے پرخفان واٰہ یا خواجہ معین الدین

ردیف (ی)

تری سرکار وہ عالی ہی یا خواجہ معین الدین
کہ توہی ہند کا والی ہے یا خواجہ معین الدین

ترا روضہ ہی یا کہ ہے ریاض خلد کا منظر
کہ جسکا رضوان سا مالی ہی یا خواجہ معین الدین

صلہ میں تیری مدحت کے حضور مصطفے سے بس
سند بخشش کی لکھوالی ہی یا خواجہ معین الدین

تمہیں تک دوڑ ہی اپنی تمہیں سے اک سہارا ہی
توہی اپنا تو بس والی ہی یا خواجہ معین الدین

خزانہ سے تو اپنے کیوں نہیں دیتا مجھے آقا
خزانہ تیرا کیا خالی ہی یا خواجہ معین الدین

بجا ہی گر کہوں میں روضۂ رضوان کا ہی شبکہ
تری روضہ کی وہ جالی ہی یا خواجہ معین الدین

نہیں کچھ شاعری سے کام لیکن نوری بیشک
تری مدحت یہہ کہڈالی ہی یا خواجہ معین الدین

الوداع

الوداع خواجہ معین دین و دنیا الوداع
ہوتے ہیں زائر ترے اب تجھسے آقا الوداع

غربت و کربت میں اپنا سب نے چھوڑا تھا وطن
تیری ملنے کیلئے آئے تھے جملہ الوداع

آج رل لے اپنے بندوسے تو ای خواجہ مری / جیسے ملناتب مے ویسی ہی ملجا الوداع ؏

آرزوئین فضل سے اپنے ہراک پاکر چلا / وائی قسمت اک ہا محروم بندہ الوداع

تیری افضال وکرم سے آدن لگلے سال پہر / یونہی کہتا پہر چلا جاؤن مین شاہا الوداع

کچھ نہین حاجت مجہی سی فضل کی تیرے امید / کب تلک کہتا پہرون وردین شاہا الوداع

قطعہ

زائران روضۂ اقدس ہی قل کا آج روز / عرض کرنا ہی جو کرلو سے دگرنہ الوداع

مانگ لواسوقت خواجہ سے جو کچھ ہے مانگنا / ہی چہٹی تاریخ اور دن ہی یہہ سب کا الوداع

عرس ہوکر قل ہوا ہے قل ہو اللہ احد / پڑہکے کہتا ہون مین غمگین بلا ہا الوداع

حاضرین زائرانِ جلسۂ روضہ کو آپ / فضل سے بس دائما خوشحال رکہنا الوداع

حاضری سالانہ ہووے پہر خوشی مین ہو ضرور / باقی ہی مجہکو یہہ ہی بس عرض کرنا الوداع

قرض دارونکا ادا ہو قرض وفرض الکرم مین سبب / پر اثر ایسے ہوا ونکے حقمین مولا الوداع

سب تمنا پائین دلکی اور حاصل ہو مراد / صدق سے سب کہہ رہی ہین تجہسے شاہا الوداع

ظاہر و باطن کے مقصد سبکے ہو جائین حصول / باطن و ظاہر مین ہراک ہووے اچہا الوداع

فضل واکرام آپکا ہو وے مری استاد پر / ظاہر و باطن نمایان ہر طرح کا الوداع

سب عزیز واقربا پر کیجیے میرے کرم / دور ہووے میری غم کا سر سی سودا الوداع

تیری مدحت مین لکہا دیوان اسکا دی صلہ / ہی صلہ یہہ ہی کہ ہو مقبول بندہ الوداع

تیری مدحت کی صلہ مین غوث اعظم دین شفا / جیسا ہون ویسا تیرا دیسا دن کا الوداع

زور پر ہووے توجہ ظاہر و باطن سدا
بار دیگر پھر چھپے دیوان میں شاہا الوداع

قصیدہ ۴

بمدح محبوب سبحانی ظل ربانی امام والا غوث الصمدانی
مولانا سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

معین و یار ہر ساعت ہمیشہ ہو فضل یزدانی ۔ عطا تمکو کیا حق نے لقب ہی قطب ربانی
بہت حیران و مضطر ہوں میں یا محبوب سبحانی ۔ ستاتی ہی مجھے ہر دم گرانی و پریشانی
کہوں کس سے نظر آتا نہیں اپنا کوئی مونس ۔ بجز ذات مقدس ای شہ والا جیلانی
ستون دین پیغمبر تمہیں ہو شاہ محی الدین ۔ ہوا تمسے ہے مستحکم بلا شک چرخ ایمانی
چمن بند ہدایت ہو گل آرای رشادت ہو ۔ ترو تازہ تمہاری دم سی ہی باغ مسلمانی
ترا جد معظم ہے علی ابن ابی طالب ۔ مزین فرق والا پر ہمیشہ ہو تاج سلطانی
حسن اہل کرم داد حسین اہل حشم نانا ۔ مسلم ہے شہادت کا تمہیں کو تخت شاہانی
نبی و مرتضیٰ کی جانشینی تمکو لایق ہے ۔ تمہاری بر میں ہی زیبا قبای علم حقانی
تمہیں غواص دریای شریعت کے طریقت کو ۔ شناور وہ ظفر تجھسا کہاں ہی بحر عرفانی
دیا ہی حسن عالمگیر وہ خلاق عالم نے ۔ کہ جس سے آجتک ہی زرد رو مہر درخشانی

تمہاری زلف مشکین پر شب دیجور قربان ہو
دمکتا صبح سان چہرہ چمکتا نور پیشانی

تمہارا نظر آجاے عالم کو اگر مولا ✢
بہلا دے چاہ یوسف کی دلون سی وصف کنعانی

نظر آتا نہین ہے مردم دیدہ کو حیرت ہی
جمال ایزدی روشن کی ضیا ہی عین عرفانی

شب تاریک ہجرانمین لبون پر جان آتی ہی
خدا کے واسطے دکھلا دو اب شکل نورانی

مری فریاد اب سن لیجئے الطاف سے اپنی
تمہارا نام ہے شاہا غیاث انسی وجانی

جسے چاہو دے تم بخشدو لونی اشارہ مین
تمہارے قبضۂ قدرت مین ہے ملک سلیمانی

تمہارا نام لیوا ہون تمہاری در کا سایل ہون
بہلا کیونکر نہ حل ہو جاے ہر مشکل بآسانی

نگاہ لطف سے دیکھو لگا دو میرا اتہل بیڑا
شادو بحر غم کی میر تم اک پل مین طغیانی

مین اپنی عقدۂ لاحل کے حل کرنیکو کہتا ہون
کشود کار مین شاہا نہ ہو دیر مجھکو حیرانی

نہین ہی مجھسا عاصی کوئی دنیا مین کہین مولا
گناہون سے مجھے ہر وقت رہتی ہی پشیمانی

پکارون ہند مین یا غوث مین کہکر بہلا کب تک
مجھے بغداد سے سرشار کر محبوب سبحانی

سکندر شوکت و دارا حشم ہوں افریدون ہو
بصد خواہش کرے ہر اک تمہاری در کی دربانی

سگ کوی مبارک کی کرے آکر قدمبوسی
تمنا ہے دلی سے روز و شب شیر نیستانی

تیری زیر قدم گردن تمامی اولیا کی ہی
گدا کو تیرے در پر کیون نہو دعوی خاقانی

در دولت پہ تیری کیون نہو ہم کر ملک حاضر
بگوش دل سنا کرتے ہین اکثر دعا قرآنی

تمہاری نقش پا کو اپنی آنکھون مین جگہ دیوی
حجازی و عراقی و خراسانی و ایرانی

تمہاری لجۂ رحمت کا گویا آبجو زرہ ہے
گہرباری جو دایم کر رہا ہے ابر نیسانی

یم بخشش سے تیری گر کوئی قطرہ پہونچ جاوے
گدا ہمین نعرہ یا غوث اعظم بیابانی

تری ادنی اشارہ مین ولی اللہ ہوتے ہین
اگرچہ ہون نظر مین خلق کی وہ سارق و زانی

گدا در کا تمہارے جسجگہ جا کر قدم ماری
کرین حلقہ بگوشی وان یہودی اور نصرانی

تمہین دلہای مردم پہر ہو حاصل قدرت کامل
شادواک قلم دلسے مرے خطرات شیطانی

دکہا اعجاز کو اپنے تو اعجاز مسیحائی
نکل جاوی سلامت بحر سے کشتی طوفانی

تمہارا نام لیکر جو اوٹہائی ہاتہ مین اپنے
ہراک پتہر کا ٹکرا ہو وہین لعل بدخشانی

مریدی لاتخف کی اب صدا سے جانفزا اسکو
سپردم با تو کاری خود تو ئی انجام میدانی

قیامت تک رہیگا سلسلہ جاری ولایت کا
بلا مرضی تمہارے کون پاوی قرب رحمانی

کوئی چشتی و یا کہ نقشبندی سہروردی ہو
تمہاری ذات سے حاصل ہے سبکو فیض روحانی

بہلا دو یاد دنیا کی مرے دلسے شہ والا
دکہا دو چشم حق بین کو مجہے بہر خدا دانی

مجہے امید ہے انجام کی سرکار عالی سے
تمہارا بہاٹ ہون شاہانہ دعوی ثناخوانی

کریمانہ کرم کر اپنے سائل پر شہ گیلان
کہ معدوم زمانہ ہے سخاوت مین ترا ثانی

فراق روی انور مین شہا مین کب تلک روون
توانی کرد یک لحظہ دبلے ارشاد گردانی

پکارا قافلہ والون نے گریان ہوکر صحرا مین
تمہاری نقش پا نے دور کردی اونکی گریانی

تصرف اسکو کہتے ہین کرامت اسکو کہتے ہین
کہ چور ابدال ہو دم مین ترا با فضل یزدانی

مجہے غوث جہان کی منقبت کا دی صلہ خواجہ
کہ ہون مداح خواجہ اور ہین محبوب سبحانی

وسیلہ سے تمہاری ہون رفع امراض جسمانی
توجہ سے تمہاری ہو وہی حاصل فیض روحانی

مجھے لللہ فی اللہ آپ کے در سے ملے کچھ تو — نہایت تنگ کرتی ہے مجھے افراط حیرانی

تمنا زور کی ہو جلد پوری فضل سے تیری
رہے کہتا سدا یا غوث یا محبوب سبحانی

مناجات

الٰہی فضل کر غفار ہے تو — الٰہی رحم کر ستار ہے تو
تصدق ذات ختم المرسلین کا — تو بر لا مدعا دنیا و دین کا
تصدق شاہ بوبکر و عمر کے — شہادے خوف مجھے خیر و شر کے
تصدق ذات عثمان و علی کے — مری مقصد ہوں پوری ساری جی کی
صحابہ کے تصدق میں الٰہی — نہووے میری کشتی کو تباہی
تصدق ذات حضرت فاطمہ کے — شہادی رنج و غم جو کچھ ہیں میری
غم حسنین کے صدقے میں یارب — مری دل کے ہوں پورے ساری مطلب
الٰہی بہر حضرت غوث الاعظم — ہو دل سے دور میری رنج اور غم
غلام خواجہ ہوں بہر میں خدایا — پہروں کب تک بہلا در در پہ مارا
مجھے اللہ دے تو اتنی طاقت — کروں جو عمر بہر تیری عبادت
سوا تیری نہووی دل میں کچھ اور — تو ہی تو بس نظر آوے بہر طور
سوا تیری نہیں قادر کوئی اور — سوا تیری نہیں ناظر کوئی اور

زمین و آسمان کا تو ہے خالق | مکین و لامکانکا تو ہے فائق
توہی شاہد توہی مشہود اللہ | توہی واحد توہی موجود اللہ
توہی مالک ہے مولا ہم سبھون کا | توہی رزاق عابد اور سگون کا
توہی ہادی ہے گمراہون کا اللہ | پھرا تجھسے ہوا مردود گمراہ
توہی بیراہونکا ہوتا ہے ہادی | ہمیشہ بیکسونکا تو ہے والی
کرم تیرا مدد کرتا ہے سبکی | سبھی خوش ہون عنایت ہووے ربکی
ہر اک مشکل مین تیرا آسرا ہے | مصیبت مین سبھونکا ناخدا ہے
ترا ثانی نہین ممکن جہان مین | ترا جلوہ عیان کون و مکان مین
ظہور انس و جان تجھسے ہوا ہے | ہر اک جان و جہان تجھسے بنا ہے
ہر اک کی جان و دلمین تیرا جلوہ | توہی توہے نہین ہے اور مولا
کہین معبود ہے عابد کہین ہے | کہین مسجود ہے ساجد کہین ہے
توہی فریادرس ہے انس و جان کا | توہی ہے دادرس ہر ناتوان کا
امیرونکا تو والی ہے خدایا | غریبونکا تو داتا ہے ہر اک جا
ترحم مجھپہ فرما میرے اللہ | ہوا ہون نشۂ شیطان سے گمراہ
بحق بوالحسن تو آبرو دے | پڑی ہین جانکے اب میرے لالے
بحق آل احمد شاد رکھنا | در ناشاد کو آباد رکھنا
تو اب محبوب سبحانی کے صدقے | شادی دین و دنیا کی بکھیرے

معین الدین کے صدقے مین یارب — ملین دونو جہان کے میرے مطلب
مری اولاد ہو صالح خدایا — رہے پیران چشتیہ کا سایہ
خدایا میرا ہو پورا یہہ مطلب — مری مان باپ کو تو بخش یارب
نہ دینا نزع مین تکلیف مجھکو — باآسانی سے میری قبض روح ہو
لحد مین جب جنازہ میرا پہونچے — تری ہو نام کا کلمہ زبان پہ
صراط حشر مجھکو آسان کرنا — مری ایمان کو با ایمان کرنا
میرے احباب کو بھائی بہن کو — نہ دے دنیا مین تو رنج و محن کو
مسلمان جسقدر ہین بھائی میرے — خدایا بخش صدقہ مصطفی کے
مرے امراض جسمانی کو یارب — بحق مصطفی تو دور کر سب
خصوصاً مہربان ستار پر ہو — کرم اکرام تیرا ہر گھڑی ہو
بحق عبد قادر غوث الاعظم — نہو دنیا و دین مین انکو کچھہ غم
یہہ ہین دیوان کے لکھنے کے بانی — مدیح پاک کے بانی مبانی
وگرنہ مجھسے ہووے اور مدحت — نحیف و زار کی ہووے یہہ طاقت
بھلا ہو مور سے مدح سلیمان — کجا ذرہ کجا مہر درخشان

قبول غوث الاعظم ہو یہہ ہدیہ
صلہ دو نور کو اب خواجہ اس کا

قصیدہ مصنفہ جناب مولوی ستار بخش صاحب متخلص بہ ستار بدایونی

تمہاری مدح ہو کیونکر معین الدین اجمیری
کہ تم برتر سے ہو برتر معین الدین اجمیری

حضور سرور عالم کے تم ہو لاڈلے پیاری
تمہیں لخت دل حیدر معین الدین اجمیری

چمکتا روی روشن سے ہی نور فاطمہ زہرا
کہ ہو حسنین کے دلبر معین الدین اجمیری

نسب تیرا اکرم ہی حسب تیرا اعظم ہے
بنی آدم ہین تو برتر معین الدین اجمیری

تمامی فقر والو نمین تمہیں ہو مرشد کامل
خدا کی شان کے مظہر معین الدین اجمیری

وہ عالی مرتبہ تو ہی کہ تیری در کی دربانی
ملایک کرتے ہین آکر معین الدین اجمیری

بسان چرخ گنبد ہی تیری روضہ کا رفعت میز
او رہی مہ سے انور معین الدین اجمیری

ہی تیری مرقد اقدس کے شوق دید مین دایم
فلک کو راتدن چکر معین الدین اجمیری

ترا وہ رعب ہی شاہا کہ ہین شیر نیستانی
سگ درگاہ سی کمتر معین الدین اجمیری

تو وہ سلطان ذیشان سلاطین سارے عالم کے
تری چاکر کے ہین چاکر معین الدین اجمیری

زہی صولت زہی شوکت زہی عزت زہی عظمت
نہین تمسا کوئی افسر معین الدین اجمیری

تمہیں ہادی طریقت کی تمہیں حامی شریعت کے
تمہیں عرفان کی ہو رہبر معین الدین اجمیری

ترا وہ مرتبہ عالی کہ ہین ادنی غلامون مین
تری فغفور اور قیصر معین الدین اجمیری

ہوا پیدا نہ ہی کوئی نہ اب ہوگا زمانہ مین
ترا ثانی ترا ہمسر معین الدین اجمیری

تمامی فقر والون کا تو ہی ماوا و ملجا ہے
تو ہی سب کا ہی مستظہر معین الدین اجمیری

خدا کے کارخانہ کے تمہیں مختار ہو شاہا
کوئی تمسے نہین بڑہکر معین الدین اجمیری

تمہاری سلسلہ مین ہاتھ جسنے دیدیا پاشا
ملا جنت مین اوسکو گہر معین الدین اجمیری

محمد حق کے پیارے ہین محمد کے ہو تم پیارے
کہان تمسا کوئی دلبر معین الدین اجمیری

ہر اک جا ہی ترا جلوہ ہر اک منہ پر ترا چرچا
ترا ہی ذکر ہے گھر گھر معین الدین اجمیری

تمہارے حسن پر حور و ملک سو جان سے قربان ہین
تصدق ہین مہ و اختر معین الدین اجمیری

غلامون کی تری سیر عجب کیا ہے اگر ہووے
مگس ران خود ہما آکر معین الدین اجمیری

تری خاک در دولت ہمین اکسیر خالص ہے
در و یاقوت ہین پتھر معین الدین اجمیری

نہ اندیشہ مجھے دین کا نہ اب دنیا کا کچھ کھٹکا
کہ ہے آقا مرا سرور معین الدین اجمیری

مرادین دونون عالم کی ہین دم بھر مین آتی ہین
پکارا جب تمہین کہکر معین الدین اجمیری

ہین ہو مشتاق مدت سے تمہاری دید کا شاہا
دکھا دو اب رخ انور معین الدین اجمیری

اٹھا دو برقع چہرہ سے نہین اب ضبط کی طاقت
تڑپتا ہے دل مضطر معین الدین اجمیری

زبان پر میری جاری ہے ہمیشہ ذکر خواجہ کا
او رہے کندہ مرے دل پر معین الدین اجمیری

ہین اٹھتے بیٹھتے دل مین تمہارا نام لیتا ہون
وظیفہ ہے مجھے شب بھر معین الدین اجمیری

تمہین مطلوب ہو میرے تمہین مقصود ہو میرے
نہین درکار سیم و زر معین الدین اجمیری

یہ چشم خونفشان یاد رخ روشن مین جب رو دی
ہر اک آنسو بنا گوہر معین الدین اجمیری

تو ہی آنکھون کی مجلس مین تو ہی ہے خلوت دل مین
ترا جلوہ ہے گھر باہر معین الدین اجمیری

ادھر بھی ساقی اک چھینٹا کہ سوز نار فرقت سے
مرا اب حال ہے ابتر معین الدین اجمیری

پلا کر اپنے پیاسے کو بس اب سیراب کر دیجے
محبت کی مئے احمر معین الدین اجمیری

تصدق اپنے مستونکا مجھے بھی اب عطا کیجے
شراب وصل کا ساغر معین الدین اجمیری

ترا ہی کام ہی شاہا جہان کی دستگیری کا
مری بہی دستگیری کر معین الدین اجمیری

نہین ہی ناخدا کوئی ہماری کشتی غم کا
تمہین اسوقت ہو یاور معین الدین اجمیری

نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون سمجہہ مین کچہہ نہین آتا
بسان مہرہ ہون ششدر معین الدین اجمیری

مین ہو جاؤن ابہی زندہ اگر تم کچہہ بہی فرمادو
لب جانبخش سے ہنسکر معین الدین اجمیری

خدا کے واسطے ابر کرم سے اپنے دہو دیجے
گناہونکا مری دفتر معین الدین اجمیری

نہ جبتک ہو مرا مطلب ہوا اوٹھانیکا نہین ہرگز
تری در سے مین اپنا سر معین الدین اجمیری

کہانتک اب کہون تمسے ہی تمپر حال سب روشن
کہ ہون بیکس شکستہ پر معین الدین اجمیری

جو کچہہ ہو مدعا میرا وہ در سے اپنی ہی دینا
پہرانا مت مجہے در در معین الدین اجمیری

مری اعدا و حاسد جسقدر ہین دست نجائین
پڑہا دو ایسے دو الخہر معین الدین اجمیری

شریعت پر رہون ثابت طریقت پر مین قایم ہون
مرا ہو خاتمہ بہتر معین الدین اجمیری

مری ماں باپ اور بہائی بہن اولاد ہو جتنی
نگاہ لطف ہو سب پر معین الدین اجمیری

اعزا ہون مری شادان رہین احباب بہی خندان
اور اعدا خوار ہون یکسر معین الدین اجمیری

ترا ہی فضل و احسان ہی کہ بندہ تیسری نوبت
ہوا حاضر تری در پر معین الدین اجمیری

سبب ایسا کوئی کیجے کہ چوتہی بار پہر آؤن
بدایون سے یہان چلکر معین الدین اجمیری

برا ہی یا بہلا پر آپ ہی کا نام لیوا ہے
یہ ستار سخن گستر معین الدین اجمیری

التماس مصنف

بندۂ زور بدایونی التماس کرتا ہی کہ اپنی محرومی علم ظاہر و باطن پر اتنیک افسوس ہی نہ عرفان باطن نہ علم ظاہری ہی نہ فصاحت نہ بلاغت نہ شاعری ہی حضرت خواجۂ خواجگان والی ہندوستان خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری قدس سرہ و دیگر اکابر دین کے آستانون پر حاضر ہوا اور حضرت کے اجمیر مین تو معمولاً حاضر ہوتا ہون جو کلام مدح حضور خواجہ مین لکھا بعض احباب کے اصرار سے فراہم کر چھپوایا اگرچہ اسوقت تک حتی الامکان تمام کلام اپنے اُستاد مدظلہ کی نظر سے گزرا ہی اور دیوان دویم بھی عنقریب انشاء اللہ طبع کرا دونگا بھی حضرت اوستاد مدظلہ کی نظر سے نہین گزرا ہی اور یہ ایجاد خاص حروف تہجی کی ترتیب سے بہ تبدیل قوافی مدح حضور خواجہ مین بندہ کے ہی اور اسیوجہ سے دیوان نام رکھا ورنہ فی الحقیقت ردیف تبدیل ہونا دیوان کا خاصہ ہی اگر کوئی جاہل حاسد جسکو نہ شاعری سے مس نہ لطف کلام کا حظ وہ کیا سمجھے گا خدائتعالی بہ طفیل اپنے حبیب حضرت محمد مصطفے خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضی امام اولیا و حضرت غوث الاعظم اور حضرت خواجہ بزرگ یہ کلام مقبول انام فرمائے اور بنام نامی و اسم گرامی جناب سید محمد شاہ صاحب چشتی حیدرآبادی پیر و مرشد حضور پُرنور مدارالمہام ریاست حضور پرنور آسمان جاہ بہادر دام اقبالہ کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور حضور کے ممدوح کے سر پر حضرت افضل الاولیا علی مرتضے و جملہ پیران سلسلہ و حضرت مخدوم علی احمد کا سایہ رہے و قلت فی مدحہ + قبلۂ عارفان علی احمد کعبۂ عاشقان علی احمد خواجہ عثمان کے ہو تمہین محبوب ہادی گمرہان علی احمد آپکا روضہ خاص کلیر مین قبر ہی بیکسان علی احمد زور داماں ہی سلسلہ پاکے ہوئے وہ حکمران علی احمد +

سائل تخلص شیخ ممتاز الدین صاحب شیخو پوری بدایونی شاگرد حضرت مذنب بدایونی

دوست اپنے ہین زور وہ شاعر
سال تاریخ کے لیے سائل ✤

مدح خواجہ مین یہہ کلام لکھا ✤
نظم بیتر الہی ۔ دل بولا ✤
۱۲۹۶ھ

دانا تخلص جناب مولوی محمد شبیر حسن صاحب عثمانی بدایونی شاگرد و خلیفہ حضرت نذب ذاقی بدایونی

زور نے کیا لکھا کلام مدح
تو بہی تاریخ کے لیے دانا

اوسکی کیونکر کوئی ثنا لکھے
گلشن راز محترم ۔ کہئے
۱۲۹۶ھ

ہادی تخلص سید ہادی علی صاحب لکھنوی شاگرد حضرت نذب ذاقی بدایونی

زور کا ہے کلام کیا پر زور ✤
ہادی تاریخ کا ارادہ تھا

شاعری جس سے خوب ہو معلوم
بولا ہاتف ۔ ارادت مخدوم
۱۲۹۶ھ

زور تخلص بندہ اعجاز الدین متولی بدایونی شاگرد حضرت نذب ذاقی بدایونی

مین کیا دن اور کیا کلام ہے اے زور
سرد شں نے مری اس نظم کی عجب تاریخ

مدیح حضرت خواجہ بزرگ کی لکہی ✤
کلام بندۂ عاصی ضعیف زور ہے یہ
۱۲۹۶ھ

تمت

واسطے سند اس امر کے کہ یہہ کتاب چھپی ہوئی خاص وکٹوریہ پریس بدایونکی ہے

رسالہ دردِ غمناک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنو یارو عجب قصہ ہمارا
بیان کرتا ہون جو مین غمکا مارا

سناتا ہون تمہین اسکو سراسر
گذرتا ہی جو کچہہ اب میری جان پر

گذرتا ہی جو مجہپر اندنون حال
نہ تہا کچہہ اس سے پہلی غمکا خنجال

پڑا سوون تہا مین خواب عدم مین
نہ دیکہا تہا کوئی ہستی کا غم مین

سو آکر عشق نے مجہکو جگا یا ۔
جگا کر سو مصیبت مین پہنسا یا

کچہہ ایسا اوسنے پہر نقشہ دیکہایا
کہ جس سے مجہکو سودائی بنایا ۔

عجب ایک عشق نے رنگت دکہائی
مین جس سے عقل و ہوش اپنی بہلائی

[illegible]

گرچہ جو ہو مبتلی درد فرقت
وہ جانی اس آتش کی حقیقت
نہی اس درد و غم سے آشنا ہو
پڑی دل کو دلبر سی جدا ہو
گزر جس دل مین حضرت عشق کا ہو
وہ جانی اس آتش کے مزی کو

گرون مین آہ کس سے غمکا اظہار
غم فرقت سوا کوی نہ غمخوار
یہان مین کہتی ہین اپنی پرایا سب
نہین واقف کوی غم سی ہمارے
اگر ظاہر کرون حال دروں کی
ستاؤن ایک عالم کو جنون کی

۲

گیا اس دن سی سونا او کھانا — ہوا مین غمکی تیرون کا نشانا
اجی جسکی ہو دلمین درد فرقت — اسی کب ہے وے خواب خور کی فرصت
اٹھا پہالی مین درد عشق جسکی — اسی پہر نیند کب سکی بہوک کسکی
پڑا جو غم کا لشکر دل پہ آ لوٹ — متاع صبر و تسکین لیگیا لوٹ
تڑپ کر غمین شبکو صبح کرنا — صبح سی شام تک رو رو کی مرنا
وہ جن آنکھون مین خاطر ہجر ہو وی — بھلا وہ عمر بھر کیونکر نہ رووی
گیا سب بھول کھانا او پینا — پڑا مشکل مجھی اب اپنا جینا
لگی کہنی مجھی خلقت دیوانا — کسی نی درد کو میری نہ جانا
سمجھکر مجھکو سودائی جہان نی — کیا ٹھٹھا ہر اک پیر و جوان نی
غرض دیوانہ مجھکو جان کرکے — ہوی گرد آ میری لڑکے شہر کے
میرا اک کھیل خلقت نی بنایا — تماشے کو ہی وہ لیکن نہ آیا
کہون مین آہ کس سے اس الم کو — سمجھتا ہے ہر اک سودائی ہمکو
کہان جاؤن کہون کس سے حقیقت — کوی ہمدم نہین خبر درد فرقت
وہ کیا جانے ہے اس درد الم کو — نہ دیکھا جسنے ہو فرقت کے غم کو

[illegible]

۳

تڑپتا ہوں میں جسکی غمسے دن رات — خبر اسکو نہیں ہیہات ہیہات
ارے یارو کہو ہو جسکو الفت — مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
محبت نام جسکا یہاں رکھا ہے — بلا اوپر بلا اوپر بلا ہے
کہی ہے عشق جسکو ساری خلقت — قیامت ہے قیامت ہے قیامت
ارے یارو کسی کو دل نہ دیجو — جو دو امید صبر کی نہ کیجو
کیا جب عشق نے بیتاب مجھکو — کہا آخر میں اوس پاپسی رو رو
کہ ہر آدمی دل غمگین کو کیونکر — ہو تسکین عاشق مسکین کو کیونکر
نہ دیکھی جبتلک دیدار دلبر — قرار اور صبر ہو دے اوسکو کیونکر
سو تیرے عشق میں اے دلکے دلبر — ہوا ہے حال میرا حد سے ابتر
کہ اک تو سر پہ افلاک الم ہے — تلے پاؤں کی پھر دریا غم سے
ہے چاروں طرف فوج غم گھیر ہو — لبا آہوں کے ماری تیر میری
یہ آکر ناتوانی نے کیا زور — گرانا ہو توان کا مار کر ہو
جنوں نے آکے ہی جہہ پر چڑھائی — ہیں عقل و ہوش کی لوہجی نشانی
کیا وحشت نے آکر مجھ کو تنگ — لگے اسکی نظر ناموس اور ننگ

کہ جسکی پاس دل نہ دلربا ہو — فنا ہونیسی وہ پہلی فنا ہو

طبیب درد دل ہیگا میرا تو — کرون کس سی علاج اپنا بتا تو

جو کوئی عشق کا بیمار ہووی — علاج اسکا نہ جز دیدار ہووی

مین دام زلف مین تیری پہنسا ہون — خلاصی تو بتا مین کس سی پاہون

محبت کی بلا مین جو پہنسا ہو — وہ جز دیدار دلبر کب رہا ہو

خدا کے واسطی جلدی سی آؤ — تڑپ اور بیقراری کو مٹاؤ

لگائی تہی جو پیت ہمسی پیار سی — پہر آتی کیون نہین سو کر تماری

جو تہی منظور کرلی بے وفائی — تو پہر مجہسی کری کیون آشنائی

کوئی ایسا ہی کرتا ہے پیارے — تڑپتا چہوڑ عاشق کو سدہا کی

اگر یہہ بیوفائی جانتا مین — تو پہر یون خاک کو کیون چہانتا مین

رہی سر گہتی ہم تجہہ خاکپا سے — نگہ ڈالو مگر اپنی ادا سے

مین ہر صورت مین دردو غم کو دیکہا — ولی پیاری نہ تجہکو رحم آیا

تیری ہی کیا خطا ای میری جانی — جو پہلی سی نہین ہی مہربانی

اگر تقصیر کچہہ مجہسی ہوئی ہو — خدا کی واسطے ستم بخشا یہ جو

تصور تیری مژگان کا جب آوی | ہزارون برچھیان دلمین لگا دی
لب و دندان کو تیری یاد کرکے | بہاؤ اشک سے ٹکڑی جگر کے
جو خال رخ کا ہو تیری تصور | سیہ داغون سی ہو سینہ بھرا پر
جب آوی یاد تیرا قد وقامت | کرون برپا پڑا ہین شور قیامت
تیری ناز وادا کی یاد کر چال | کرون گا خاک مین خود کو پامال
وہ تیرا یاد کر آرام بستر | گذارون عمر ساری مین تڑپ کر
مین یاد اوس شمع رو کو جب کرونگا | تو جون پروانہ جل جل کر مرون گا
تیری تیغ نگہ سی قتل ہونگر | نہ لاؤن اسکو پہر ہرگز زبان پر
جو ہو گلزار تن زخم جگر سے | کرون سیراب اسکو چشم تر سے
غرض جور وجفا ساری سہون گا | نگہبہ اؤ لگا نہ غم مین رہون گا
تیری غمسی نہ مین خالی رہون گا | جو نالہ تھم رہی رو یا کرون گا
نہ بیٹھون چین سی تجھہ بن کبھو مین | گذارون عمر ساری ہای ہو مین
اگر پوچھیگا مجھسی کوی آکر | کہ کیا گذری ہی ای دیوانہ تجھپر
نہ ہرگز حال دل اپنا کہون گا | ہسون گا اور روکر چپ رہون گا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۶

قریب اتنا ہی اور یہہ دوری اب
یہہ پردہ دو ٹک بند کر تو
کہین ہو کر کے بی پردہ پیارے
تک اپنی حسن کا جلوہ دکھا دی
رہو گی کب تلک پردہ مین پیارے
یہ ناز و شوخیان پیاری تمہاری
ولی آتا تو گاہے گاہے جانی
یہہ جانو ہو کر یہہ تڑپے بچارا
ذرا صورت مجھے اپنی دکھا دو
کہ جس سے دور ہو یہہ رنج و کلفت
مین جانون دل سی ہون مشتاق تیرا
تیری ملنے کی پیاری آرزو مین
تڑپتا ہی تیری غم سی میرا دل
یہہ غیر دان ہی تم خوش مین متانے

نہین کہتا کہ یہ پردہ ہی کیسا
مجھی اس بھید سے آگاہ کر تو
ذرا تو روبرو ہو جا ہمارے
کہ اب بیخود مجھے مجھسے بنا دی
کبھی تو سامنے ہو گی ہمارے
کرو گی جو اٹھا دین گی وہ ساری
کرو ہم پر کرم سے مہربانی
نہین تم بن اسی ایکدم گذارا
پھرا اسکی بعد چاہی سی لگا لو
تڑپ جسکی گھٹے ہو دل کو راحت
کہ ردن کیا بس نہین چلتا ہے میرا
نہین جی ہی نکلتا کیا کرون مین
رہی افسوس خوش غیر و [illegible] مل
ہم اس حسرت مین خون دل بہائے

نہین تجھ بن کوئی غمخوار میرا — سنے جو دردِ طومار میرا

سو تو نے غم میرا رکھا گوارا — کریون مجھکو تپ فرقت نے مارا

یہی بہتر ہے اب رویا کرون مین — غم دل اشک سے دھویا کرون مین

سنے تو یا نہ سن غم میرا مجھسے — کہے جاؤنگا پر مین عرض تجھسے

تمہاری دید پاؤن یا نہ پاؤن — ولی سب جستجو مین دن گنواؤن

مشرف وصل سے ہون یا نہ ہون مین — گذارون عمر ساری آرزو مین

نشان عیش و عشرت کو مٹاؤن — تمامی سختیان غم کی اٹھاؤن

کہانتک درد و غم ظاہر کرون مین — نہین کچھ انتہا لیکن ہے پر مین

یہی بہتر ہے اب خاموش رہنا — جو کچھ گذریگا دل پر اسکو سہنا

جو کچھ گذریگا سو گذر جائیگا پھر — نہ لاؤن پر کبھی ہرگز زبان پر

کبھی آویگا آخر رحم تجھکو — چھوڑاویگا تو درد و غم سے مجھکو

دیکھاویگا مجھے دیدار اپنا — مٹاویگا میرے دل کا تڑپنا

اگرچہ ہون برا پر ہون تمہارا — نہین تم بن مجھے اکدم گذارا

ختم امداد کریہ درد نامہ — ہوا ایسا کہ چرپھٹ جائے خامہ

نعت

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار اک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

کرے روشن سے میری آنکھوں کو نور الٰہی
مجھے ظلمت کدے سے اب بچاؤ یا رسول اللہ

اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم اپنے سے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا ہے اور محبوب تم اوسکے
ہے ایسا مرتبہ کس کا بتاؤ یا رسول اللہ

چھپیں ہیں جا کے پردہ میں خجلت سے ماہ و مہر
اگر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ

لگیگا جوش کہانے خود بخود دریا بخشش سے
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی آپکے بخشش کا
کہ میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو بیچ تمہارا ہے امت عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
بس اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ

ہوا نفس و شیطاں نے ستایا ہے بہت رسوا
میری اس حال پر اب رحم کھاؤ یا رسول اللہ

کرینگے یاد ہم اور کر حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم عصیاں پر بچاؤ یا رسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھوں
بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یا رسول اللہ

تمام شد مناجات

تصنیف جناب ... حاجی امداد اللہ
مہاجر مکہ ... رحمۃ اللہ علیہ
در مطبع ... باہتمام
سید حشمت حسین ... نیری
طبع گردید

اَللّٰهُ يَجْتَبِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ

خداراکردین بارامینت اقتران کتاب لاجواب مصنفہ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب ظلہ العالی

مثنوی تحفۃ العشاق

۱۳۱۱ھ

حسب ایمای جناب مولوی حافظ محمد عبدالاحد صاحب باہتمام کارپردازان مطبع بماہ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

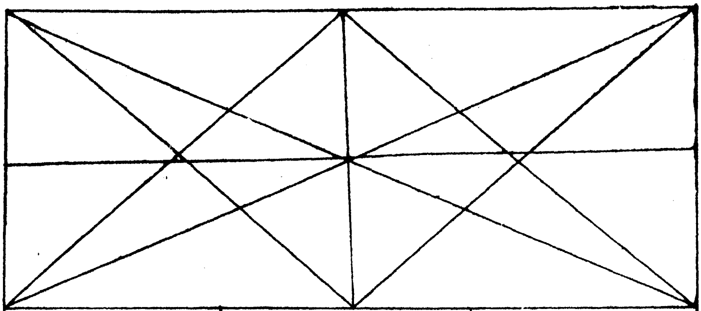

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہے سزاوار احد
حمد اوسکو ہی کہ بے شان و نشان
حمد ہے اوسکو کہ در باغ وجود
حمد ہے اوسکو جو ہی موجود یاں
حمد عالم مین کرے ہی جسکی تو
دو جہان ہی آئینہ رخسار جان
گر کرے اوصاف و تعریف صفات
موج و کف کو بحر سے دوری ہی کب
حمد خلقت کی ہی خالق کی ثنا
حمد اوسکی کیا کسیکی تاب ہی
ہے یہی توحید و تمجید و ثنا
ہے یہی تنزیہ و توصیف غفور
ہے یہی تسبیح و تہلیل تمام
جتنی موجودات مخلوقات ہی
آسمان شمس و قمر انجم تمام
بیخود و بیہوش ہے آہ و فغان
فرش سے تا عرش موجودات سب

ہین احد مین محو سب محدود حد
وحدت اپنی کی ہی کثرت مین عیان
ہر روش ہر رنگ سکا اپنی نمود
اول و آخر نہان و آشکار
سب اوسی کو پہونچتی ہی موبمو
ذرہ ذرہ سے ہی حسن اوسکا عیان
ہین حقیقت مین وہ سب اوصاف ذات
اصل کو سایہ سے مہجوری ہی کب
کیونکہ ہی مخلوق کی اوس سے بنا
مادح و ممدوح وہ خود آپ ہے
اپنی ہستی کو کرے اوسمین فنا
وصف اوصاف خودی کر اپنی دور
محو کر تو دو سری کا دل سی نام
سب اوسیکی حمد مین ذرات ہی
عشق مین اوسکی ہین سرگردان مدام
کرتی ہی ہر درد کے بس ریار فغان
مست و لایعقل ہین از عشق رب

حمد ہی اوسکو جو خود موجود ہی
حمد ہی اوسکو کہ با چندین و چون
حمد ہی اوسکو کہ با صد زیب و فر
ہی وہ بے علت سزاوار ثنا
کیونکہ عالم مین نہین ہی غیر یار
نقش کی گر حمد تو نے فاش کی
ہی صفات و ذات اک کب فرق ہی
یعنی موج اور بحر سایہ اور اصل
حمد کیا اوسکی کرے کوئی بشر
ہی حقیقت مین یہی بس حمد یار
ہے یہی تعظیم و حمد کردگار
ہے یہی تشریف و تکریم خدا
قول پیغمبر ہے لا احصے ثنا
دیکھتا ہی جسکو تو بے گوش و لب
عشق کی اوسکے زمین ہیکہ شیدا
ہی زمین و آسمان مین جو کہ شی
دیکھ لے ذرات عالم کو تمام

اور سوا اوسکے جو ہی نابود ہی
سب مین ہی اور سب سے بیچون و چگون
ہر زمان ہر شا نمین ہی جلوہ گر
علت و معلول ہین اوسمین فنا
حامد و محمود ہے آپ آشکار
در حقیقت حمد ہے نقاش کی
نور خورشید مین بس غرق ہی
ایک ہین رکھتے نہین آپسمین فصل
عقل و ادراک کے جلتے ہین پر
یاد تو اوسکی کرے لیل و نہار
رو برو اوسکے ہو تو بس خوار و زار
حکم پر اوسکے کرے جانکو فدا
کہ سکے پھر اور کون اوسکی ثنا
ظاہر و باطن کرین ہین حمد رب
ہی پڑی بدست مدہوش و خراب
عشق مین اوسکے ہر اک مدہوش ہے
ہین شراب عشق سے بیخود مدام

ہین ہوائے عشق سے اسکی تمام
سب درختان جہان رقصان مدام
کوہ و دشت و بحر و بر بالا و پست
سب شراب شوق سے اوسکے ہین مست

کیا ملک کیا انس و جن کیا وحش و طیر
عشق نے کی ہی ہراک کی جہتین سیر
جملہ عالم کیا عقیل و کیا وحوش
ہین شراب عشق سے سب درد نوش

مست انسان ہی شراب خاص سے
عشق مین جیتا ہی جان اخلاص سے
انبیا مسرور جام وصل سے
اولیا مخمور بادہ اصل سے

مست جام عشق سے ہین عاشقان
فانی و باقی ہین اوس سے عارفان
اہل باطن جام وحدت سے ہین مست
اہل ظاہر درد غ کثرت سے ہین مست

مومنان مخمور از جام ظہور
کافران ہین مست یکسر آب شور
نا بہ اوسکے جام سے گم کردہ ہوش
رند اور اوباش اوسکے درد نوش

صومع و مسجد کنشت و دیر ہین
شہر و جنگل جا بجا شر و خیر ہین
مومن و ترسا و رند مے خوار
عاشق اوسکے ہین نہان و آشکار

گر بظاہر ہے ہراک کا یار اور
پر ہی باطن مین وہی کیجے جو غور
اوسکا جو یا ہے ہراک اپنے طور پر
ایک سے ہی دوسرا بس بیخبر

ہی جمال حق سے ہر دل آشنا
ہر لقب مین کرتا ہی اوسکی ثنا
ہی ہراک کا ذکر تسبیحات اور
ڈہونڈہتا ہی اوسکو ہراک اپنی طور

سارے عالم کا وہی معبود ہی
سبکو ہر شی سے وہی مقصود ہی
ہی ہراک کو مستی دل شوق او
رکہتی ہی ہر جان اوسکا ذوق او

رابطہ اوسکو ہی سب کی جان سے
بانوا ہراک ہی اوسکے خوان سے
ایک ہی اک گہونٹ سے گم کردہ ہوش
اک گیا ہی دوسرا دریا کو نوش

ایک جرعہ سے ہوا بیہوش ایک
کر گیا دریا ہی کو نوش ایک
الغرض ہراک باندازہ خمار
بیخود و سرمست ہی جو یا ے یار

غرق ہین دریا مین اور جو یا ہی آب
مست ہین مستی مین اور مانگین شراب
غرق ہین پانی مین اور پیاسے ہین آہ
بیخود و سرمست ہین اور بادہ خواہ

ہین عجب بیخود تماشا ہی عجیب
دربدر پہرتے ہین اور گہر مین حبیب
ہر کوئی ہر اسم سے ہی فیضیاب
کوئی آسودہ ہی اور کوئی خراب

مظہر ہادی سے ہی آگاہ ہے
مظہر اسم مضل گمراہ ہے
گرچہ اک دریا کی ہین موجین ضرور
لیک رنگارنگ ہی اونکا ظہور

ہین اوسی خورشید کے سایہ تمام
بر حجر بر شجر بر دیوار و بام
عارضی ہین چند مدت کو یہان
ہونگے آخر اصل مین اپنی نہان

چہوڑ سایہ خور کی ہو جانب عیان
تاکہ ہو سر یقین تجہپر عیان
کر نظر دریا مین موجونکو گذار
تاکہ ہو معلوم تجہ کو سر یار

جبتلک رکہے نہ دریا مین قدم
مار اس مسئلہ مین تو ہرگز نہ دم
یعنی مست بیحال اسمین قال کر
حال ہو گر تو کشادہ بال کر

رکہیو تو فرق مراتب پر نظر
تا نہو ایمان مین تیرے ضرر
بس نہ کر امداد تو زیادہ کلام
تا خرابی مین نہ پڑجا فہم عام

ہوش کر ٹک ہوش سے بیہوش ہو
اپنی ہستی سے ذرا خاموش ہو
ہٹ ادہر سے اور اوٹہا کر ہاتہ کو
کر طلب وصل اب اوسکی ذات کو

مناجات بجناب الٰہی تعالیٰ شانہ

عرض کر اوس سے کہ ای جان جہان
بے ترے ہرگز نہین ہی جا نہین جان
ای مرے معبود ای میرے اِلٰہ
ہی تو ہی مقصود دل بی اشتباہ

ای مرے مطلوب دل مطلوب جان
اپنے ملنے کا بتا کوئی نشان
ای مرے محبوب ای میرے حبیب
ہون غم دوری سے مرنیکے قریب

ہجر سے زیادہ مصیبت کچھ نہین
اس سے بہتر ہی کہ مرجاؤن کہین
جو نہ ہے تو جانکو راہ وصال
جان تجہ بن ہی جان مجہپر وبال

کیونکہ جو جان واصل جانان نہین
جان ہی جان یک جانین جان نہین
کبتلک یارب رہون تجہسے جدا
جلوہ گر ہو مجکو کر مجہسے جدا

یا الٰہی مجہ کو مجہ سے دور کر
تاکہ دیکہون تجہسے مجکو اک نظر
دو جہان سے کچہ نہین مجکو طلب
تجہ سے کرتا ہون مے تجکو طلب

دو نو عالم سے نہ مجکو کار ہے
یا الہی تو ہے رحمان الرحیم
یا الہی تو ہے خلاق جہان
گرچہ دو عالم سے تو ہے بے نیاز
مونس غمخوارگان ہے تیری ذات
ہے مریض لا دوا کی تو دوا
ہے مرے ہر درد کی تو ہی دوا
میرا مونس بیکسی مین ہے تو ہی
تو ہی خالق تو ہی رازق تو ہی
یکصد حسرت پاین لطف و عطا
ہے یقین گر عمر بھر عصیان لہو
ہو طلوع تیرا اگر ماہ نجات
لطف و احسان کیا کرون تیرا رقم
گھر مین مومن کے مجھے پیدا کیا
یعنی دار الکفر سے مجکو نکال
تہا گناہونکی نجاست مین بہرا
اپنی رحمت کے پہادے بہیجکر
لایا گر گلشن مین خارستان سے
ہون ترا گرچہ برا ہون یا بہلا
گر بدارا تو نے ای شاہ جہان
یون ہوس ہے ابتو ای پروردگار
ہے مجھے شاہی گدائی مین تری
عزت و ذلت تمامی سکر و صحو
الغرض پہر پہر کے آخر در بدر
یون ہی آنکہونکو بہی میری بسر

مناجات دیگر

مالک دارین شاہ انس و جان
بیکسان بیچارونکا تو ہی چارہ ساز
چارۂ بیچارگان ہے تیری ذات
ہے ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
میرا حامی بے بسی مین ہے تو ہی
دوسرا تجہ بن مرا ہے کوئی کب
مین کرون ہر دم ترے جرم و خطا
پیش خورشید کرم ہون محو سب
ظلمت عصیان ہو نور صالحات
کرتا ہے ہو جو کہ تو مجہ پر کرم
عقل و علم و نور دین مجہ کو دیا
لایا بیت اللہ مین ذی قیل و قال
ظاہر و باطن مین سر سے تا بپا
کہینچ بلوایا مجھے یان سر بسر
دور مت کیجو اب اس ستان سے
چہوڑ اس در کو کہا جاؤن بہلا
پہر بتا میرا ٹہکانا ہے کہان
یہ ترا کوچہ ہو اور میرا غبار
ہو نوا سب بینوائی مین تری
ہے رضا و نا رضا مین تیری محو
اب تو آ کر کہا ہے تیرے در پہ سر
جلوۂ دیدار سے روشن تو کر

تو ہی سلطان دو عالم سب فقیر
دستگیر بیکسان ہے تیری ذات
ہے پناہ بے پناہان تیری ذات
آسرا بے آسرون کا ہے تو ہی
ہے انیس وحشت فرقت تو ہی
رنج و غم مین ہے میرا غمخوار تو
الغرض ہر کام کا میرے کفیل
پر کرون کیا آہ تیرے حلم و خیر
گر تری بخشش کا نکلے آفتاب
گر ترا دریا رحمت جوش کہا
قطرۂ ناپاک سے مجکو بفضل
پہر کرم پر یہ کرم مجہپر کیا
گرچہ مین لایق نہتا دربار کی
کی نہ میرے جرم و عصیان پر نظر
کر دیا اپنے مشرف دار سے
گرچہ مین نا لایق دربار ہون
منہ مرا اس در کے گر قابل نہین
اس سے زیادہ اب تمنا کچہ نہین
کچھ نہ دو عالم سے خواہش ہے مجھے
خواری و رسوای و ذلت مری
تو ہے گر راضی تو ہے عزت مری
سو بسو ہر کو مرے ای سرفراز
کر مرے کانونکو اسرارونکا گہر

پر تو ہی تجہسے مجھے درکار ہے
صاحب جود و کرم فضل عمیم
تو ہی زور آور قوی اور سب حقیر
مستغیث عاجزان ہے تیری ذات
ہے غفور پر گناہان تیری ذات
بے سہارونکا سہارا ہے تو ہی
ہے رفیق شدت غربت تو ہی
تنگی و سختی مین حامی کار تو
ظاہر و باطن تو ہی ہے بیدلیل
کرتے ہین مجکو گناہون پر دلیر
ہو شب جرم و خطا روز ثواب
مثل خس دے سب گناہون کو بہا
کر دیا پاک و لطیف و خوش شکل
اپنے گہر سے ہی مشرف کر دیا
پر تری رحمت نے کی غمخوارگی
کر کے اپنے لطف و احسان پر نظر
رکہیو مت محروم اب دیدار سے
پر اسی گلشن ہی ہون گو خار ہون
پر کرون کیا دوسرا ہی در نہین
آستان تیرا ہو اور میری جبین
جو تری خواہش ہے خواہش ہے مجہے
تیرے کوچہ کی ہے بس عزت مری
تیری نا راضی ہے بس ذلت مری
گر کیا سجدے سے اپنے سرفراز
سر بسر سر مین ہو لے شوق بہر

چشم کو کر چشمۂ آب زلال ۔ سبز تا ہو گلشن ذوق وصال
پاک ہر شے سے مرا کر دماغ ۔ بوسے دبر سے معطر کر دماغ

محو کر بینی کو اندر بوسے یار ۔ جس سے پہونچون تا بباغ کوی یار
کر مئی وحدت سے لب کو لبالب ۔ محو ہون جس سے خیال غیر سب

دو جہانسے کرکے مجکو بے نیاز ۔ دولت دیدار سے اپنے نواز
غفلت و مستی و ظلمت کرکے دور ۔ کر عطا چستی و چالاکی و نور

دور کر کبر و ریا عجب و غرور ۔ بخش عجز و مسکنت اخلاص و نور
بخش گنج فقر و درویشی مجھے ۔ سکر و مستی محو بے ہوشی مجھے

وے شراب نسبتی کا مجکو جام ۔ لوح دلسے محو کر ہستی کا نام
دہو مرے دلسے دوئی کا حرف غلط ۔ تا تمیز ما و تو اوٹھ جا تمام

اسے دعا گو ختم کرکے یہ دعا ۔ ہو رجوع اب جانب خیر الورا
کر وسیلہ اوسکو ای امداد تو ۔ وصل سے حق کے ہو تا دلشاد تو

گر تو طالب ہے وصول اللہ کا ۔ چل پکڑ دامن رسول اللہ کا
جو کہ ای امداد اللہ کا وصال ۔ بے وسیلہ اوسکے چاہی ہے محال

ختم کرکے یہ مناجات نکو ۔ کر وسیلہ ذات پیغمبر کو تو

نعت شریف پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

حامد و محمود و ممدوح خدا ۔ احمد مرسل محمد مصطفے

زینت تاج رسالت ہے وہ ذات ۔ رونق تخت نبوت ہے وہ ذات
ہے وہ آئینہ جمال ذو الجلال ۔ محرم خلوت سرائے لایزال

بے وسیلونکا وسیلہ ہے وہی ۔ بلکہ سارونکا وسیلہ ہے وہی
مہربان مثل پدر سب پر میان ۔ روز محشر شافع خورد و کلان

عزت شاہی و فخر سروری ۔ شان بخش مسند پیغمبری
مہتری کے ملک کا مہتر ہے تو ۔ بہتری کے بحر کا گوہر ہے تو

ہے امین مخزن افلاک وہ ۔ تاجدار کشور لولاک وہ
روشنی عرش نور لامکان ۔ شمع بزم عالم کون و مکان

رونق گلزار محبوبی ہے وہ ۔ عشق کے بازار کی خوبی ہے وہ
شہ سوار عرصۂ چرخ و سما ۔ باز خوش پرواز معراج و علا

راحت و روح روان کائنات ۔ زندگانی پرور جان حیات
باعث ایجاد عالم ہے وہی ۔ موجب بنیاد آدم ہے وہی

گر نہوتا پیدا وہ شاہ نکو ۔ یہ نہوتا وہ نہوتا مین نہ تو
ہے وہ سرمایہ وجود کائنات ۔ دونو عالم سے ہے مقصود اوسکی ذات

ہے وہ بیشک میوۂ نخل وجود ۔ اول و آخر وہی ہے اصل وجود
ہے یہ سب اوسکے لیے اے نیکبخت ۔ واسطے پھل کے ہی بوتے ہین درخت

گرچہ آخر مین وہ شاہ جلیل ۔ پر ہے ظاہر اوسکے سبقت کی دلیل
گرچہ پیچھے انبیا کے ظاہر ہوا ۔ پر حقیقت مین ہے سب کا پیشوا

گرچہ آخر ہے ثمر اول شجر ۔ کب شجر ہوتا نہ ہوتا گر ثمر
جب ثمر سے یہ شجر ظاہر ہوا ۔ پس ثمر ہی اول و آخر ہوا

کیا کمال میوہ مین نقصان ہے ۔ جو وہ اول سابق بستان ہے
میوہ کو سبقت ہوئی جب باغ پر ۔ ہے وہ اول وہ ہی آخر سر بسر

پس سمجھ لے اس سے تو ای پرفنون ۔ سر نحن الآخرون السابقون
ہے وہی شاہ جہان سب کی خیل ۔ ہے وہی مقصود کل باقی طفیل

پڑھ تو امداد اوسپہ صلوات و سلام ۔ آل اور اصحاب پر اوسکی تمام

در مدح چہار یار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

چار یار اوسکے ہیں چارون خاص حق ۔ ساری امت پر وہ رکھتے ہین سبق

ہین ابو بکر و عمر عثمان علی ۔ دوست پیغمبر کے او حق کے ولی
چارون پیغمبر کے ہین برحق وزیر ۔ ملک اسلام انسے ہے پر رونق منیر

زیب ایوان شریعت ہین یہ چار ۔ رونق باغ طریقت ہین یہ چار
ہین یہ ملک معرفت کے شہریار ۔ ہین حقیقت کے چمن کی یہ بہار

قلعه دین کی هین یه دیوار چار
ملت حق کی هین یه انهار چار
هین طریق حق کے چارون رهنمون
هین یه ایوان خلافت کی ستون
هی یه ملک اسلام کی سرحد چهار
جو هوا باهر انسے هو مردود خوار
بحر وحدت مین هین چارون غوطه زن
هی حقیقت ایک ظاهر چار تن
جو که دو سمجها نهین احول هی وه
دو جهان مین بے شبه مخذول هی وه
جو کوئی انسے هوا بد اعتقاد
هی وه دو عالم مین بیشک نامراد

در مدح اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین

جو هین اهل بیت اور آل رسول
گلشن دین کے هین سب مقبول پهول
هی هر اک ان سبکا بیشک و یقین
مغز ملت جان ایمان مدح دین
جسقدر هو انسے الفت مین کمی
اوسقدر هی دین و ملت مین کمی
ایک کا بهی انسے جو بدخواه هو
راه حق سے بے شبه گمراه هو
جتنے هین اصحاب پیغمبر تمام
هی هر اک انجم هدایت والسلام
اک صحابی سی بهی گر هو سوء ظن
هی وه بیشک لایق گردن زدن
بهیج ان سب پر تو صلوات و سلام
هر گهڑی هر لحظه هر دم صبح و شام

در بیان باعث نظم و تصنیف این مثنوی مسمی به تحفة العشاق و مدح عشق و قدح عقل جزوے

هو گیا ای دوستو یون اتفاق
باعث تحریر نظم پر مذاق
رهتا تها مسجد مین اپنے متصل
مجمع علما و صلحا اهل دل
ایکدن پڑهتا تها مین نفحات انس
لی رهی تهے حق سے سب نفحات انس
جوش پر تها بحر علم عارفان
هو رهے تهے گوهر معنی عیان
حاضرین کے دلمین تها پاس شان حق
کهل رها تها گلشن عرفان حق
اولیا کا حال سن مسرور تهے
ماسوا سے محو غرق نور تهے
رفته رفته حضرت تحفه کا ذکر
آگیا اوس عاشق خسته کا ذکر
سنکے انکی شان و شوکت جاه عشق
همت مردانه اندر راه عشق
بول اوٹها هر اک بصد ذوق و سرور
هی یه قصه نظم کے لایق ضرور
خاص کر قطب زمان شاه فا
آفتاب معرفت بحر صفا
کامل اکمل ولی بے بدل
عاشق ذات خدائے لم یزل
صاحب ارشاد و تلقین و سبق
عاشق صادق شهید راه حق
برگزیده دو جهان مقبول رب
مشرب چشتی و فاروقی نسب
یعنی شیخ حافظ محمد ضامن آپ
مجکو فرمانے لگے کر کے خطاب
نظم کر اس قصهٔ پر درد کو
گرم کر اک بار هر دل سرد کو
مثنویان هین مجازی عشق میز
پر بهت کم هین حقیقی عشق مین
قصهٔ تحفه اگر منظوم هو
رتبهٔ عشاق حق معلوم هو
ریخته مین نظم کر اس کو تمام
تاکه سمجهین اسکو سارے خاص و عام
جان لیتا هر کوئی بے قیل و قال
عاشقان حق کا یه هوتا هی حال
دعوا جو کرتے هین جهوٹا عشق کا
هوشمین هون سنکے رتبه عشق کا
تابش گفتار عشق حق سے گرم
هو کی بس دل سنگ هو جون موم نرم
عاشق صادق بهی سنکر جاه عشق
چاق اور چوبند هو اندر راه عشق
جان لین تا عشق کی سب رسم و راه
چاهتے کو اپنے کرتا هے تباه
عاشقان رهتی هین سر تهیلی په هر
هی یه راه عشق نے نانی کا گهر
عشق هی جان اک بلای جانگداز
هی ازل سی دوست کش دشمن نواز
عشق کا سب سے الگ هی رنگ ڈهنگ
هی ازل سی عقل مین اوس مین جنگ
عقل چاهی هے که هو عیش و فراغ
عشق چاهی رنج و غم سینه په داغ
عقل چاهے عزت و جاه و جلال
عشق ذلت خواری و درد و ملال
عقل چاهی مال و ملک و سلطنت
عشق عجز و فقر و فاقه مسکنت
عقل چاهی عیش و عشرت خرمی
عشق درد و کلفت و رنج و غمی

عقل چاہی ہے کہ ہو شیر و شکر
عشق کہتا ہی کہ کہا خون جگر

عقل چاہے ہی قبا و پیرہن
عشق کرواتا ہی سامان کفن

عقل کہتی ہی کہ چل بازار مین
عشق لیجا جنگل و کہسار مین

عقل لیجا گلشن و گلزار مین
ڈالتا ہی عشق جلتی نار مین

عقل مین اور عشق مین ہتی ہی لاگ
عشق جب آیا تو جای عقل بہاگ

عشق کیا ہی درد و غم کی کہان ہے
غیر دلبر کا عدوے جان ہے

نار کو گلزار کر دیتا ہے عشق
دار کو دلدار کر دیتا ہی عشق

درد مین اسکے دوا ہی سربسر
مرض مین اسکے شفا ہی سربسر

رنج مین اسکے ہی گنج بیکران
مرگ اسکی ہی حیات جاودان

اسکی ویرانی کو آبادی سمجہہ
خار کو گل غم کو تو شادی سمجہہ

عشق کی ذلت کو تو عزت سمجہہ
خواری و زاری کو سو حرمت سمجہہ

قہر صورت رحمت پنہان ہی عشق
اور طبیب درد بیدرمان ہی عشق

عقل کہتی ہی کہ چل گلزار مین
عشق لیجاتا ہی کوے یار مین

عقل کہتی ہی کہ کر عیش و طرب
عشق کہتا ہی کہ لے رنج و تعب

عقل چاہی دولت و معاریان
عشق چاہے سو بلا و خواریان

عقل چاہے ہی حیا و نام و ننگ
عشق کو انسے ہمیشہ سے ہی جنگ

ہوی حضرت عشق کا جسدم ظہور
عقل سر سے جاے او ویسے سرور

کیا کہون مین عشق کی نیرنگیان
رنج مین راحت کو کرتا ہی عیان

خاک مین جسکو ملا دیتا ہی عشق
تخت شاہی پر بٹہا دیتا ہی عشق

مارنا اسکا جلا دینا ہی جان
توڑنا اسکا ملا دینا ہی جان

عشق کے برعکس ہین سب کاروبار
نار کو اسکے سمجہہ تو سو بہار

کلفت و تکلیف کو راحت تو جان
فقر او فاقہ کو سو دولت تو جان

عشق کی تعریف ہو کس سے بیان
ہی ستم مین اسکی شفقت نہان

اول آخر ظاہر و پنہان ہی عشق
دونون عالم جسم مین او جان ہی عشق

رجوع بقصہ

ہو بیان عشق تو بس ہی بدل
اب کرون ارشاد حافظ پہ عمل

اونکے فرمانیکو مین نے بے عذر
رکہہ لیا سر پہ سعادت جانکر

گرچہ مجکو شعر گوئی مین نہ تہا
دخل کچہ پر حکم کو لایا بجا

لیکے اون کے گوہر ارشاد کو
قصہ دل مین لیا رکہہ شاد ہو

پرنہ دیتا تہا مجھے فرصت زمان
تا لکہون اس نظم کو با شوق جا

ہو گئی بس حضرت حافظ جی شہید
شام غم ہمکو ہوا وہ روز عید

خوش نہ آئی اس جہان کی رنگ و بو
چلدیے بس جنت الفردوس کو

وہ تو وہان جام شہادت پی گئے
زہر غم کہانیکو یان ہم جی رہے

ناز و نعمت مین ہین وہ مشغول ہا
خاک خونین لوٹتی ہین ہم یہان

آپ تو جا کر کیا جنت مین گہر
کر دیا سرگشتہ ہم کو دربدر

آپ تو بے رنج و غم مثل عروار
جا کیا تخت شہادت پر جلوس

عیش و عشرت مین ہو مشغول یہان
ایک تحفہ ہمکو گئی بس بہول تو

دعوۂ حب و قرابت گر گیا
خواجہ تاشانی کا بہی کیا حق تہا

توڑنا موتی کا ہو آسان تر
نے کہ حکم بادشاہ بحر و بر

وقت فرصت یہ کہتا تہا کہ جو
حکم پر اوس شاہ کے تعمیل ہو

لایا اتنے مین زمانہ اور رنگ
ہو گیا کچہ اور ہی عالم کا ڈہنگ

فرقت جانانسے بس ہمکو ہی تنگ
جان جاتا نپہ فدا کی بیدرنگ

ہم بیچارون کو تڑپتا چہوڑ کر
سوی حق راہی ہوی منہ موڑ کر

وصل سے حق کے ہوی وہ بہرہ ور
بیٹہے ہین حسرت سے ہم خون جگر

جام کوثر سے ہوے وہ لب بلب
چاٹتے ہین پیاس سے ہم اپنے لب

آپ تو راحت کے سامان لیگئے
مایۂ رنج و الم یان دے گئے

لے لیا عیش و طرب ناز و نعم
رکہدیا سر پر ہمارے کوہ غم

عیش مین ہمکو دیا بالکل بہلا
حق الفت اور قرابت سب گیا

بیخبر ہے اگر رہنا تہا یون
سات اپنے لیگئے ہمکو نہ کیون

گرچہ ہم لایق نہ تہے درگاہ کی
کفش برداری مین رہتے شاہ کے

شاہ کو زیبا ہی کب تہا روی
گو ہت خادم نہون تہوڑی سہی

دربیان محرومی وندامت بحال خود وحسرت مفارقت بزرگان ویاران طریقت واظہار غم جدائی ایشان

آہ وا ویلا و دریغا حسرتا
سات والے چلدیے مین رہگیا

سات کا اپنے ہر اک اصل ہوا
مدعا دل کا اوسے حاصل ہوا

پہنچا ہر اک منزل مقصود پر
رہگیا مین ہی پڑا بس دردتر

صاف تہے جو چلدیے صاف و پاک
مثل تلچھٹ رہگیا مین زیر خاک

جو کہ نوری تہے گئے افلاک پر
رہگیا سایہ کے جون مین خاک پر

بلبلون نے گہر کیا گلشن مین جا
بوم ویرانہ مین ٹکراتا رہا

گہر کیا قمری نے شاخ سرو پر
جہاڑ مین ٹنگی ہی چمگادڑ ادہر

گہر کیا طوطی نے شکرستان مین
زاغ نوحہ گر ہے خارستان مین

ماہی حق نے تولی دریا کی راہ
موش سوراخ زمین مین ہی تباہ

شیر حق کا ہوے عرفان شکار
سگ سہی ہی استخوان کو چونمین خوار

جاملا دریا سے آب سیل بار
رہگیے خشکی کے اندر سنگ و خار

نرگس و ریحان کو جا آہو چرے
اور شتربان خار و بن چرتی رہے

دست شہ پر جاملا شہباز پر
کہول پر کرگس پڑا مردار پر

مرغ آبی نے کیا دریا مین گہر
مرغ خاکی لوٹتا ہے خاک پر

پر تہے جنکے سوی بستان اوڑگئے
مرغ بے پر نقش گریہ ہوئے

مرد باہمت ہوے شہ پر نثار
ہمسو دون ہین نفس کے ہاتہون خوار

حیف ہی صد حیف یاران طریق
جا ہوے دریار مطلب مین غریق

گوہر مطلوب ہر اک نے لیا
غوطہ خور مین بحر حرمان مین رہا

آہ صد افسوس حسرت آہ آہ
جا کہون کس سے مصیبت آہ آہ

غم کا اپنے کون ہی غمخوار آہ
حال اس بیکس کا کرون اظہار آہ

جو کہ تہے غمخوار اپنے چل گئے
زیر پاے رنج ہمکو مل گئے

ہوگئے وہ محو نعمت اس قدر
خواب مین بہی تو نہ آتے ہین نظر

دور ساغر وصل کی چلتے ہین وہان
آتش فرقت مین ہم جلتے ہین یہان

آہ وا ویلا کوئی ہمدم نہین
جو سنے میری مصیبت کے تئین

نے مرا ہمدم نہ کوئی غمگسار
غم مرا غمخوار ہی مین غم کا یار

دل کی دل مین رکہکے چپ رہتا ہون مین
قصہ تحفہ کو اب کہتا ہون مین

بعد مدت کے اب آئی المراد
حضرت حافظ کی وصیت مجکو یاد

حسب ارشاد وصیت مین لیکر قلم
قصہ تحفہ کا کرون یارو رقم

مقدمہ شروع داستان حضرت بی بی تحفہ مغنیہ قدس اللہ سرہا

عشق کی باتین سناتا ہون تمہین
گمرہی سے رہ پہ لاتا ہون تمہین

راہ اس رہ سے کوئی بہتر نہو
حق سے ملنے کا یہی راہ جو

گر نہ عاشق ہی تو سن عاشق کا ذکر
دور کرکے ماسوا کا اس سے فکر

عاشقون کا ذکر کرتا ہی اثر
گرچہ پتہر سے بہی ہو دل سخت تر

عشق کی باتون مین ہی وہ زور فن
مردہ دل زندہ ہو اندر گور تن

ہی وہ سیراب عشق کی باتون کا باغ
خشک مغز ونکا ہو تر جس سے دماغ

ہوش سے بیہوش ہوکر ہوش کر
گوش سے بیگوش ہوکر گوش کر

سب طرف سے بند کرکے کہول کان
جمع کرکے رکہہ مری باتون پہ دہیان

کہہ رہا ہون یون مری باتین تجہے
عشق کی معلوم ہون گہاتین تجہے

تجکو ہی شاید کہ آجاوے عشق
کہینچ لیجا تجکو بوتا کوے عشق

ہو وہ پہنچا شہر الفت مین تجہے
غرق کردی بحر وحدت مین تجہے

دیکہنے ہی سے نہین ہوتا ہی عشق
سننے سے بہی تخم خود دیتا ہی عشق

دربیان تمیز عشق حقیقی و عشق مجازی وذم عشق مجازی

سو جہاں اس نکتہ کو کرکے قبول — یومنون بالغیب ہے مقبول حق
عکس حسن حق ہے بیشک جلوہ گر — اصل کو کر ترک سایہ دیکھکر
چھوڑ سایہ اصل سے جا تا وصل — گر ہے وہ پیر گل سے کم کب ل ہو
آئینہ دل صاف کر اور کر نظر — سر کی آنکھین ولکا پردہ ہے مقر
جنکو وصف اوسکا کرین ہین جانتا — انبیا اسواسطے آئے یہان
دلمین پہول اوسکی تمنا کی جو — یعنی ہے وہ ذات بیشک و یقین
رایگان بخشندہ نعمت بیشمار — عالم الاسرار ستار العیوب
طالب و مطلوب مرغوب جہان — اول اور آخر وہی اور جزو کل
ہے وہ آخر بی نہایت اوسکی ذات — ہے وہ ظاہر باکمال استتار
ہے ہر اک صورت مین وہ جلوہ نما — ہے وہ اک شان اور ہزاروں شان نیز
جلوہ گر ہر دم بہر رنگ مثال — فرد مطلق لا الٰہ الا ہو
نافی غیر اور مثبت ذات ہین — کیون ہے تو نے گمرہ و غافل سدا
می برد تا پردہ عزت ترا — حق سے ہے باحرص و ہوا کب تو ملی
ماسوا کو ترک کر او حق سے مل — حضرت آدم سے تا آخر نبی
اور امام اور اولیا اقطاب سب — وصفات و حال خوبی جناب
وصل حق میں کی چارہ سازی کیے — تاکہ تو یہ دیکھ سنکر حال و قال
ہین پڑے چار و نطرف تجہہ پر حجاب — نے تو کر سکتا ہے آنکھونسے نظر
حل نہین سکتا کہ یاد عشق کی راہ — مرکب تو یہ عصا راہ بے
تا تپ غفلت کو کردے سر عشق — میل سے غفلت کی کر کانونکو پاک

شروع داستان وبیان حال حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالی

ہین بہت عاشق کہ بن دیکھے جمال — سنکے پائی عشق سے بس گم شمال
بلکہ کامل عشق ہے عشق شنید — ناقص و بی اعتبار ہے عشق دید
کیونکہ ہو عشق خبر دلسے حصول — عشق صورت کا ہے دیدہ سے نزول
دید تابع دیکھے ہونے دل تبع — یومنون بالعین ہے معزول حق
حسن محبوبان عالم سربسر — عاشق ناقص بلا دی جان عکس پر
دید تہا اوسکو نہ دل ہوتا جو دا — اصل سے جو عکس پر مائل ہوا
اس سے زیادہ چاہئے تفصیل گر — کہول دلکی آنکھ سر کی بند کر
کسنے دیکھا ہے خدا کو آشکار — تا کرین اوصاف حق تمیز عیان
تا گل اوصاف حق عاشق سنی — خالق و رازق و رب العالمین
راحم و رحمان رحیم و بردبار — غالب و قہار غفار الذنوب
عاشق و معشوق محبوب جہان — ظاہر اور باطن وہی معبود کل
ہے وہ اول بی بدایت اوسکی ذات — ہے وہ باطن سمت و ظاہر آشکار
ہے ازل سے تا ابد وہ ایک سا — جلوہ گر لاکہون طرح ہر آن مین
ہے منور باکمال و باجمال — جگنون بے کیف روشن چار سو
لا و ہو دونو نفی اثبات ہین — لا و ہو کو کر تو ورد دل سدا
تاکہ بخشد لا و ہو قوت ترا — ترک جب لا کو کرے تب تو ملے
کیون تباہ ہوتا ہے اندر آب و گل — وصف حق کرتے چلے آئے سبھی
بعد پیغمبر کے آل اصحاب سب — جسمین تصنیف ہو گئی صدہا کتاب
سب ہین تیری عشق بازی کے لیے — عشق کی رہ مین کرو صاحب کمال
لیک صد افسوس حسرت بہی نا — اور نہ سن سکتا ہے کانونسے خبر
پہنس گیا دلدل مین غفلت کے تو آہ — پہر نکل دلدل سے اپنی یاد لے
گر تو پیدا دلمین اپنے درد عشق — بہائیا ان سن یہ حکایت درد ناک
گوش دلسے سن سری سقطی کی نقل — جسکے سننے سے تجہے آوے کچہ عقل
نقل اپنی کرتے ہین حضرت سری — ایک شب کی جو کہ تہی غم سے بہری
کہتے ہین اک شب ہوا یہ اضطراب — سنکے نہ ورد و وظائف اور نہ خواب

مضطرب ایسا رہی وہ رات بهر — سب عبادت کا ہوا ویران گهر
نے رہا وہ شوق نے راز و نیاز — لذت سجدہ نہ کیفیت نماز
نے رہا ورد و وظایف نے درود — نے تہجد نے تلاوت کی نمود
گر عبادت سے رہی شب بے نصیب — لیک کیفیت تهی اک دلمین عجیب
ہجر کی لذت کو عشاقان رب — وصل کی لذت سو کم جانتے ہین سب
اضطرابی اور بیتابی کا لطف — کیا کہون اوس شب کی بیخوابی کا لطف
ذوق بیخوابی کا تو چاہے اگر — کوی بیخوابی مین کر اک شب گذر
چاہے گر کیفیت سوز و گداز — خدمت عشاق مین کہہ تو نیاز
اضطرابی بے قراری کا مزا — جانتا ہی جسکے دلمین ہی چهپا
لوٹنے کی خاک پر آرام کو — عاشق بیتاب جانے مین نہ تو
درد سے نامرد کی نکلے ہی جان — مرد کے حق مین حیات جاودان
جو پڑے آتش مین ہو جاکر فنا — ہی سمندر کی وہی عیش و بقا
خون ہو فرعونیون پر آب نیل — قوم موسے پر ہو آب سلسبیل
زخم گرز و تیغ و تیر آبدار — ہی شہیدون کے لیے باغ و بہار
کیونکہ ہی درد و بلا مطلوب یار — اسلیے عاشق کرین غم اختیار
خار مین گل گل مین ہی گر خار تیز — غم مین شادی اور شفا ہی درد نیز
ہی گلہ مین شکر بے صبری مین تاب — گریہ مین خندہ ثواب اندر عذاب
نیستی مین ہستی پستی مین علو — زندگی مرنے مین گهٹنے مین نمو
بیخودی و نیستی غم کی بہار — دیکهتے ہین عاشقان جان نثار
بیگهری و بے زری و بے پری — بیخودی و بیخوری و بے بری
نیستی و پستی و مرگ فنا — ذلت و رسوای و رنج و عنا
پوچهہ رونیکا مزا یعقوب سے — کلفت و زحمت کا حظ ایوب سے
سر کے رکهہ دینے کا نیچے تیغ کے — پوچهہ اسمعیل سے کیا لطف ہی
جنگلون مین ہو کرین کہانیکا لطف — اور پہاڑون بیچ ٹکرانیکا لطف
زخم کہا کر خاک و خون مین لوٹکر — جان دینا بیخطر باذوق تر

قبض ایسے دلپر ان کے آگئی — مہر عرفان پر گهٹا تهی چها گئی
فوج بیتابی نے کر کے ازدحام — لوٹ لی پونجی عبادت کی تمام
تهی نہ بیہوشی نہ غفلت زینہار — لیک تها بے صبر بیتاب و قرار
ظاہرا ہوٹا اگر ورد و نماز — تها مگر دلمین عجب سوز و گداز
عاشقان حق وصال و ہجر مین — ایکسا لذت مزا دونون مین لین
لطف بیخوابی کا بیخوابو سے پوچهہ — حظ بیتابی کا بیتابو سے پوچهہ
لطف بیتابی کا ہی مطلوب گر — عاشق بیتاب کر رکهہ پا مین سر
کرتا ہی روشن دو چشم طالبان — سرمہ گرد قدوم عاشقان
لذت درد و قلق رنج و بلا — وہ ہی جانے جو ہی اسمین مبتلا
جانے کیا بیدرد لذت درد کی — درد و رنج و غم غذا ہی مرد کی
زہر مار اور ونکو ہی گرچہ ممات — سانپ کے حق مین ہی پر آب حیات
سوزش خور شاخ تر کو دی ثمر — خشک کو دی آگ مین کر خشک تر
نار ہو گلزار ابراہیم پر — لیک ہو نمرود پر قہر و شرر
درد و غم سے زندگی عاشقان — مرتے ہین اس زندگی سے فاسقان
جلتے ہین عاشقان بیقرار — رنج مین گنج اور خزان مین نوبہار
تنگی مین راحت فقیری مین غنا — مسکنت مین سلطنت ہو بے عنا
رحمت ہی زحمت مین اور ظلمت مین نور — ذلت و خواری مین عزت ہی ضرور
موت مین جینا بقا اندر فنا — عاشقو جان باز کو ہی بے عنا
خاکساری رنج و علت ناسزا — عاشقو نسے پوچهہ ان سب کا مزا
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر — بے قراری انتظاری درد سر
لذت اور کیفیت ان سبکی ذرا — عاشقان با وفا سے پوچهہ جا
سر کے کٹنے کا مزا یحیی سے پوچهہ — لطف تن چرنیکا زکریا سے پوچهہ
آہ و زاری کا مزا آدم سے پوچهہ — درد زہ کے لطف کو مریم سے پوچهہ
فرش سے تا عرش پهرنیکا مزا — پوچهہ عیسی موسے اور احمد سے جا
پوچهہ ان سبکا شہیدو نسے فنا — لذت و کیفیت و ذوق و مزا

ہو کے بیجان جان فدا کرنیکا لطف
پوچھہ جانبازونسے وہ مرنیکا لطف

روشنی سے شمع کے جلنے کو پوچھہ
شمع سے جا موم کے گلنے کو پوچھہ

ابر کے رونے کو خور کے سوز کو
باغ وا اثمار جہانسے پوچھہ تو

گرمی دل چشم تر ہو وے نہ گر
باغ جان کس طرح ہو سیراب تر

عشق کی باتون نے مجکو یا عزیز
کر دیا اب ایسا بے عقل و تمیز

عشق نے اونکے کیا کچھہ اثر
نقل سے اونکی ہوا مین بیخبر

عشق کی باتونکا سنکر شور و غل
خواب غفلت سے گئی پھر آنکھہ کھل

ہندوی شب کا جو گذرا حد سے جور
ترک خور اوسکا ہوا قاتل بزور

اوٹھہ وضو کرکے بصد عجز و نیاز
کی ادا جون تون فجر کی مین نماز

چل کہین موقوف ہوتا یہ ملال
گھر سے نکلا دلمین یہ کرکے خیال

آخرش گھر سے نکل پھرنے لگا
دربدر صحرا بہ صحرا جابجا

گذرا تا بازار مین ہو غم بسر
اور دل مضطر تھا چون گم رہ مین نذر

جو گیا صحرا مین تسکین کیلیے
اور اوٹہے دلسے بگولی آگ کے

گر تسلی کو گیا اندر پہاڑ
اور غم کا آپڑا اسپر پہاڑ

جس جگہ جاتا تھا مثل آفتاب
تھا ترقی پر جلن اور اضطراب

غنچۂ دل کب کہلے عاشق کا یار
بے ہواے وصل یار گلعذار

ہوی کب بوی گل سے بلبل کو قرار
باغ مین ہووی اگرچہ سو بہار

دیدۂ حیران نہو کیون اشکبار
بے نظارہ نرگس بیمار یار

ہو فغان بیدل کی دلسے دور کب
تا نہو دلبر سے اپنی لب بلب

جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار
سب علاج اوسکا ہو جز دیدار یار

مرض مہلک نے جو گھیرا جان کو
دلمین آیا چل بیمارستان کو

دیکھکر ہمدرد ہم مرضون کا حال
ہو دل غمگین مرا شاید بحال

جنس اپنی جنس سے ہو فیضیاب
غیر جنسیت سے ہو اندر عذاب

آدمی ہم جنس ہین صورت مین ایک
مختلف اوصاف رکھتے ہین لیک

ہو گئے اوصاف جو سب رنگ برنگ
اسلیے ہی ساتدن آپسمین جنگ

پوچھہ لے ہر تخم سے بستا مین جا
خاک مین ملنے سے کیا تمکو ملا

سیم و زر کے خاک مین رلنے کو پوچھہ
کیمیا سے مس کی جل جلنے کو پوچھہ

گریۂ ابر اور سوز آفتاب
باغ عالم اس سے ہی باآب و تاب

عشق سے دل گرم کر اور دیدہ تر
گلشن جانان ترا ہو تازہ تر

حضرت سری کو اسحالت مین چہوڑ
عشق مجکو لیگیا کس طرف موڑ

ذکر اونکا بھولا اونکو دیکھکر
جسطرح ہو آہو پیش شیر نر

یاد آئی ہی مجھے اب اونکی بات
یعنی فرماتی ہین یون وہ نیکذات

الغرض کی رات اس صورت بسر
ہو گئی جب صبح ظاہر سر بسر

صبح کا روشن ہوا جسدم چراغ
نکلا جل بل گھر سے بے سینہ پہ داغ

چل کہین ایسی جگہہ تا ہوے کم
اضطرابی اور بیتابی و غم

ماہ کی چون کو بکو و گھر بہ گھر
شہر و جنگل مین کیا مین نے گذر

گر گیا گلشن مین چون گلکی کلی
تہی زیادہ اور دل کو بیکلی

سیر دریا کی کہ کم ہو اضطراب
جوش پر تہا اور بحر سوز و تاب

اور مزار اہل دل پر بہی گیا
پر ہوا ہرگز نہ عقدہ دل کا وا

آتش درد فراق بیدلان
کب بجہی بے آب وصل دلبران

کب ہو کم ظلمت زدہ کا اضطراب
جبتلک دیکھے نہ روی آفتاب

ہوی کب قمری کا کوتہ غم دراز
گلشن و گلزار سے بے سرو ناز

جاوی کب عاشق کی دلکا پیچ و تاب
ہو نہ گر زلف صنم کا سایہ یاب

لوٹنا موقوف عاشق کا نہ ہو
تا نہ وہ ہمبستر جانا نہ ہو

الغرض تدبیر کی مین سو ہزار
پر نہ آیا دلکو میرے کچھہ قرار

کیونکہ ہو نمین بہی جو بس بیمار دل
دیکھہ ہمدردونکو نکلے کار دل

نقل ہے کہلتا ہے خوب آپسمین دل
جبکہ دو دیوانے بیٹھین ساتھ مل

ہی مراد ہم جنس سے ہم وصف یار
جنس ظاہر کا نہین کچھہ اعتبار

جنس ظاہر کا جو ہوتا اعتبار
فرشتے کیون ہوتے بہت آشکار

گر کرین اوصاف کو سب اپنے صاف
پہر رہے کا ہیکو ایسا اختلاف

آخرش دلمین یہ ٹہان کی
جا کی داروغہ سی مین اوسکی کہا
تا کہ دیکھون اپنی بندونکو ٹک
دیکھکر پہلے تو بس تسلیم کی
دیکھکر احوال اہل ابتلا
کوئی کوبے اور کراہتا ہی کوئی
کوئی تڑپے ہی کوئی ہی خوابمین
ہو رہا بلبل نمط نالان کوئی
کوئی پیکر دارو دی تلخ فراق
سینکتا ہی درد پہلو کو کوئی
ہو تپ و لرزہ سی کوئی بیقرار
ہو کی مرض لادواسی بی امان
دیکھہ حال نیک ظاہر مین جو بیتاب

رجوع بقصہ وکیفیت بیمارخانہ مقولہ سری سقطی رحمہ اللہ

باادب اوٹھکر مجھے تسلیم کی
غنچۂ دل میرا کچھہ باری کھلا
صبر کو اپنے بناتا ہی کوئی
کوئی حیران کوئی پیچ و تاب مین
مثل بسمل خاک مین غلطان کوئی
زندگی سی کرتا ہی کڑوا مذاق
تابش و سے رکھا ہی کوئی ردی
پی رہا ہی شربت نار و نزار
جان بلب کوئی ہی کوئی نیمجان
ہو گیا موقوف میرا اضطراب

بعد ازان اوسنے دیا جو دکھا
دیکھا ہر اک کو کہ ہی زار و نزار
کوئی روتا ہی کوئی کرتا ہی آہ
ہی کوئی گل کی طرح سی جامہ چاک
کوئی رکہتا ہی بصد زار و نزار
اشک سے دہوتا ہی کوئی ریش دل
درد سر پر کوئی بیتابی کا لیپ
کوئی پیچش سی شکم کی ہو تباہ
زندگی سے ناامید ہو کر بہوش
غنچۂ دل کھل گیا دیکھا لکھا

در پہ جا نکلا بیمارستان کے
کہول در بیمارخانہ کا ذرا
ہو تسلی دیکھہ بیمارونکو ٹک
کہلگیا گویا درد دل بے غلول
کوئی نالان ہی کوئی ہی آہ کبلہ
کوئی کہتا ہی کہ ہون یا حق تباہ
مثل قمری ہی کسیکے سر پہ خاک
زخم دل پر مرہم تصویر یار
کوئی بیتابی کی ماری دل پہ سل
کرتا ہی پیرتا ہی بیصبری کی کپ
گو بیان کہتا ہی بیتابی کی آہ
کوئی مسہل موتکا کرتا ہی نوش
گلشن بیمارخانہ کی بہار

ملاقات شدن سری سقطی از حضرت بی بی تحفہ و بیان حالت غلبہ عشق او قدس سرہا

تہا اسی مین جو گئی اسکو نظر
چہرہ اوسکا ہے گویا شمع حرم
چشم اوسکی چشمۂ ہی فتنہ کا یار
بیٹھی ہی اکطرف کو جون شیر مست
قید مین ہی تہی یہ اوسپر آب و تاب
دیکھہ اوسکی شعلہ رخکی آب و تاب
دیکھہ یہ الفت بہری صورت مہیب
اور بند ہی مین ہاتھہ زنجیر وسی کہو
دست بردل نغمہ خوش بر زبان
مثل ژالہ اشک برسانی لگی

دیکھتا کیا ہون کہ اک رشک قمر
قامت اوسکا گلبن باغ ارم
خال اوسکا تخم شوق پاک باز
دیکھہ اوسکو ہو گیا غم میری پست
کو مکی اندر ہو جیسی لعل ناب
کہاتا تہا تار نظر سو پیچ و تاب
ڈہوتے ڈرتے مین ہوا اوسکی قریب
شاخ طوبی ہی ہو جیسا سانپ چپٹا
عاشقانہ تہی غزل منہ سی عیان
زرد گل کو لالہ وہ کہلانے لگی

تازہ و پاکیزہ رو صاحب تمیز
زلف اوسکی دام راہ سالکان
بیٹہنا اوسکا وہ با حسن و وقار
دیکھکے حسن کی جسکی بہار
تہی وہ آنکھین اوسکی جون نرگس باغ
بوی خوش اوس سی مری اندر دماغ
دیکھا جو نزدیک جا کر مین بشوق
اور دو مضبوط لوہی کے کڑی
مجکو جو دیکھا تو اوسنے اوسگھڑی
روئی اور رو رو کے بہر آہ سرد

بالباس خوب در بیا اک کنیز
لعل لب اوسکا ہی جان تشنگان
چہرہ کو دیتا ہی پہر نیسے قرار
نرگس وآئینہ تہی حیران و زار
ذوق و مستی سی کہ تہی اندر دماغ
پہنچی اور دل ہو گیا بس باغ باغ
مثل قمری ہی گلیمین اوسکی طوق
مثل حلقہ ماہ پا و نمین پڑے
دی لگا آنکھونسے اسکو نکی جہڑی
چند شعر اوسنے پڑھے با سوز و درد

اوسکے عشق اور زر قناستی کا — پڑتا تہا دیر مرے جون تاب خو
ہی کسی وزرانہ کی دیوانہ یہ — بے شبہ ہے عاشق جانانہ یہ
کیا خطا اس بیخطائی کی کہو — قید مین ڈالا ہے اس یوسف کو جو
کوئی بیماری نہین ظاہر اسے — ہے بہلی چنگی کہو یہ کیون بندہی
ہو گیا اسکو جنون تقدیر سے — اسلیے ہے بند یہ زنجیر سے
جملہ رندان چونکہ در زندان غمند — متقی و زاہد و حق خوان شوند
قید آب و گل مین آدم کو کیا — جوہر انسان جب ظاہر ہوا
بند ہو قطرہ صدف مین چندگاہ — تب وہ موتی ہوی باخوبی چکا
تخم کو ڈالین زمین کی قید مین — تاکہ اوس سے پہول پہل حاصل کرین
حرص جو قید قناعت مین ہو بند — ہو غنا قلبی وہی ای ارجمند
بخل کو اندر سخاوت کی چھپا — تا حبیب اللہ ہو تو بر ملا
بند یاد مرگ مین کر طول امل — تا رہی اکدم نہ تو بے نیک عمل
کر تواضع مین تکبر کو تو بند — تا کرے حق مرتبہ تیرا بلند
عشق حق مین بند کر تو حب غیر — تا ہو بلغ وصل حق کی تجکو سیر
کر خودیکو تو خدا مین محو نیک — تاکہ معلوم ہو نہین جز ذات ایک
تاکہ ہوان کو باین قید نکول — گوہر مطلب زمقصد حصول
بند کر کے تا کرین اسکا علاج — تا صحت پر ہووی ٹہیک اسکا مزاج
جو یہ داروغہ سے لونڈی نی سنا — رو پڑی اک بار اور سر کو دھنا
ای مسلمانو نہین مجنون مین — اپنے دلبر کے ہون پر مفتون ہون
سنکے اوس سی ظاہری بیہودہ قال — ہو گئی غصہ نہ دیکھا دلکا حال

تابش گرمی دلسے اوسکی مین — جانا یہ اتنی جو ہی بیمبر و جبین
پوچھا داروغہ سے مین اوس گہڑی کو — کیون کیا ہے قید مین یہ دلربا
کیون کیا زنجیر و طوق اور شاہ کو — ابر مین کیسے چھپایا ماہ کو
بولا داروغہ یہ سن کر ای عزیز — تہی یہ اک مولی کی شایستہ کنیز
اسکی مالک نے کیا بند اسلیے — تاکہ شاید عقل و ہوش آباہی
طفل نادان کو کرین مکتب مین بند — عالم و دانا ہوتا اور ہوشمند
نطفہ زندان رحم مین جب ہے بند — شکل انسان تب ہو خوب اور درد
کانمین جب قید ہووین سیم و زیم — پاوین جب قیمت گران و لعل عظیم
نفس سگ زنجیر تقوی مین ہو قید — آہوی عرفان کا جب کرتا ہے صید
طمع کو محو توکل کر شتاب — تا کہ حب اللہ کا پاوی خطاب
بولنے کو بند چپ رہنی مین کر — ہمکلام حق سے ہو تو تا ای پسر
حکم مین حق کے چھپا تو عجب کو — ظاہر و باطن ترا تا ایک ہو
کبریا کو محو تو اخلاص مین — تا ہو حق کے بندگان خاص مین
کر صفات حق مین گم اپنی صفات — ماسوا سے تاکہ تو پاوی نجات
اسلیے درویش و فقرا ہوشمند — چلہ و عزلت مین ہوئین آپ بند
اسکی مالک نی بہی اس امید مین — اس کنیزک کو کیا ہے قید مین
ہووی شاید عقل و ہوش اسکا بحال — تا سنے اس سے وہ بڑا انتہا
دردناک اک کھینچکر کے دلسے آہ — بولی مین ہون ایعزیز و بیگناہ
سمجھو تم موسی کا چرواہا مجھے — جسکے دلسے بیخبر موسی سے ہے
یونہی مجکو بھی مروانی جانکر — کردیا قید اور نہ لی دلکی خبر

تمثیلا بیان چرواہہ موسی علیہ السلام

نقل ہی جاتے تہے موسی طور پر — ایک چرواہا پڑا رہ مین نظر
کہہ رہا تہا یون بصد زاری و آہ — ای رحیم و اے کریم و ای الہ
ہی کہان تو جلوہ گر بتلا مجھے — تیری دوری نے دیا تڑپا مجھے
رات دن مین تیری خدمت مین رہون — ایکدم غمگین تجھے ہونے نہ دون
تیل ڈالون سر مین و کنگھی کرون — جھلین تیری بیے اچھی سیون
ہی بتا کسجا تو اے جان جہان — تاکرون قربان تری خدمت مین جان
خوب سا مل ملکے نہلادون تجھے — اور اچھے کپڑے پہناؤن تجھے
ڈھونڈ کر جونکی تری ماردون چن — اور کھلادون ہر طرح کی نعمتین

ہو اگر بیمار تو اے کردگار
پاؤن وا لون اور چوموں ہاتھ کو
ہی کہان تو تا تری خدمت کرون
روغنی روٹی پکا کر اور کہیر
اور کا ہرگز نہ کہانے دون طعام
تیری خدمت سے نہو فرصت مجہی
اسطرح بیہوده کہتا تہا شبان
اور کیے جسنے زمین و آسمان
بولے موسی ہای تونے کیا کیا
اس تری کہنے سوا ے بیہوده گو
کہانا پینا پہرنا تیرا ہے کام
گر کہے تو جرم کرتے ہین سبہی
جو تو جانے ہی که حاکم ہی خدا
کس سے یه کہتا ہی کیا خالو تو
کہانا وه کہاوی جو رکھتا ہو شکم
وه منزه ذات حق دانای راز
اوسکی حق مین یہ نہین کہنی سزا
اولیا کو کہنا بے ادبی کی بات
وه کریگا قصد تیرے قتل کا
ہاتھ پاؤن ہمکو آسایش تمام
ہو وه پیدائش که آیا جسم جو
بولا پھر واله که تمنے یا نبی
رکھکے یه اور پھر کو دسے ایک آه
آئی موسی کی طرف وحی خدا
میرے سے ملنے کیلیے آیا تہا تو

جان و دل سے ہون ترا مین غمگسار
اور کرون سونیکو بستر رات کو
سیئون کپڑے تیری اور بخیہ کرون
اور بہت ایسی وہی مسکہ پنیر
اپنی ہی گہر سے کہلاؤن مین مدام
میری خدمت سے ہو نت راحت تجھے
پوچھا چرواله سے موسی نے که ہان
عرش و کرسی دوزخ و جنت بنائی
ہوگیا کافر مسلمان کب رہا
ہوگئی عالم مین ظلمت چار سو
اور یه کب خورشید کو زیبا ہے کام
آگ آتی ہے نه جلتا ہی کوئی
پھر یہ گستاخی ہی کب تجکو روا
یاکه باپ اپنے سے یا عمو سے تو
کپڑا وه پہنے که ہو جسکے جسم
پاک ہی ہر چیز سے اور بے نیاز
اس طرح کی گفتگو سے نا سزا
دلکو کرتی ہی سیاه اور جانکو مات
گرچه ہو خوش خلق و حلیم و پارسا
اور خدا کی حق مین آلایش تمام
جو ہوا پیدا ہی اس عالم سے وو
سی دیا منہ میرا لب پر مہر کی
پہاڑ کر کپڑے لیا جنگل کا راه

ہو جو کچھ تکلیف اور زحمت تجھے
ای مرے رب جان مری تجہپه فدا
دیکھه پاؤن مین تری گہر کو اگر
لاؤن مین تیار کر آگے ترے
رنج و غم ہرگز تجھے ہونے نه دون
ای خدا تجہپر ہو قربان میری جان
کسکو کہتا ہے یه تو مجکو بتا
اور کیے جن و بشر اور دو جہان
ہی یه کیا بیہوده ہذیان کفر و جہل
کفر سے تیرے ہوا عالم سیاه
گر نه رد کا اس سخن سے خلق کو
گر نه آئی آگ کیسا ہی دہوان
دوستی بے عقل کی ہی دشمنی
جسم و تن حاجات بشری تو قرار
وه پیے شیر ہو جسے نشو و نما
بلکه جو بنده فنا فی الذات ہے
[illegible] در رہ جناب کبریا
گر کہے اک مرد کو تو فاطمه
فاطمه ہی عورتونکی حق مین مدح
لم یلد لم یولد اوسکی ہی سزا
کیونکه جو اس عالم فانی سے ہی
اور پشیمانی کی آتش سے جلا
بیخود و سرمست با آه و فغان

کر کے خدمت خوب دون راحت تجھے
اور سب اولاد گھر باہر مرا
دوده گھی لاؤن تری شام و سحر
روز ہو کہانا ترا گھر سے مری
تیری راحت کے لیے محنت ہی کرون
اور مری سب بکریان اور خانمان
بولا وه جسنے مجھے پیدا کیا
ہو اوسی سے عرض یه میری بجان
بند کر منه کو سمجھه اوسکو جہل
کفر نے تیرے کیا دین کو تباه
آگ آکر پھونک دیگی خلق کو
ہوگیا کیون دل سیه مردود یان
ہی خدا پاک ایسی خدمت سے غنی
دیتا ہی اندر صفات کردگار
چپلین پہنے جو ہو محتاج پا
صفت اوسکی صفت حقتعالی ہے
ہے بدل ہمثل ہمچون و چرا
گرچه ہین اک جنس مرد و زن ہم
مرد کو بولے تو وه ہو رنجه و قدح
ہی وه خالق والد و مولود کا
خلق ہی اور خالق اوسکو چاہئے
جان و دل میرا دیا تمنے جلا
ناله و زاری ہوا کرتا روان
میرے بندیکو کیا مجھسے جدا
یا جدائی ڈالنے آیا تہا تو

عتاب الٰہی بر موسی علیه السلام در مقدمه چرواہے

ہو سکے جبتک نہ لو نام فراق
رکہتا ہون مکروہ مین لفظ طلاق

ہر کسی مین سیرت اک رکہی ہی مین
ہر کسیکو اصطلاح بخشی ہی مین

ہندیون کی اصطلاح ہند مدح
سندیونکی اصطلاح سند مدح

معنی دو ہون اور ہووی بات ایک
ہو تری حق مین بری اور اسکو نیک

حقمین اوسکی مدح تیری حقمین ذم
حقمین اوسکی مدح تیری حقمین سم

حقمین اوسکی نور تیری حقمین نار
حقمین اوسکی پہول تیری حقمین خار

حقمین اوسکے نیک تیری حقمین بد
حقمین اوسکی خوب تیری حقمین رد

بس بری ہی پاک ناپاکی سی ہم
اور گرانجانی و چالاکی سے ہم

نے کیا مین حکم تا لون فائدا
بلکہ سو بخشش کرون بندون پہ تا

انکی کب تسبیح سی کچہہ ہو نہین پاک
بلکہ وہ خود آپ ہو جاتی ہین پاک

مین نہ کیون کہولون زبان کی قال کو
دیکہتا ہون دل اور اوسکی حال کو

دیکہتا ہون دلکا مین سوز و گداز
لفظ بیجا سے زبان ہو گرچہ باز

ہو زبان یا دل حقیقت یا مجاز
چاہتا ہون سبہی مین سوز و گداز

دلمین اپنی عشق کی آتش لگا
سر بسر فکر و عبارت کو جلا

موسیا آداب والے اور ہین
اور سوز و تاب والے اور ہین

سوز و غم مین کرتی ہین عشاق راہ
کان ویران پر نہین عشر و خراج

گر گناہ اونسے ہو مت عاصی کہو
جو ہوا پر خون شہید اوسکو نہ دہو

ہی وہ خون پانیسے فضل ہمیشہ
سو ثواب اونسے ہی بہتر یہ گنہ

گم ہو رسم قبلہ جب کعبہ مین ہو
پا برہنہ غم ہی کیا غواص کو

رہبری مت ڈہونڈ سر مستونسی تو
جامہ چاکون کو نہ کر دا تو رفو

عذر نمودن موسی علیہ السلام بخدمت شبان یعنی چروالہ

ملت عشق از ہمہ دین ہا جدا
عاشقان را مذہب و ملت خدا

یہ عتاب حق جو موسے نی سنا
پیچہے چروالہ کے دوڑے برملا

اوسکے پانونکی نشانون پر چلے
تا وہ سرگشتہ کہین شاید ملے

رفتہ رفتہ آخرش وہ مل گیا
مژدہ دیکر اوس سی موسی نی کہا

ہو گیا ہی تجہہ کو اب حکم خدا
کہول تو اپنی زبان کو برملا

اب تو ترتیب ادب پر کچہہ نہ رہ
جو ترا دل سوختہ چاہی وہ کہہ

کفر تیرا دین ہی اور دین نور جان
تیری برکت سی ہی عالم مین امان

ای معاف یفعل اللہ ما یشاء
بے محابا تو زبان کو کہول جا

بولا ای موسی نہین مین وہ رہا
ہو گیا کچہہ اور حال عالی مرا

مارا کوڑا تو نے گہوڑے کو مرے
اوڑگیا وہ عرش سی اوپر پرے

پاگیا مین گومگو کی بات کو
آفرین تجکو ہو تیرے ہات کو

کیا کہون کچہہ کہہ نہین سکتا ہون اب
شہد و قدرت نی کیے ہین بند لب

حال کو میرے کہان پہنچی کلام
اس سے چپ رہنا ہی بہتر والسلام

رجوع بقصہ مقولہ حضرت بی بی تحفہ مغنیہ و بیان زور شور و غلبہ عشق حضرت تحفہ قدس سرہا

گرچہ بہید اپنا نہ کہنی دی عشق
لیک کب خاموش رہنی دی ای عشق

ہو سکی کب بند عاشق کی زبان
گرچہ بہید اوسکا نہ جانی مردمان

جب کہ سمجہین انبیا کم راز عشق
کسطرح ہون عام پہر یہہ راز عشق

بن کیے معلوم مرے دلکا بہید
کردیا مجنون سمجہہ کے مجکو قید

ہون نہ دیوانی نہ میری عقل پست
لیک ہون مین اپنی مستانہ کی مست

رہبری سی عشق کے گمراہ ہون
سب سے غافل اوس سے پر آگاہ ہون

عشق سی اوسکی ہون مین مست خراب
مست ہی مستی سی جسکی یہ شراب

لیگیا ہی وہ ہی میرا عقل و ہوش
وہ ہی برلاتا ہی اب مجہسی خروش

ہون کسی دانا کی مین دیوانی آہ
شمع روی یار کی پروانی آہ

مست ہون پر دل مرا ہشیار ہے / جان آسودہ مگر تن خوار ہے / ہو گیا البتہ یہ مجھ سے گناہ / جانکی خاطر کیا تن کو تباہ
ہو گنہ بس یہ کہ مین کہتی ہون چاہ / غیر خوبی کیا ہی یوسف کا گناہ / گر گناہ ہی تو یہ مجھ پر ہی گناہ / اپنے اوس محبوب کی رکھتی ہون چاہ
عشق نے اوسکو کیا جو جان مین گھر / تن بدن سے ہو گئی ہون بیخبر / قشقہ رخ کا اوسکی جب آتا ہی دھیان / اندر اندر جلتی ہون پروانہ سا
آتا ہی جب زلف دلبر کا خیال / نوچتی ہون اسلیے مین سر کے بال / جبکہ یاد آتی ہی پیشانی یار / پھوڑتی ہون سرکو دیوارونکا
چہرہ گلگون کا اوسکے کر خیال / مین طمانچے کرون ہون منھ کو لال / خنجر ابرو کو اوسکے یاد کر / کرتی ہون قربان اپنا اوسپہ سر
یاد کر وہ خال روے گلعذار / داغ دلسے ہوتی ہون لالہ بہار / چشم میگون اوسکی جب یاد آگئین / جھٹ مری آنکھین مین پھر آگئین
نوک مژگان کا خیال آتا ہے جب / سینہ چھن چھن مرا چھلنی ہو سب / یار کی گیسوے مشکین کو یاد کر / نون پھر کون ہون جگر کے زخم پر
یاد آوین جب در دندان یار / گوہر اشک و سپہ کرتی ہون نثار / ہو لب شیرین کا اوسکی دھیان جب / تشنگی سی چاٹتی ہون اپنے لب
یاد کرکے قد و قامت یار کا / کرتی ہون شور قیامت کو بپا / یاد کرکے دلبری کی چال ڈھال / خاک مین ہوتی ہون کیا کیا پائمال
دور شاعر یاد کرکے یار کا / زہر کیسے گھونٹ بھرتی ہون آہ / کر لباس پیرہن کا اوسکے دھیان / کرتی ہون دامان گریبان دھجیان
یاد آوی جب سراپاے صنم / جلتی ہون حسرت سے سرتا قدم / یار کی ہمبستری کو یاد کر / لوٹتی ہون جیسے بسمل خاک پر
گوہر دندان لب خندانکو یاد / گاہ روتی ہون کبھی ہنستی ہون شاد / جانتی ہی خلق دیوانی مجھے / عقل سے یکلخت بیگانی مجھے
کوئی کہتا ہی اسے آسیب ہی / کوئی کہتا ہی جنون لاریب ہی / حال زار من نمی داند کسے / ہستم اندر آتش غم چون خسے
حال سے میرے نہین واقف کوئی / ہی مین اندر آگ کی جیسے دبی / ہی مری ایسی مثال ای مرد نیک / ناک والا ہو کوئی لاکھون مین ایک
اوسکو سب نکو بناوین سربسر / عقل و ہوش اوسکا اوڑاوین سربسر / گرچہ اپنے کام مین عاقل ہین / خلق کے نزدیک پر جاہل ہین
جس سے مین کہتی ہون اپنا درد و غم / سنکے ہنس دیتا ہی مجھ کو یکقلم / نے مرا غمخوار نے مونس کوئی / کوئی دیوانی کہے سمجھے کوئی
ہر کسے از ظن خود شد یار من / وز درون من نجست اسرار من / اپنی اپنی بوجھ کی سب ہین / کب یہ میرے واقف اسرار ہین
جسمین سمجھین ہین یہ میرا فائدہ / ہی حقیقت مین وہی بس بیفائدہ / اور جسے جاکر کہی ہی ان فساد / ہی مرے حقمین وہی انصاف و داد
دور کیا میرے نہین کرتے علاج / کرتے ہین وہ جس سے ہو اور بگڑ مزاج / بند کرنا کب ہی وحشت کا علاج / وحشیونکا ہو فقط صحرا علاج
جو کوئی ہو عشق کا بیمار یار / کب علاج اوسکا ہی جز دیدار یار / ہی علاج ایسا کہین پر فلک / جای مرہم زخم پر چھڑکین نمک
ہی یہ کس حکمت میں درمان نجات / دین ٹھنڈائی کیجگہ دارو جات / تشنگی بجھنے کا کیا یہ ہی ہی راہ / جاے شربت زہر دی پیاسے کو آہ
ہی کوئی آتش بجھانیکا یہ کھیل / ڈالی پانی کیجگہ جلتے پہ تیل / ہی مروت یہ کہین تمنے سنی / دوستی کی جاکرے جو دشمنی
چاہتی ہین وہ دو عشق ہو اسے دور / اور ہی میری زندگی اسمین ضرور / درد جانان کس طرح چھوڑون بھلا / زندگی سی کیسے منہ موڑون بھلا
مایہ راحت ہی مجکو اوسکا غم / مونس وحشت ہی مجکو اوسکا غم / درد کی میرے دوا ہی اوسکا درد / اور تپ ہجر انکی دارو آہ سرد
عشق جان محرم ہی میری جانکا / زخم غم مرہم ہی میری جانکا / عشق کی آتش ہی ٹھنڈک جانکی / دائمی سوزش ہی ٹھنڈک جانکی

سلہ مراد صفت تجرد
تو است مراد تجلی
نوری کہ سالک را
کیفیت کان عالم
سلہ مراد تجلیات
کہ بیخودی دہد
بخشند سلہ مراد
سعت بصیرت
نور و عنایت
خود سلہ مراد
اشارت الہی
بواسطہ وحی یا الہام
الہام باشد سلہ
مراد صفت
خلوت الہی
سلہ مراد صفت
مجرد سلہ مراد
عشق سلہ مراد
جذبہ از معشوق
سلہ مراد جمع
صفات
سلہ
۱۲

پڑہی ورد عشق سی جو جام دل
ہو تڑپتا لوٹتا آرام دل

گرچہ آنکہونمین ہو زخم انتظار
وہ ہوتی ہون اشکونسی اوسکو بار

مین نہین مجنون ہون بس ہوشیار
آتا ہو طعنہ جنونسے مجکو عار

پیش اہل عقل فرزانہ ہون مین
جاہلونکے آگے دیوانہ ہون مین

ہین مسخر میری عقل وفہم عام
اور جنون میرا ہوا اک ادنا غلام

ماندہ ام در قید زنجیر جنون
بہ کہ باشم اہل عقل وذو فنون

شیخ نے جو نکتۂ تحفہ سُنے
عشق کے دلمین دُرِ تحفہ چنے

دردکی سن گفتگو غش کر گئے
جان ودل اندوہ وغم سی بہر گئے

دل جلا سن گفت دل آویز کو
دی اجازت اشک گوہر ریز کو

تحفہ نے سوز نہانی شیخ کی
دیکہکر وہ اشک رانی شیخ کی

یون کہا ای شیخ جان کہو نا ترا
اوسکے وصفونپر ہی یہ رونا ترا

اوسکو پہچانے تو گر ای نیکبخت
یعنی ہی جیسا کہ حق معرفت

اوسکی گہری کیا حال ہو تیرا ابتلا
تو رہے یا عقل وہوش تیرا بجا

گر بہ بینی یک نفس حسن ودود
اندر آتش افگنی جان ووجود

اوسکے وصفونپر ہو جب عالم فنا
عاشق حق کیون نہو ہر دم فنا

جان ودل دین جب مجازی عشق مین
کیون نہون قربان حقیقی عشق مین

اسکا اوپر کہتی ہون مین اک مثال
تاکہ ہو معلوم جان بازیکا حال

حکایت بطریق تمثیل

نقل ہی لڑکا تہا اک درویش کے
خوبصورت پاک طینت نیک پے

صورت وسیرت مین بس کامل تہا وہ
خوبی عالم تہا جسم اور دل تہا وہ

حسن کا اوسکی کرونمین کیا بیان
تہا گویا اک حقی رحمت کا نشان

پڑہتا تہا اک میر کے مکتب مین وہ
تہا بڑا ذہن وذکا مین بیمزہ

میر کا لڑکا بہی جو پڑہتا تہا وہان
شکل وصورت مین تہا یکتا زمان

گلبن نو حسن کے گلزار کا
آشیانہ طائر انظار کا

ہوگئی ناگاہ الفت درمیان
میر کے لڑکے کی اور اوسکی بجان

شیفتہ ایسا ہوا پسر فقیر
ایکدم رہتا نہ بے ابن امیر

ناگہان اک روز امیر بیوفاق
آگیا مکتب مین حسب اتفاق

حال سب لڑکونکا پوچہا آنکر
آخر اوس لڑکیکو مفلس جانکر

حکم اوٹہا دینے کا اوسکے دیدیا
اور معلم سے یہ مضمون کہدیا

یعنی ہوگی آخرش ای اہل ہنر
صحبت اسکی میرزادہ کو مضر

الغرض اوستاد نے مجبور ہو
جا کہا درویش کے فرزند کو

کہنے سے اوستاد کے ہو چشم تر
اوٹہہ گیا مکتب سی وہ خستہ جگر

پہر سنا تہوڑے دنونکے بعد یون
ہو وہ لڑکا سخت بیمار وزبون

تہی نہ اوسکو کوئی بیماری شاق
کہا گیا تہا میرزادہ کا فراق

آتش فرقت مین اوسکی روز وشب
جلتا بہنتا تہا بصد رنج وتعب

عیش ونکو تہا نہ شب تا تہا وہ
خون دل پیتا تہا اور روتا تہا وہ

کہانے پینے نے دیا اوسکو جواب
خواب راحت کی کیا آرام وخواب

بہوک زیادہ ہو تو دلکو کہا کباب
پیاس غالب ہو تو دی انکہونسی آب

نے کبہی ہنستا نہ کرتا بول چال
غم کو گونے مین پڑا رہتا نڈہال

حال کو اوسکے کوئی گر پوچہتا
ہنسکے رو دیتا نہ تہا کچہہ بولتا

اندر اندر کہا کے رنج یار سخت
رفتہ رفتہ ہو گیا بیمار سخت

میر کے لڑکے کو جب پہنچی خبر
اوسکی بیماری کی پہر تو جلد تر

جہٹ بلا کر ایک خدمتگار کو
یون کہا جا پوچہہ اوس بیمار کو

جا مری جانب سے یون اکبار کہہ
کیا ہی بیماری تجہہ ای یار کہہ

آکے خدمتگار نے بعد از سلام
میر کے لڑکیکا پہنچایا پیام

یون جواب اوس سوختہ جانی دیا
تیری الفت مین مرا دل بیٹہہ گیا

تیری فرقت مین ہوا بیمار مین
اب کوئی دم کا ہون مہمان یار ہے

جان لی اللہ میرا بیگمان
جسم تڑپے ہی یہان اور جان وہان

لوٹ کر لے میرزادہ کا غلام
آیا اور بیمار کا لایا پیام

میر کا لڑکا یہ سنکر ناز سے
گر ترا دل مجھپہ یون مائل ہی اب
جاکے نوکر نے پیام جان گزا
بعد لمحے طلب تو گھر مین آ
بعد اک ساعت کے نوکر میر کا
ہی طبق رکھا ڈھکا اوپر رومال
اور کہا سب اوس سی جاکر ماجرا
دیکھتی ہی اک لگی سینہ پہ چوٹ
دیکھے دل آرام اوسکو ہو گیا
سنتے ہی خادم گیا وہان جلدتر
رکھکے سر زانو پہ بیدم ہو گیا
ہو گیا وہ جان بحق تسلیم آہ
فائدہ کیا اس پشیمانی سے اب
لیکے سکین نے اشارہ دلربا
دل دیا لاکھون خریدی ہیمند اغ
خلق دی مخلوق پر جان بے عنا
شمع پر پروانہ ہو جل کر فنا
حسن یوسف عکس حسن حق ہی پاک
گوی عشق میگرد بہ پہلوی صدق
عشقہاے کز پے رنگے بود
تہرتہرا کر گر پڑی بیہوش ہو
شیخ نے اوسکو پکارا ای کنیز
نام جو لیتی ہے میرا برملا
غم مین اوسکی عشق کی کہیلی ہو زرد
شیخ بولی مانا مین عاشق ہی تو
دل اوٹھا کیا باقی کس انداز سے
بہیجنے مین کون چیز مائل ہو اب
میر کے لڑکے کا عاشق سے کہا
اور طبق پوشیدہ لیجانا اوٹھا
حسب فرمودہ پسر اندر گیا
اور زمین پر ہی پڑا وہ نونہال
میر کے لڑکے نے سنکر پھر ذرا
ہو گیا اوسکا بہی دل لوٹ پوٹ
جسب گیا پہلو سے دشمن ہو گیا
اور اوس جاندادہ کی لایا خبر
سانپ کے کاٹے کی جون چپ سو گیا
سنکے اسکی بہی ہوئی حالت تباہ
چلگیا جب تیر سٹ سکتا ہی کب
دیدیا دل کرکے پہلو سے جدا
اک کلی دیکر لیا پہولونکا باغ
عشق خالق مین نہو کیونکر فنا
عاشقان حق نہون کیونکر فنا
حسن حق پر کیون نہون عاشق تباہ
غلط غلطان در خم چوگان عشق
عشق نبود عاقبت ننگے بود
آہ بہر کر رہ گئی خاموش ہو
بولی لبیک ای سری باتمیز
مجکو جانے ہی کہانسے تو بتا
آنکہو کہو کرکے پایا اوسکو فرد
پر بتا ہے کون تیرا ماہرو
یعنی نوکر کو کہا جا جلدتر
دل ترار ہتا ہی گر مجہہ بن ذرا
سنکے عاشق نے پیام دلربا
وہ طبق سربستہ لیجا کر ضرور
جاکے دیکہا ہی طبق رکھا ڈھکا
وہ طباق اوسنے جلد سلی دی اوٹھا
اوس طبق کو دیکہا جو رومال اوٹھا
وہ دل کو دیکے راحت پا گیا
پہر کہا نادم کو جلدی دوڑ کر
یعنی وہ دلدادہ لڑکا مر گیا
عشق اپنا کام کرکے چل گیا
اپنی کہنے سے پشیمان ہو کر وہ
عاشق صادق تہا اور اہل کمال
اک اشارہ مین دیا دل بیخلل
جبکہ ہو عاشق مجازی کا یہ حال
عشق مولی کچہہ نہین لیلی سی کم
حسن یوسف پر زنان مصر ست
عاشقان صورت وہم و خیال
عشق حق مین تو جودی اک جان کو
حضرت تحفہ بغم پر سینہ چاک
بعد ساعت کی جو آیا اوسکو ہوش
یون کہا پہر شیخ نے ای باآبرو
بولی جیسے دوست کو جانا ہی نیز
کہل گئے سب لبین اسرار جہان
گر ذرا روشن ترا ہی کون ماہ
کہدے اوس دلدادہ سی اسطور پر
بہیجدیتا کیون نہین دل میری پار
پہر دروازہ پہ نوکر کو کہا
جلد رکہنا میرزادہ کے حضور
اور زمین پر اک طرف لڑکا پڑا
میر کے لڑکے سے جا آگے دہرا
دل تڑپتا پایا اوس مین برملا
دلکو اسکے بہی مگر تڑپا گیا
جاکے اوس جانباز کی لا تو خبر
جانکو جانان پہ قربان کر گیا
گلبن نوباے گل مین مل گیا
ہو گیا بیہوش بس رو رو کے وہ
دیدیا دلبر کو جو دل بے ملال
اکر گیا اس شعر پر گویا عمل
کیون نہ مٹ جان عاشقان ذوالجلال
کیون نہون مجنون ہن اوہر مقلم
ہو کے کاٹین جای لیلو نجدوست
کب ہون مثل عاشقان ذوالجلال
پاوی بدلا اوس سے لیکر ساتھ سو
کہہ چکی جب یہ حکایت دردناک
پہر وہی نعرہ تہا اور جوش و خروش
کیا مرا جانے ہی تو نام و لقب
اوس سے اوسکو خوب پہچانا آمین
ہے کوئی بہید اب مجہہ سے نہان
کون سے بت نے تری ماری ہے راہ

کونسے محبوب کی عاشق ہی تو — کونسے مطلوب کی شایق ہی تو
کونسے دلدار پر مائل ہی تو — اسکی تیغ ابرو کی یون گھایل ہی تو
کونسے ہی شعلہ رو کی سوختہ — ہی توکس تیر نگہ کی دوختہ
ہی توکس شیرین دہن کی تشنہ لب — ہی توکس چاہ ذقن مین غرق آب
کونسے ہی سرو قد کی پایمال — عشق مین کس ماہ کی ہی تو ہلال
پیچین آئی ہی کس کاکل کی تو — ہی نشہ مین سچ بتا کس مل کی تو
زخم خوردہ ہی توکس چوگانکی — گیند کی جون ہی جو غلطان گرد سر
کونسے شمشاد کی قمری ہی تو — کونسے آزاد کی قیدی ہی تو
کونسے گل کی ہی تو بلبل بتا — کون ہی محبوب تیرا گل بتا
عرض کی تحفہ نے ای قطب زمان — ہی مرا محبوب خلاق جہان
یعنی جسنے کردیا ہی بیقصور — حرف دو سے دو نو عالم کا ظہور
عشق سی پر جان جسنے دی مجہی — یاد مین اپنے بہر مو کی مجہی
مجکو اپنے سے شناسا کردیا — نور عرفان سے مرا دل بہردیا

بیان کردن بی بی تحفہ معشوق ومحبوب خود را کہ محبوب من معبود برحق و قادر مطلق است

خالق کونین پر عاشق ہون مین — مالک دارین کی شایق ہون مین
دل دیا جسنے دیا دل اوسکو مین — آپکو چہوڑا گئی مل اوسکو مین
دل دہندہ ہی کی دلبر ہون مین — اپنی اوس جانبخش کی مردہ ہون مین
اپنی ہستی بخش پر ہوئیں فنا — میری ہستی مین ہی وہ جلوہ نما
ہون دہندہ آبرو کی اشکریز — اپنی عزت بخش کی ہون خاک بیز
اپنے ہون افروختہ پر سوختہ — اپنی شادی پر ہون غم اندوختہ
اپنے اوس پیراب سرو گل ہون مین — گاہ قمری اور گہے بلبل ہون مین
ہی مرا محبوب دو عالم کا رب — جسکی پاکی بولتی ہی خلق سب
جسکی وحدت کی ہی کثرت جلوہ گاہ — جسکی یکتائی کا شہد اللہ گواہ
ذات برحق بادشاہ بیبدل — فرد مطلق لایزال و لم یزل
ہی وہی معبود برحق میرا دوست — ہی وہی موجود مطلق میرا دوست
ہی مرا محبوب سر کن فکان — راز عالم جان جان روح جہان
ہی مرا محبوب مطلوب بے حبیب — جو ہی مجہسے بہی بہت میری قریب
ہی مرا معشوق وہ بیشبہ و شک — عشق مین جسکے ہی سرگردان فلک
جسکی پیکر کے ہی حیرت زمین — ہی پری بدست بیجان حزین
ہی نشہ مین جسکی عبدیت کے چور — آدم و جن و ملک حور و قصور
جسکے جام عشق سے در ذات مست — فرش سے تا عرش موجودات مست
ہی وہی دلبر مرا وہ ہی حبیب — جو ہوا اوسکے نہین کوئی حبیب
ہی جو محبوبان عالم پر یہ نور — ہی اوسی کے پرتوہ کا سب ظہور
حسن محبوبان عالم سر بسر — عکس حسن حق ہی جون نور سحر
مس زراندودہ ہی یہ خوبی خلق — عکس محبوبی ہی محبوبی خلق
اور گیا جب زر ہوئی ظاہر مسی — اوسکی عاشق پر جب آتی ہی ہنسی
سایہ اپنے اصل کو جب چل گیا — خاک مین عشق مجازی رل گیا
ہو وی گر عاشق مجازی کچہہ عقل — سات اوس سایہ کو وہ کرتا ہی نقل
سایہ تو جا اصل مین اپنی ملا — عشق حقیقی اوسکو حاصل ہوگیا
جب حقیقت دیکہہ لی اندر مجاز — تب حقیقی عشق مین کر ترک ناز
یعنی جب معشوق اوس کا مر گیا — بیوفائی اپنی ظاہر کر گیا
ہوگئی باسر بدن سے سرح جب — ہوگیا عشق مجازی سرد سب
چشم و گوش و چہرہ سب مہجور ہوئی — عشق تہا جس شے پہ کہو وہ کیا ہوئی
پرتوہ حسن حقیقی کا وہ تہا — جسپہ یہ عاشق ہوا تہا مبتلا
پرتوہ جب اصل کو اپنی گیا — رہ گیا عاشق بچارا دیکہتا
کہل گئی جب آنکہہ تب نور پا گئی — عشق ناقص مین عمر برباد کی

اصل اور سایہ مین سمجھا کچھ نہ فرق
چھوڑ دریا کو ہو قطرہ مین غرق
دیکھ کر کے عکس خور دیوار پر
غش کیا اور کی نہ سورج پر نظر

آئینہ مین دیکھکر عکس حبیب
اصل صورت سے رہا تہا بے نصیب
جب خیال ماسوا باطل ہوا
عشق حقیقی تب وسی حاصل ہوا

عشق بر مرده نباشد پائدار
عشق را بر حی و بر قیوم دار
عشق زنده در روان و در بصر
میشود هر دم ز غنچه تازه تر

عشق مرده پر نہین ہی پایدار
زنده اور قایم کا کر عشق اختیار
عشق زنده کا ہو ہر دم تازہ تر
دلمین اور آنکھون مین با صد کر و فر

ماسوا حق کے جو کچھ موجود ہو
شکل ہستی ہی دلے نابود ہی
بند کر آنکھو نکو کر دے نظر
ہی وہی محبوب ہر جا جلوہ گر

غیر ہی کب ہی وہ ہی موجود یار
اول و آخر نہان و آشکار
ہی حقیقت مین نہین جز ذات ایک
دو نظر آتے ہین احول کو ولیک

احولی کو دور کرکے کر نظر
ہی وہی خورشید ہر جا جلوہ گر
ہین اوسی دریا کی سب موجین ظہور
گرچہ رنگا رنگ ہی اونکا ظہور

شمع گر لا کہون تجھے آوین نظر
ایک ہی جب نور پر جاوی نظر
ہی ہزارون آئینو مین شکل یک
عقل اس کثرت سے حیران ہی ولیک

آئینو نکو دیکھکر کے رنگ رنگ
عقل جزوی اس تحیر سے ہی دنگ
پوچھے آئینو نکی کثرت سی تو گر
حق کے اسما و صفات ہین جلوہ گر

دس عدد ہون یا ہزار انکو یا کہ سو
ہر اک اونکا ایک سی خالی نہو
وہ نہین جسمین نہین وہ جسمین ہو
وہ بھی ہی ناچیز ای اعداد جو

یہ نہین ہی وہ نہین ہی مین نہ تو
ہے وہی نور منزہ چار سو
دونکہ اور دو نہ پڑہ اور دو مگو
جان اوسمین آپ کو محو و نہان

اس سی زیادہ کہہ نہین سکتا ہون مین
ہی یہی بہتر کہ چپ رہتا ہون مین
ہی ہمای وحدت اب پرواز گر
آوی کب دام سخن مین لای پر

قطرہ مین دریا سماوی کسطرح
ذره مین خورشید آوے کسطرح
باد اندر مشت آسکتی ہی کب
آگ منہ مین سما سکتی ہی کب

کوہ کو کیونکر اوٹھاوی برگ کاہ
نور مین ظلمت کو ہو کسطرح راہ

رجوع بقصہ

شیخ ستری یہ سخن تجھ سے سن
ره گئے حیران و ششدر بی سخن

سنکے اوس نی سے بدل میٹھے کلام
قند وحدت سی ہوی شیرین کام
کرکے اوس سی گوہر معنی بگوش
شربت توحید کو بس کرکی نوش

یون کہا قیدی تجھے کسنے کیا
رو دئی اور رکھ ہاتھ پیر یہ کہا
جاہلون نے کرکے باہم مشورہ
بند مجھ آزاد کو بس کر دیا

بعد ازان اک آہ بھر کر گر پڑی
شیخ نے جانا گئی مر اس گھڑی
ہوش جب آیا تو پھر اوسنے پڑھی
چند شعر اپنے مناسب حال کے

دیکھ اوس کی حالت مضطر کو شیخ
اور سنکر قصۂ بے سر کو شیخ
صاحب بیمار خانہ سے کہا
پھر حق کر اس ولیہ کو رہا

اس گرفتار محبت کو تو چھوڑ
آ ہوی صحرای وحدتکو تو چھوڑ
قید سے تو چھوڑ اس بی قید کو
تا ترے بر لاوے حق امید کو

کر تو آزاد دو عالم کو آزاد
دو جہانمین تا کری حق تجکو شاد
سنکے اوسنے طوق اور زنجیر توڑ
اونکے کہنے سے دیا تحفہ کو چھوڑ

پھر کہا یون شیخ سنا ای خستہ جان
اب چلی جا تیرا دل چاہی جہان
عرض کی تحفہ نے ای والا گہر
میرے جانیکا ٹھکانا ہی کدھر

قید مین ظاہر کی مین کیا قید ہون
قید باطن کی و لے پابند ہون
شیر معنی ہون مین انا او دو کون
بند کر سکتا ہی یان اب مجھکو کون

طوق زنجیر اور یہ زندان میری آب
اک اشارہ مین فنا ہوتے ہین سب
کیا نہین تمنے سنا ای خوشخصال
قید مین منصور کی قوت کا حال

حکایت حضرت شیخ منصور رحمہ اللہ

قید مین جسدم کیا منصور کو
فانی حق غرق بحر نور کو

سات اوسکے تین سو تھے او جنید — اپنے اپنے جرم کی شامت سی بند
بولے منصور اونکو تمسے بند توڑ — تم اگر چاہو تو دو نہین سبکو چھوڑ

یون کہا سنتے یہ گر ممکن ہی جو — کیون نہین دیتی خلاصی آپکو
یون کہا مجکو شریعت کا ہی پاس — قید حق مین ہون نہین مجکو ہراس

ہان اگر چاہو تو دو نہین تمکو چھوڑ — اک اشارہ مین تمہاری بند توڑ
پھر اشارہ جو کیا انگشت سے — بند دست و پا سے اونکی گر پڑی

قیدیون نے آپکو دیکھا جو خاص — بند اور زنجیر سے بالکل خلاص
عرض کی سبنے کہ ای شیخ بلند — کسطرح جان ہم در زندان سے بند

اور ہین دربان در و زنپر مستعد — پھرے اور چوکی کے اوپر مستعد
یون کہا منصور نے پھر کیا ہی ڈر — کہلکے یہ در کی سو زندان نظر

شیخ کے کرتے ہی زندان پر نظر — ہوگئے پھٹکر کے دیوار و نہین در
پھر کہا اب جاؤ تم ساری نکل — اپنے اپنے گھر کو جاؤ بے خلل

بولی سب تم کیون نہین چلتے ہو گھر — یون کہا جانا ہے مجکو دار پر
ہی مرے سینہ مین اک سر نہان — دار پر جاکر کرونگا مین عیان

بعد اوسکے حکم سے دلدار کے — ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جسم زار کے
اسطرح مین بھی ہون حکم حق مین بند — امر تلخ اوسکا ہی مجھپر مثل قند

میرے پیاری نے مجھے ای ہوشمند — کر دیا ہی بند مین بندہ کے بند
اوس مرے محبوب نے کر دی مجھے — اپنے اک بندہ کی بس بندی مجھے

اوسکی مرضی پر رہونگی ویسی بند — ہو جدا میرا یہان گر بند بند
گر مرا مالک ہو راضی جاؤنگی — ورنہ صابر ہون نہین گھبراؤنگی

شیخ سری نے کہا ہنسکر کی یون — ہی عجب تو نکتہ دان ای ذو فنون
اس سخن سے ہوگیا اب آشکار — مین ہون مجنون اور تو ہی ہوشیار

ملاقات شدن شیخ سری سقطی از تاجر مالک تحفہ

شیخ اور تحفہ بہم آپس مین باز — کر رہے تھے گفتگوی راز و ناز

تاجر دل خستہ سینہ سوختہ — پشت خم غصہ سے سینہ دوختہ

آگیا باہر سے اندر ناگہان — جانب زندان بندی بدامان

آکے داروغہ سے یون اوسنے کہا — ہی کہان تحفہ کہا اندر ہی جا
پاس اوسکی بیٹھے ہین حضرت سری — سنکے یہ خوش ہوگیا وہ اوٹھ کھڑی

شیخ کو دیکھا تو بس خرم ہوا — فکر سے تحفہ کی دل بیغم ہوا
بولا برکت سے دعا کی انکی اب — مشکلین آسان ہونگی میری سب

بعد تسلیم و ادب ہو چشم تر — رکھدیا پھر شیخ کے پاؤن مین سر
شیخ بولا ہوش کر ای بے تمیز — مجھسے سو درجہ ہی بہتر یہ کنیز

ہے ادب مجھسے گدا کا بیشمار — شاہ معنی کو کیا ہے بند و خوار
لایق تعظیم پر تو ہو ستم — اور ہو نالایق معظم محترم

ابلہان تعظیم مسجد میکنند — در جفای اہل دل جد میکنند
کب ہی مسجد جز درون اولیا — کیونکہ ہی وہان جلوہ فرما کبریا

کیا نظر بندی ہے ای دانا راز — باز کو پشہ کہین پشہ کو باز
ہی عجب دنیا کا یہ برعکس کار — خار کو جانین ہین گل اور گل کو خار

چاہ کو جانے ہین راہ اور رہ کو چاہ — شاہ کو مسکین کہین مسکین کو شاہ
نیک کو جانے ہین بد اور بد کو نیک — ایک کو سمجھین ہین سو اور سو کو ایک

غمکو شادی جانتے اور شادی کو غم — نم کو دریا سمجھین اور دریا کو نم
خوار کو سلطان سلطان کو ذلیل — دانا کو نادان نادان کو عقیل

سہل کو مشکل کہین مشکل کو سہل — اہل کو نااہل نااہلون کو اہل
عاقلون کو جانتے مجنون ہین — اور جو ہین مجنون انہین عاقل کہین

خلق جسکو جانتی سردار ہے — پیش اہل دل ذلیل و خوار ہے
اور جسے سمجھین ہین سب خوار و ذلیل — ہی حقیقت مین وہی شاہ جلیل

اس کنیزک کو کہ ہو سلطان جان — کسلیے رکھتا ہے خوار و ستہان
کیون کیا اس گلبدن کو خوار کار — کیون کیا اس آئینہ کو پر غبار

جان کو اپنی ستاتا ہے کوئی
کر بیان اسکی حقیقت جیسے تو
ہو گئی ہی کب سے یہ زحمت اسے
اشک سے لعل و گہر کرنے لگا
سنیے مجسے قصۂ تحفہ بہوش
کان دیجے تا مرے دلکا دہوان
خلق کا دیکہا وہان اک اژدہام
بکتا ہی اک شاہد خورشید فام
وصف اوس گلرو کا جب مجسے کہا
الغرض مین بہی عزیمت کو پرہا
نور کا پتلا عجب دیکہا عیان
سب سے آگے بڑہ کے آخر مین کہا
لے لیا مین مول آخر کو بجان
خوبی و حرفت کا تہا بس اکے غل
شوق کی پیکر کے اکدن ننگ کر
تہا زبان پر یہ کہ ای فریادرس
چارہ بیچاریکا بیکس کا رفیق
دل دہندہ بیدلان عاشق نواز
پردۂ دلمین مرے لی تو نے جا
بندگی تیری ہے میری زندگی
دو جہان کا دیسے میرے غم گیا
بیکسونکا تو ہی کس بیکس ہون مین
کہکے یہ پہر بے تحاشا رو پڑی
ماسوا کی آرزوئیں توڑ دین
بول اوٹھا ایک کسی سودے کا آ

خاک مین زر کو ملاتا ہی کوئی
اول اور آخر سے یکسر موہو

کیون اس آزاد دو عالم کو گیا
حال کیا کہتی تہی اور کیا ہوا

بیان نمودن تاجر حال تحفہ را رحمہا اللہ

عشق کے پیچے در تحفہ بگوش
نکلے راہ گوش سی کچہہ تو اس آن
گر رہی تہی قند پر جیسے ہوام
جنتی تحفہ ہے تحفہ اوسکا نام
دلمین پہول اوسکی تمنا کا کہلا
پہر تسخیر یری آگے بڑہا
جسکی ہی تعریف مین قاصر زبان
اسکی قیمت دو نگا مین سب سے سوا
فتنۂ دوران آشوب زمان
خاطر عالم رہی تہی اوسپہ ہل

سنیے ساتہہ اوسکے کہانیکو مری
ایکدن پہرتا تہا مین بغداد مین
ایک سے پوچہا مین کیون آئی یہ ہجوم
دیکہہ اوسکو شمع و گلبدن
جلوۂ آن ماہرخ از راہ گوش
دیکہا رخ اوسکا تو پایا ماہ گو
ہین خریدار اوسکے صد ہا بیشتر
یان تلک لایا کہ جو اندر شمار
آیا خوش ہو کر کے پہر مین جلد تر
سر سے پا رکہتی تہی زیبائی بنا

اظہار شدن عشق تحفہ و زور شور او

مایہ بے مایہ کا بے بس کا شفیق
مرہم زخم دلان پاک باز
خلق کے در پر مجہے دی تو نے جا
غیر کا کر دفع بند بندگی
تخم الفت تیرا دل مین جمگیا
دستگیری کر کہ بس بے بس ہون مین
کہولدی شرگانسے سر جانکی لڑی
آرزوئین دلسے اپنی چہوڑ دین
سر مین اس زیبا کے سودا پڑ گیا

دستگیر ناتوان عاجز نواز
ای مرے دلبر مرے جانکی حبیب
پڑ ہی تیرے عشق سی سب تن مرا
ہی قسم تیرے جمال پاک کی
ہر رگ و پے مین سمایا ہی تو ہی
ہاتہہ سی اس دسکے کر مجکو جدا
بعد ازان اوٹہکر کے توڑا ساز کو
جو کوئی اوس محفل دلکش مین تہا
تیر عشق پہینکا کسی خورشید ماہ نے

قید مین اسکا سبب مجکو بتا
یہ جنون اسکو ہوا کیونکر شروع
کتنی مدت سے ہے یہ حالت اسی
شیخ سے کی عرض تاجر نے کہ یا
اوس بلائے ناگہانی کو مری
آگیا اک کوچۂ بغداد مین
ہی کہا اک فتنۂ تحفہ کی دہوم
سب گئی ہین بلبل و پروانہ بن
برواز تاجر روان عقل و ہوش
کان سے بہتر ملی مجکو نظر
قیمت اوسکی کرتے جاتی ہین سوا
آئے درہم اوسکی قیمت بیس ہزار
خانہ ویران گر کو لیکر اپنے گہر
پر عیان جہرے سے سودائی بنا
تہی لگی گانے بجانے چنگ کو
کون تجہہ بن بے بسی بیکس کا کس
مستغیث عاجزان چارہ رسان
ای مرے نزدیک و دردکی قریب
خلق کے ہاتہہ نہین ہی دامن مرا
دام غم مین تیرے جیسے مین پہنسی
غیر کی مجہہ مین نہ گنجائش رہی
کر مجہے اپنے کرم سے اپنا خاص
اور کیا رونا شروع اور رہ گئے ہو
تاجر اور سات اوسکے سب چہوٹا بڑا
زخم کہایا اسکی جان آگاہ نے

عشق کا مارا کسی نے اسکو تیر / یار دل کے ہو گیا سینہ کو چیر
لیک کی ہر چند سب نے باہنر / جستجو سب ات کی ایدہر اودہر

پر ہوا ار دشمن نہ وہ ہی کون آہ / کون سے بت نے ہی مارا اوسکو آہ
ماری تیغ عشق کس معشوق نے / زخم دل کہایا ہی اس معشوق نے

گذرا اسحالت مین اسکو ایکسال / کہانا اور پینا تہا سب اوس پر وبال
عیش دنکو تہا نہ سونا راتکو / لب پہ خندہ تہے زبان پہ گفتگو

انس رکہتی تہی غم سینہ سب سے یہ / بہاگتی تہی مثل وحشی سب سے یہ
تہی گریبان سے عداوت ہاتہہ کو / تار دامن مین شکایت ہر بات کو

آہ و نالہ سے اسے الفت کمال / اپنے بیگانہ سے تہی وحشت کمال
شور و افغانکی کبہی تہی دہوم دہام / گاہ خاموشی سے رکہتی تہی کلام

گاہ سر ہتی تہی دیوارونسی پہوڑ / گاہ جا جنگل مین در درازیکو توڑ
رات بہر ہنستی تہی یا روتی تہی یہ / مجکو سونے دی نہ خود سوتی تہی یہ

نوچتی تہی گاہ اپنے سر کے بال / گہ طمانچونسے کری تہی منہ کو لال
کام تہا گریہ سے اوسکو روز و شب / جان میری اس سے آئی ہی بلب

مقید کردن تحفہ را در بیمارستان و بیان زور شور او در غلبۂ عشق الٰہی

گرچہ تدبیرین کرین مین سو ہزار / ایک نے بہی پر کیا اوسپہ نہ کار
جبکہ بگڑا اور بہی اوسکا مزاج / بند کرنا ٹہرا آخر کر علاج

کرکے بس آہن دلی سب نے بندوق / کر دیا اوس ماہ کو زنجیر طوق
چشم سے جاری تہا اسکے خونکا نال / پڑہ رہی تہی شعر اپنے حسب حال

اشک آنکہون مین لبون پر تہی فغان / عاشقانہ تہی غزل منہ سے عیان
جسکا سب مضمون سوز و درد تہا / گریہ و افغان و آہ سرد تہا

جیسے ابتک وہ ہی دیوانی ہی یہ / عقل و حس سے اپنی بیگانی ہی یہ
دشمنی ہے خویش و اقربا سے اسے / ہمدمی ہی آہ و نالہ سے اسے

کہانا پینا ترک اسکا ہو گیا / خواب اور آرام اسکا سو گیا
کہا کباب دل لگی ہی بہوک اگر / جب پیاسے ہو پیتی خون جگر

نقل غم اسکا ہی رونا ہی شراب / لوٹنا جگنا ہی بیہوشی ہی خواب
راحت اور آرام اسپر شاق ہی / اور تڑپنے لوٹنے مین طاق ہی

ہی جنون برا ہی دیوانی سدا / عقل سے رہتی ہی بیگانی سدا
گر ہنسے تہوڑا بہت روتی ہی یہ / رنج و غم پر اپنے خوش ہوتی ہی یہ

ہو ہے روشن جس جگہ شمع بلا / اپنے دی پروانہ جان کو جلا
غش ہی اپنی بیخودی ہستی ہی یہ / مرتی ہی نت نیستی ہستی پہ یہ

ہے محبت اسکو وحدت سے سدا / دشمنی رکہتی ہی کثرت سے سدا
اپنی حیرانی کی یہ مشتاق ہی / شور و غل مین شہرۂ آفاق ہی

اسکی آنکہونکو ہی نت رونے سے شوق / اشک کو میل خودی دہونے کا شوق
اسکی اسحالت نے ہی حالا خفا / کر دیا ہی عیش پیرا سب خراب

اور جو پوچہو سب مری پونجی ہی یہ / گنج دولت کی مرے کنجی ہی یہ
باہمہ حال اسکو ہزار سو زر دیا / ہی خریدا ہے کہ درہم بیس ہزار

رکہتا تہا امید تالونمین بنور / ہم مثل قیمت کے اسپر سود اور
کیونکہ رکہتی ہی یہ اک کامل ہنر / جس سے اسکو چاہتا ہی ہر بشر

رکہتی ہی ظاہر جو یہ حسن و جمال / اس سے زیادہ اور ہی اسمین کمال
جس سے ہی زیادہ خلق مین اسکی ہی دہوم / شوق کا خلقت کی ہی اسپر ہجوم

شیخ بولے اسمین کیا ہی وہ ہنر / جس سے اسکی ہی یہ قیمت او قدر
یون کہا ہی مطربہ گاتی ہی یہ / دلکو اک نغمہ مین لیجاتی ہی یہ

فن موسیقی مین رکہتی ہی کمال / قال سے اسکی ہو عالم اہل حال
جو کوئی آواز کو اسکی سنے / ذوق سے دو دو پہر سر کو دہنے

ذوق مین آکر کے یہ گاتی ہی جب / مست ہوتے ہین در و دیوار سب
لحن داؤدی اسے حق نے دیا / اور دم عیسے اسے حق نے دیا

واسطے نغمہ کے جب کہولی زبان
جاکے آتی ہی تن مردہ مین جان
بلبل روح اسکا سن آواز چنگ
جاے گلزار ارم کو بیدرنگ

ہاتھہ مین جب ساز کو لیتی ہے تو
صوفی اک عالم کو کردیتی ہے تو
مرغ دل پران ہو جب کہولی زبان
ہو صدا اسکی حیران گوش جان

جب بلند کرتی ہے یہ آواز کو
ہوتی ہی برپا قیامت چارسو
اور سوا اسکے مین جو ہین کمال
اوس سے واقف ہی خدا لایزال

پرسیدن شیخ سری سقطی از تحفہ مطربہ حقیقت حال او

سنکے سری نے کہا تحفہ سے یون
سچ ہی کیا تاجر بیان کرتا ہی جون

حال دل کچھ تو ہی کر اپنا بیان
دوست بر دل دیدہ تر کہولی بان

روئی اور ہنسکر کہا ای شیخ نیز
سچ کہا تاجر نے گرچہ سچ نہین

کہتا ہی اپنی سمجھ کی ہر کوئی
حالسے میرے نہ واقف ہر کوئی
پھر کئی اشعار عربی کی پڑہے
جنکے معنی مین نہ سند ہین لکھے

یعنی کی حق نے مرے دل سے کلام
تہی زبان محبوب اپنی اوس مقام
بعد فرقت کے ہوئی قرب حصول
کرلیا حق نے مجھے پاک و قبول

لے لیا بس کوچۂ الفت کو مین
پر نہ چھوڑا اوس در دولت کو مین
جو کہا مانا مین رغبت سے اوسے
ہو گئی حاضر پکارا جب مجھے

سب گناہون کو مرے کر کے معاف
کی عطا جنت مجھے بے اختلاف
ایک جنت کیا جو اوسکا ہو رہا
ہو گیا وہ وارث ہر دو سرا

فضل سے حق کے ہوئی مقبول مین
سیر باغ وصل مین مشغول مین
لطف حق نے کرلیا مجھے پسند
زہد ناقص تلخ و تیرہ مثل قند

ذکر عطا بی انتہا الٰہی در عبادت بندگان خود

زہد نا مرغوب نا چیز حقیر
فضل سی لکہی اوسی نعمت کثیر

ہے یہ فضل و لطف اوسکی ذات مین
پوتھہ لیکر دے ہی موتی ہاتھہ مین

سنگریزہ لیکے دے لعل و گہر
لے ہی مشت خاک دی ہی سیم و زر

لے گل پژمردہ دی گلشن تجہے
بدلے اک دانہ کی دی خرمن تجہے
لیکے شاخ خشک دی بستان تجہے
بدلے اک دینار کے دی کان زر

لیکے تجھسے کوزۂ آب خراب
جام کوثر دی ہی با مشک و گلاب
لے دو قطرہ اشک کے دریای نور
لے ہی گندہ بیر دے حور و قصور

سجدہ سر جو نہین جز خاک و خون
بدلے اوسکے دی ہی قرب بیکران
ہین جو اعمال جوارح خاک و باد
لیکے دے نعمات جنت بامراد

چشم نم لے دی یم رحمت تجہے
آہ دل لے دی دم دہلت تجہے
دست پا لی بال و پر دادی زبان
تنکے بدلے جان جانکے جان جان

لطف و احسانکا ہو اوسکی کب بیان
بخشدی ادنا کو اک ملک جہان
تخت پر بخشش کے جب جلوہ گر
بندہ عاجز کو بخشے تاج سر

پشہ کو شہباز کے دی بال و پر
رہبرہ مسکین کو طاقت شیر نر
ذرہ کو خورشید کر دیتا ہی وہ
قطرہ مین دریا کو بھر دیتا ہی وہ

وہ ہوا اوسکا جواب دیکھا ہوا
وہ ہوا اوسکا تو سب دیکھا ہوا
ہوش کر ای یار بہر وصل جان
مزرعہ دنیا ہی کچھ بولے یہان

چند ایام اندر عمر مستعار
کرکے طاعت لو حیات پایدار
وہ حیات جاودان بے انتہا
گرو جسکے نیستی ہرگز نہ جا

پیش عقبے دنیا اک ساعت سے بس
ایک ساعت وہ بہی ہے حرمت سے بس
ہی کہان افسوس تیری ہوش و عقل
سانس تیری رائگان کرتی ہے نقل

مت گران انفاس خوش کو خوار کر
غفلت دنیا سے بچ رہ ہوشیار
تین دن کے عیش پر مت ہو تو شاد
آخر ہو مثل غنیمہ نامراد

آخرش سب چہوڑ کر مرجائیگا
جز ندامت کے نہ لیکر جائیگا
تو حیات جاودان چاہی اگر
پہلے مرنے سے جاگا و دیدہ مر

آفرین جانکو جو رہ اسکی مین جا
مرحبا سر کو جو ہو اسپر فدا

عہد و پیمان ازل کو یاد کر
ذکر حق سے ملک دل آباد کر

پاسبان ذکر کا رکہہ ورد و شور
تا نہ آجای کہین غفلت کا چور

ایکدم غافل نرہ کر ذکر حق
تا نہ رہیو غیر ذکر و فکر حق

ذکر کہند کو تا ہووے عیان
نی کہ ہو جس فکر سے جاری زبان

ہے مشاہدہ حق کا ذکر سعی یہان
رویت و دیدار ہو شہدن وہان

جبکہ تجھپر ہو عیان سلطان فکر
اس گہڑی ہو سر بسر تو کان فکر

ہو تیرے دل مین جہان جان عیان
جسکے اک دریا کا قطرہ یہ جہان

پیش خورشید کرم ای جان عم
ہین یہ دونون ماہ و خور ذرہ سے کم

بعد اسکے ہو نہین سکتا بیان
ہو تیرے سر خرو سے جو کچھہ عیان

ویسے جسم عشق کا شعلہ اٹھا
بجز احد کے کون اے احمد رہا

مرنا اس رہ مین ہے شان زندگی
ہے یہ مرنا زندگی پایندگی

غفلت و نسیان سے رہ تو دور تر
پاس کر انفاس کا ای بےخبر

ایکدم نسیان اگر تجھکو ہوا
عمر کی دولت سے لیجاگا چرا

غیر حق کو دل سے اپنے دور کر
نور کے جلوہ سے دل معمور کر

ذکر تن طاعت ہے ذکر دل حضور
ذکر سری نور ہستی سے نفور

ذکر لفظی عارضی ہے اے عزیز
ذکر روحی جوہری ہے اے عزیز

ذاکر اور مذکور ہو جا ایکبار
غیر حق کی کب رہے باقی شمار

یہ جہان نم ہے وہ یم بے انتہا
نم کو ہے اس یم سے بس نشو و نما

الغرض ہے حق کی تجلی نہان
پہونک کر دے تجھے بس بے نشان

جب کہ ہے عشق احد دل سے ظہور
میم احمد درمیان سے ہووے دور

بند کر امداد اب آگے زبان
قصہ تحفہ کو کر ہم سے بیان

رجوع بقصہ و خریدن شیخ سری تحفہ را و منظور نکردن تاجر و آزاد کردن تحفہ را

شیخ نے سن یہ کہا رکھے حال و قال
پائے جب تحفہ مین سب تحفہ کمال

اور کہا دل مین کہ لڑکو نے گہر
مول لینا ہے بہت آسان تر

حقہ پر لعل بستہ ہے یہ
لے تو اسکو کھول دے زر کی گرہ

شیخ نے پہر اٹھکے تاجر سے کہا
بیچ تحفہ کو مین دون اسکی بہا

جسقدر زر چاہتے ہو مجکو سو لے
لیک تحفہ سیمبر کو مجکو دے

مین تو لنگر ہو گیا اسپر فقیر
کب ہے تم پاس اتقدر دولت کثیر

جو کہ نقد و جنس میرے پاس تہا
سبکا سب مین اسکی قیمت مین دیا

یہ ہانہ وہ مین بکس رکھیا
مثل عاشق بے دل و بیدل ہلا

خاطر نادین اپنے با کمال
بویا ایک اسکی تمنا کا نہال

دونون عالم سے ہے بہتر گہر
اور ہے تاجر طفل نادان بے خبر

گرچہ تیرے پاس اک درہم نہین
لطف حق کا ہی مگر کچھہ کم نہین

بیچتا ہے تو اگر لیتا ہون مین
جو طلب قیمت کرے دیتا ہون مین

عرض کی سنکے یہ تاجر نے کہ آہ
ہو گیا ہون فقر سے مین تو تباہ

تم ہو خود مسکین کہان تم پاس زر
جو خرید و گے اسے لے بہر ور

ہو گیا محتاج سب کچھہ صرف کر
لے کنیزک ہاتھہ مین ہے اب زر

آہ صد افسوس اب مین کیا کرون
کس سے جا اپنی مصیبت کو کہون

شیخ نے اس سے کہا تک صبر کر
لاتا ہون مین اسکی قیمت بخطر

بعد ازان اٹھکے با آہ و بکا
روتے روتے شیخ اپنے گھر گیا

گھر گئے شیخ اور نہ تہا پاس اک دانگ
خبر و عا گریہ افغان و بانگ

مناجات شیخ سری سقطی در طلب قیمت تحفہ رحمہا اللہ

جاکے بس حیران تنہا بیٹھکر
رات بھر رو بصد سوز جگر

عرض کرتے تھے کہ ای پروردگار
حال میرا تجھ پہ ہے آشکار

پاس میرے کچھ نہین پر ای جواد
ہے ترے فضل و کرم پر اعتماد

کر دے اس دم اپنی رحمت کی نظر
مجھ غریب و مفلس و بیمار پر

کھول گنجینہ کرم کے اپنے در
اور عطا تحفہ کی قیمت مجکو کر

سرخرو کر مجکو تاجر کے حضور
وعدہ کر آیا ہون مین اوس سے ضرور

ہو میرا یارب تو اب حاجت برار
کر نہ مجکو سامنے تاجر کے خوار

بحر حق ہو بحر رحمت موجزن
کر مجھے رسوا نہ اندر مرد و زن

شیخ کی اس عجز و زاری دیکھکر
آگیا دریا کرم کا جوش پر

لوٹتے تھے شیخ خاک عجز پر
ناگہان ٹھوکا کسی نے آکے در

کھولا دروازہ تو دیکھا اک امیر
بالباس فاخرہ روی منیر

ہے کھڑا در پر با آداب تمام
اور شمع روشن لئے ہمرہ غلام

اور کئی ہمراہ خادم با ادب
تھیلیین پر زر لئے ہاتھوں مین سب

کون ہے پوچھا دیا اسنے جواب
ہون مین احمد بن مثنی ای جناب

شیخ نے اس سے کہا اسوقت تو
کسلئے آیا کہا ای نیک خو

مجکو اس رات ای ولی باخدا
خواب مین یون پہنچی ہاتف کی ندا

یعنی لیکر چند زر کی تھیلیان
جا کے سری کی نظر کر نقد جان

دیکے سری کو کر اسکا جی خوشی
جان تو اسکی خوشی میری خوشی

آپکے پاس اسلئے آیا ہون مین
ہو یہ مقبول اب جو کچھ لایا ہون مین

شیخ نے سن مژدۂ راحت فزا
سجدۂ شکر حق کی نعمت کا کیا

صبح ہوتے ہی ادا کر کے نماز
باہر آئے شیخ باشوق دراز

میر کو لے ساتھ اپنے باشرف
لیگئے تشریف تحفہ کیطرف

ہاتھہ احمد کا پکڑ ایک آن مین
لیگئے اسکو بیمارستان مین

دیکھا جو صاحب بیمارستان کو
بیٹھا ہے انکھین لگائے چارسو

شیخ کو دیکھا تو کہکر مرحبا
عرض کی آؤ کہ اب بھید کھلا

یہ کہ درگاہ خدا مین بیگمان
قرب تحفہ رکھتی ہے یہ قدر شان

غیب سے کل آئی مجکو یون ندا
بے شبہ تحفہ ہے مقبول خدا

چاہتی ہے رب کو وہ اور اسکو رب
فضل رب کا اسپہ ہے ہر روز و شب

ہی خدا کا قرب اسکی جان مین
نور عظمت اسکو ہے ہر آن مین

شیخ کو دیکھا تو تحفہ رو پڑی
اور یہ کی حق سے مناجات اسگھڑی

یعنی خوش بیٹھی تھی مین ای کبریا
تونے عالم مین میرا شہرہ کیا

حال سے میرے کوئی واقف نہ تھا
وصف کا میرے کوئی وصاف نہ تھا

خلق مین مشہور کر کے ای خدا
کر دیا مجکو بلا مین مبتلا

بند محکم مین ہے جو ہے مشتہر
ہے یہ بند آہن بھی بس سخت تر

خلق مین جو ہو گیا مشہور تر
کھل گئے سو آفتون کے اسپہ در

غیرت و رشک و حسد غصہ و حشم
بغض و حرص و دشمنی کینہ و خشم

ہر طرف سے اسکے اوپر کو ہجوم
آنکے برسے ہے جیسے ابر جھوم

گر تو ان آفات سے بچنا ہے چاہ
دامن عزلت پکڑ اور امن چاہ

مرکب عزلت ہو گمنامی کی راہ
آفت شہرت سے جب پکڑے پناہ

جسنے دیکھی ہو نہ خلوت کی بہار
کیا قدر جانے وہ گمنامی کی یار

تب نقد سے قدر گم ہونیکی پوچھ
عظمت عزلت کو اسم اعظم سے پوچھ

قدر او عظمت اگر چاہے ہے تو
بیٹھکر خلوت مین گم کر آپ کو

آگیا تاجر بھی اتنے مین وہان
آنسوؤنکی سیل چہرہ پر روان

شیخ بولے غم نکر آیا ہون مین
جسکا تو طالب ہے وہ لایا ہون مین

شیخ نے پھر پیش کی ہمیان زر
عرض کی تاجر نے آنکھو بھیگکر

مین نہین دیتا ہون اس تحفہ کو اب
قیمت اسکی وسیلہ کا کوئی کب

قیمت تحفہ ہے بس اس سے سوا
اس سے اسکو کب کرون مین جدا

پھر بڑھائے اور درہم چند بار
بڑھتے بڑھتے پہنچے تا چالیس ہزار

روکے تاجر نے کہی آخر یہ بات
خواب مین حق نے کہا مجکو یہ رات

یعنی ہے مقبول حق تحفہ ضرور
پاس اسکے خویش و بیگانہ سے دور

جان سے میری طرف مائل ہے یہ
ہے نہ دیوانی بہت عاقل ہے یہ

ہو گیا جب ظاہر اسکا مرتبا
کر سکے کون اسکی اب بیع و شرا

اب اگر دنیا کی دولت و تمام
کب قبولوں سکو ہیں ای نیکنام

خالصاً لله ہیں بالیقین
کر دیا آزاد تحفہ کے تئیں

اور جو کچھ ہے سیم و زر اسکے سوا
وہ بھی ہیں نے سب فقیروں کو دیا

کر دیا سب کچھ رہ حق ہیں نثار
تا کروں حاصل رضائے کردگار

حق کی مرضی پر لٹا تاجر نے گھر
باندھ لی مولی کے رستہ ہیں کمر

میر نے جو حال تاجر کا سنا
ہاتھ سر پر مار کر رونے لگا

اور کہا گویا کہ رب العلمین
خوش میرے اعمال سی ہرگز نہیں

جو رہا محروم اس حرکت سے میں
جل گیا ستا قدم حسرت سے میں

مجھسے راضی ہوتا گر پروردگار
مال میرا ہوتا تحفہ پر نثار

شیخ سے پھر میر بولا بھر کے آہ
تم رہو سب آج سے میرے گواہ

پاس ہے میرے مال و زر جتنا ہے اب
خالصاً لله دیا ہیں سبکا سب

چھوڑ کر کے حشمت و جاہ و سریر
راہ ہیں حقکی ہیں ہوتا ہوں فقیر

پاس ہے میرے جسقدر ہے ملک و مال
ترک کے کر دیا ہیں بے ملال

کر دیا راہ خدا ہیں سب سبیل
بس مجھے کافی ہے و نعم الوکیل

الغرض دولت لٹا کر میر نے
رکھا بار فقر سر پر میر نے

دلسے اپنی سب مرادیں توڑ کر
باندھ لی مولی کی مرضی پہ کمر

بیان تاثیر صحبت کاملان و تحریص صحبت و خدمت ایشان

پڑ گیا تحفہ کی برکت کا اثر
کر دیا یک لخت سبکو بے خبر

عشق کا تحفہ کے اک شعلہ اٹھا
گھر دئے ہمسایوں کے سب ہی جلا

عشق کے دریا ہیں خود تھی غوطہ زن
پاس والوں کو بھی ڈوبی وہ زن

کر لیا اپنا سا سبکو یک بیک
جوں گرے کان نمک ہیں ہو نمک

خور کا ہو سنگ و شجر ہیں جب اثر
صحبت کامل نہ دے کیونکر ثمر

پکڑے ہے خربوزہ سے خربوزہ رنگ
رنگ عارف کیوں نہ دے پھر تجکو رنگ

ہوئی بس اکسیر کامل کی نظر
سنگ و آہن جس سے ہو وے لعل و زر

تو بھی ہو کامل کا بھائی ہمنشین
تا وصال حق سے ہو تو ہمقرین

ہو تو ان شیروں کے قدموں پر نثار
پھر شکار معرفت کا کر شکار

ہو گئے ان مرغابیوں کے ساتھ ساتھ
تا کہ ہو حاصل تجھے آبحیات

خاک سے کم ہے جو ہو خاکی کا یار
صحبت نوری سے دیکھے سو بہار

گرچہ ہو تو سنگ و آہن سے بتر
صحبت کامل سے ہو لعل و گہر

ڈھونڈ حق کے یار کو ای مرد کار
تا خدا تیرا ہو یار اور غمگسار

رات اندھیری اور ہیں گھاٹیان
بے شمع جانا ہلاکی ہے میاں

بحر مقصد بیکران اور دور راہ
رکھ ستاروں پر نظر تا ہو نباہ

خدمت کامل کو کر تو اختیار
دین و دنیا کے ہوں تا سب آشکار

تا توانی بندہ شو سلطان مباش
زخم خور چون گوی شو چوگان مباش

خاکپائی کاملان ہو ای پسر
بہتر اس شے ہے کہ ہو تو تاج سر

درد کی برکت نے تحفہ کے غرض
کھو دیا ان سبکا روحانی مرض

اسکی صحبت نے کیا ایسا اثر
ہو گئے اکسیر سے چون مثل زر

آزاد شدن تحفہ رضی الله عنہا و گریختن او از خلق

تحفہ بند بندگی سے جب چھوٹی
شیر غران کیطرح وہ ہنستی اٹھی

جسم سے پوشاک پھر کر کے جدی
تن پہ اک گدڑی پرانی ڈال لی

سب لباس فاخرہ تن سے نکال
ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اک سر پہ ڈال

جائے اطلس کر لیا تن پر پلاس
ترک دلسے کر دیا جنت کا پاس

عقل کی چادر کو کر کے چاک چاک
عشق کی لی ڈال سر پر اپنے خاک

پہن عریانی کا ایک کرتہ لیا
مفلسی فقر کا توشہ لیا

اشک کے دانوں کی لی تسبیح بنا
اور عصائے آہ ہاتھوں ہیں لیا

باندھی بیتابی کے پٹکے سے کمر
اور مصلی عجز کا مونڈھے پہ دہر

درد و رنج و غم کو کر اپنا رفیق
پکڑ اشہر نامرادی کا طریق
وقت ہنسنیکا ہے نے رونیکا اب
کر دیا آزاد حق نے تجکو جب
اس سے اسپر روتی یا ہنستی ہو نہین
واسطے اسکے ہی جان کہوتی ہو نہین
چاہتی ہون اس سے ہنسکو خاص تر
دل سے مائل ہو نہین اسپر سربسر
جبتلک ہوگا نہ دلبر کا وصال
پای فرقت مین رہونگی پائمال
ہو قرار و صبر کب بلبل کو آہ
جبتلک دیکھے نہ روی گل کو آہ
تا نہ دیکھون شعلۂ رخسار ماہ
مین رہونگی غم سے جل جلکر تباہ
تا نہ جاؤنگی مین اس گلگون سے مل
غنچہ سان پرخون رہیگا میرا دل
اگرچہ ہے ہر دم تہا جلوۂ وصال
پر ترقی پر ہے عاشق کا خیال
لیکے یہ دل اٹھکے بازاری و آہ
چھوڑ کر سبکو لیا جنگل کا راہ
شیخ اور تاجر و غیر بعد ازین
باہر آئے دیکھا تحفہ کے تئین
چھوٹے ہے جیسے قفس سے جانور
اڑگئی جھٹ ہے تہی گہر سے بدر
روح صالح تن سے جون فرقت کرے
ٹہرتی ہے کب وہ جست سے ورے
دم مین قید ہوی وحشی جو تہا
بند کھلتے ہی ہوا اشل ہوا
اور کیا انکھون سے جاری بحر خون
شیخ سر نے کہا پھر اس سے یون
آہ بھر کے عرض کی تحفہ نے یون
واسطے اپنے نہ رووں نے ہنسون
بھاگتی ہون اس سے مین اسکی طرف
اور رونا اس سے ہے اسپر صرف
جبتلک اس تک نہین پہنچونگی مین
جانکو اپنی یونہی کہوونگی مین
ماہی بے آبکو کب ہو قرار
ہو نہ جبتک بحر تک اسکا گزار
تا نہ دیکھونگی لب دندان یار
مین رہونگی خون دل سے اشکبار
اسکے سودای محبت مین تباہ
جان و تن کو کرونگی مین فدا
گرچہ ہے دلبر مرا ہر لحظہ پاس
لیک مستسقی کی کب بجھتی ہے پیاس
ای برادر بے نہایت درگہیست
ہرچہ بروی میرسی بروی مایست
دل نے دی اُن جھاڑ کر وہ چاک جیب
ہوگئی مثل پری اکدم مین غیب
ڈہونڈا ہرچند سب نے اسکو جابجا
پر نہ تحفہ کا پتا اُنکو ملا
ملگیا خشکی سے ناگہ حسب خواہ
ماہی بے آب کو دریا کا راہ
بلبل بے بس جو تہی پنجرہ مین واہ
کہلتے ہی گہڑکی لیا گلشن کا راہ
اب نشان اسکا کہان پاتے ہو تم
وہ ہوا صحرای لق و دق مین گم

رفتن شیخ و تاجر و امیر احمد بن مثنی به بیت الله و انتقال کردن امیر در راه مکه و ملاقات شدن شیخ از تحفه و انتقال نمودن تحفه و تاجر

جب تحفہ کا پتا اُن کو ملا
کر دیا پھر عزم بیت اللہ کا
جب پایا تحفہ جان کاہ کو
چلدیے پھر تینون بیت اللہ کو
دولت دنیا تو تہی کر کے نثار
جان بہی جان آفرین پر کی نثار
ایکدن با شوق دل او سینہ صاف
کر رہے تہے شیخ کعبہ کا طواف
تہا یہ اک مضمون اسنا لکیا تہا
یعنی کہتا ہے کوئی بیدل یہ بات
بے چراغ شب سیہ روزن کا تو
شادی دل ہے غم اندوہ کا تو
درد ہے تیرا شفا بیمار کی
زخم تیرا ہے دوا دل زار کی
شیخ و تاجر میر تینون ہو بہم
متفق ہو کر کیا قصد حرم
مر گیا امین سے رستہ مین میر
حسرت و درد و الم کا کہا کے تیر
میر تو اٹھ سے گیا مر راہ مین
شیخ و تاجر پہنچے بیت اللہ مین
اک صدا پر درد آئی کان مین
جس سے جوش اٹھنے کی پڑآ جان مین
ای میرے معبود ای محبوب دل
ای میرے مقصود ای مطلوب دل
رہنمائی تجہسے ہے گمراہ کی
دے ہے آگاہی تو جان آگاہ کو
پیاس تیرے شوق کی کمتا ہے جو
تیرے آب وصل بن کب سیر ہو

عاشق حق تہے دنیا مین مریض
آہ و درد اسکی دوا ہے بے نقیض

سنکے اُس سے شیخ مضمون دعا
مثل سیل اشک اُس جانب چلا

سنکے اُسدم شیخ کی آواز پا
چونک اُٹھی یکبارگی وہ پارسا

شیخ نے پوچھا کہ تو کون ہے بتا
جسکے نالہ سے مرا دل خون ہوا

رحم حق تجھپر ہو ہے حیرت کی جا
آشنا کے بعد ہونا آشنا

مین ہون تحفہ جسکو کی تمنے رہا
پائی پردہ سے ترے مین سو نوا

ہے پڑی اک غار مین وہ پاک تن
خاک مین غلطان ہے اُسکا تن بدن

سرو سیمین قد ہوا اُسکا خلال
ہر تن گھٹکر ہوا مثل ہلال

قطرہ خون تہے ہزارون چشم پر
سو لبون پر آہ و نالہ پر شرر

کیا ہوا حاصل تجھے کہہ بعد ازان
خلق سے ہوکر کے خلوت مین نہان

جسنے چھوڑا دوستون اور شہر کو
تو نے کیا دیکھے کرم حق کے کہو

اسم اعظم ہے تمہین ہوگا عیان
کیا ملی عظمت اُسے ہوکر نہان

قدر قیمت پائی مین چھپنے مین یون
لعل و گوہر کرہ کے کو نہین جو بن

خلق سے جسدم ہوئی ہون مین نہان
جو نہان تہا ہوگیا مجھپر عیان

تخت پر اپنی محبت کے بٹھا
تاج الفت کا میرے سر پر دہرا

قربت حق سے ملی نسبت مجھے
غیر اُسکے سب سے ہے وحشت مجھے

تھا میرے ہمراہ عرب کی راہ مین
مرگیا غم سے وہ تیری چاہ مین

حق تعالی کی مرا الفت مین وہ
ہمقرین ہیگا میرا جنت مین وہ

شیخ بولے وہ کریم بے ریا
حظ آزادی تجھے جسنے دیا

ہے طواف در تیری امید پر
لگ رہی ہے ہر طرف اُسکی نظر

دم مین بھرکر سانس ٹھنڈا مرگئی
عشق کے سب کام پورے کر گئی

عمر طاعت مین گذاری یار کی
مرد وار آخر کو جان بہی وار کی

غم تو اپنا کہین کر مجکو غم
جائے ماتم ہے نہ جس جا مین ہو غم

بیدلی سے وہ بہی گر کر خاک پر
مرگیا تحفہ کے رکہہ پاؤن پہ سر

دیکھکر یہ حال بولے شیخ یون
انا للہ الیہ راجعون

جو کہ ہو غم سے ترے پر اضطرار
بے ترے دیکھے اُسے کب ہو قرار

جاکے دیکھا اکطرف اک خستہ تن
سر بسجدہ خاک مین ہے نعرہ زن

سر اُٹھا کر اُسنے دیکھا شیخ کو
اور کہا اے شیخ سری خوش تو ہو

سنکے بولے لا الہ الا ہو
جہل ہو بعد علم کے اے نیک خو

تم گئے کیا بھول اے سری مجھے
مین ہون تحفہ مول لیتے تھے جسے

شیخ نے دیکھا جو اُسکو غور کر
مثل تنکا ہوگئی ہے سوکھہ کر

ہوگئی ہے زہد سے جیسے خیال
ہے گل پژمردہ کانٹے کی مثال

ہوگیا قامت الف سا اسکا نون
مار مرن کی طرح کاکل نگون

شیخ نے تحفہ سے پوچھا آثمر
نخل تنہائی سے کیا پائے ثمر

تجکو تنہائی مین کیا حق نے دیا
کر بیان کچھہ لطف وصف کبریا

عرض کی تحفہ نے اے والا قدر
شب قدر نے چھپ کے پائی کیا قدر

مین وہ پایا خاک مین عزلت کی بل
خاک سے پاتا ہے جون ہر تخم پہل

سیم و زر کی جون مجھے لے نکتہ سنج
ملگیا کان نہان سے ایک گنج

لاکھہ مین سے اک کرم اُسکا ہے یہ
دی ہے اپنے قرب مین مجکو جگہہ

دفع درد و غم میرا سب کر دیا
عشق سے اپنے میرا دل بہر دیا

شیخ نے اُس سے کہا یون اے اسیر
دے تہا جو قیمت مین تیرے زر کثیر

یون کہا تحفہ نے وہ نیکو سرشت
ہیگا ہمسایہ میرا اندر بہشت

حق نے بخشا ہے اُسے وہ مرتبا
آنکہہ نے دیکھا نہ کانون نے سنا

تاجر دل خستہ الفت مین تیری
چار چشم ہے شوق یار مین تیری

سنکے تحفہ نے دعا اک دلمین کی
مرگئی رکہہ سر در کعبہ پہ سر

جان مت دی جان اُسنے رائگان
جان جانان پر فدا کی اُسنے جان

چھوڑ کر اے دل یہ وحشت ننگی
سیکہہ لے اُن سے تو مردانگی

آگیا تاجر بہی ناگاہ اُسگہڑی
دیکھا تحفہ کو کہ ہے مردہ پڑی

جان دی بیساختہ مثل پتنگ
ساتھ اُس شمع کے جلکر بیدرنگ

بعد ازان تجہیز اور تکفین کر
خاک مین دونون کو سونپا سر بسر

شیخ نے دونو نکا گورو کفن	بعد حج راہی ہوئے سوئے وطن	رحمت حق سو جیو شام وسحر	اور ن شہیدونکی مردان پاک کے
رحمت حق ہو سدا اونپر نثار	دے جگہ ہمکو بھی رب اونکے جوار	بارہ سو تھے اور اکاسی سال ہجر	ہوچکا جب حضرت تحفہ کا ذکر
	ہوچکی جب مثنوی تحفہ تمام	تحفۃ العشاق رکھا اسکا نام	

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مولوی محمد نظام الدین صاحب عشق کیرانوی شاگرد حضرت داغ دہلوی

ہوا جب تحفۃ العشاق مطبوع	نفیس و خوب و دلچسپ و یگانہ	سُنا ہاتف کے موہنہ سے مین نے اے عشق	کہا صد شکر برکت کا خزانہ ۱۳۰۱

مختصر فہرست کتب مطبع مجتبائی دہلی

رسالہ جہاد اکبر مجتبائی۔
رسالہ در دغمناک ۔
تحفۃ العشاق ۔
غذائے روح منظوم اردو مجتبائی
از حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی
دفتر ہفتم مثنوی مولانا روم فارسی
جسکو حضرت مولانا ابو محمد صاحب
و مولوی شیخ محمد صاحب محدث
تھانوی قدس سرہ العزیز نے
۱۲۸۶ہجری مین تصنیف کیا ہے
اسکے مضامین نکات سلوک سے
مملو ہین اور لب ولہجہ زبان مین
مثنوی کے ساتھہ پوری مناسبت ہے
اہل اللہ کے لیئے ایک آئینہ حق نما
اور طالبان حق کو یہ کتاب کار آمد
خاص ہے۔
رموز العارفین نظم

مجموعہ بہجہ بوجہہ منظوم مجتبائی
کمالات عزیزی اردو مع مجربات
عزیزی مولانا شاہ عبد العزیز
گلزار ابراہیم یعنی قصہ ابراہیم ادہم
بحر الحقیقت اردو و اصلاح نفس
مین عجیب کتاب ہے۔ کشوری
ارشاد رحمانی ملفوظات قطب
دوران حضرت فضل الرحمن
گنج مرادآبادی رہروان راہ
سلوک نقشبندیہ کیلیئے یہ رسالہ
نہایت مفید ہے۔
انیس العاشقین فارسی دربیان
معرفت و تصرف و وصول الی اللہ
از مولانا حسام الدین مانک پوری
نظام القلوب فارسی ملفوظات
حضرت نظام الدین اورنگ آبادی
خلیفہ حضرت کلیم اللہ جہان آبادی

نافع السالکین فارسی ملفوظات
حضرت شاہ سلیمان صاحب
تونسوی رح۔
ملہمات از حضرت قطب جمال
ہانسوی خلیفہ حضرت بابا فرید
گنج شکر رح مع ترجمہ اردو
سراج السالکین ترجمہ اردو
منہاج العابدین صحیح مجتبائی
ہدایۃ الطالبین فارسی از حضرت
شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی
مجددی رح اسمین علاوہ اذکار
واشغال کے نسبتون کا حال
بھی لکھا ہے اور خصوصاً اپنا
حال جو توجہ قطب زمان حضرت
شاہ غلام علی رحمہ اللہ فیضیاب
ہوئے ہین اور نیز بعض اذکار
عالم رویا مین بڑے پیر صاحب سے

حاصل ہوئے ہین یہ کتاب عجیب
ہے مطبوعہ مجتبائی۔
مرقعہ شریف فارسی اصلی محشے
در دعوات و اعمال از شاہ کلیم اللہ
جہان آبادی رح۔ مجتبائی
کشکول شریف محشی در اذکار و
اشغال فارسی مجتبائی از شاہ صاحب
موصوف۔
مکتوبات کلیمی از حضرت شاہ
کلیم اللہ جہان آبادی۔ فارسی
ارشاد الطالبین فارسی از قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رح در مسائل تصوف
مع ضمیمہ ایک مکتوب حضرت شیخ
شرف الدین یحیی منیری رح مشتمل بر
عقائد ضروری و فوائد لازمی مجتبائی
جمال العارفین ترجمہ اردو رسالہ
حق نما۔